بتفضل جاعل الارض خالق البریہ

درین زمان سعادت اقتران خلاصہ باب اول تحفۂ احمدیہ موسوم بہ

ہدیۂ رضویہ

متضمن اصول عقائد امامیہ اثنا عشریہ با دلائل عقلیہ و نقلیہ

در مطبع ریاض رضا واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد خاتم النبیین
وعلی افضل الوصیین علی بن ابیطالب امیر المومنین وعترتہما الطیبین الاطہرین
امابعد یہ ہدیہ رضویہ خلاصہ باب اول تحفہ احمدیہ متضمن اصول عقائد امامیہ اثناعشریہ بغرض
انتفاع ہر خاص و عام اقل الانام نے تحریر کرکے شایع کیا ہی خداوند عالم اسکے مضامین سے
عامۂ مومنین کو منتفع کری اور ناچیز کے سئیات سے درگزر فرمائے واللہ ولی الامور وہو الرحیم
الغفور **مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین** واضح ہو کہ علم اشرف کمالات سی ہے
اور آیات و احادیث فضیلت علم مین بیشمار وارد ہین عین الحیوۃ مین حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب بتحقیق کہ حقتعالی طالبان علم کو
دوست رکھتا ہی اور جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ای گروہ مردم معلوم ہو تمہین
کہ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم اور عمل کرنیکے اوس علم پر ہے بتحقیق کہ طلب علم تملوگون پر طلب
مال سے زیادہ تر لازم ہی اسواسطے کہ رزق تمہارا مقسوم ہو چکا ہی اور خدا ضامن رزق کا تم

اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل علم کو دیا گیا ہی اور غذا ہی الٰہی اہل علم سی علم حاصل کرو
جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نکرے تو حقتعالی قیامت
میں اوسکی طرف نظر نفرمائیگا اور اعمال اوسکے قبول نفرمائیگا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا وہ عالم کہ لوگ اسکے علم سی نفع حاصل کریں ستر ہزار عابد وں سے بہتر ہے
اور جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ کو یقین حاصل کری اور طہارت و
نماز و روزہ و دیگر اعمال و مسائل ضروری دریافت کرے ہر شخص پر فرض ہی اور مومنین
صاحبان دولت کو چاہئے کہ طالبان علم کی اعانت کریں تا عذاب آخرت سی نجات پائیں اور یہ جو
اس زمانہ میں رواج ہی کہ تحصیل علم دین کیطرف لوگ توجہ نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو کاروبار
دنیا سکھاتے ہیں کہ تحصیل معاش کے قابل ہوں اور دینیات نہیں پڑھاتے بلکہ مانع
ہوتے ہیں تو یہ امر خلاف حکم خدا اور رسول اور سبب ہلاکت اور باعث اضمحلال دین ہے
اور جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ طلب علم واجب ہے
ہر مسلمان پر پس علم طلب کرو اسکے مقام سی اور حاصل کرو اس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ
تعلیم کرنا رضامندی خدا کیلئے ایک ثواب ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہی اور بحث کرنا علم میں
تسبیح خدا کا ثواب رکھتا ہی اور تعلیم کرنا اس شخص کو کہ اس علم پر عمل نکرے اور اس علم کو
نسمجھے صدقہ ہی اور سکھانا طالب علم کو سبب تقرب خدا ہی اسواسطے کہ علم سے حلال و
حرام خدا پہچانا جاتا ہی اور سبب روشنی راہ بہشت اور مونس وحشت ہی اور مصاحب
غربت ہی اور خبردار ہوتا ہی تنہائی میں اور رہنما ہوتا ہی شادی و غم میں اور حربہ ہی دشمن کیلئے

اور دوستان خدا کے نزدیک زینت ہی پہلا باب اصول دین کے بیان مین اسمین
پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** توحید خدا کے بیان مین اس فصل مین تین مطلب ہین
مطلب پہلا بیان اثبات وجود خداوند عالم مین واضح ہو کہ پہلے جو چیز کہ بندۂ مکلف پر
ابتدای تکلیف مین واجب ہی وہ حاصل کرنا ایمان کا ہی اور ایمان جاننا اصول دین کا ہی اور
اصول دین مین اول معرفت اپنی خدا کی ہی اور اس عالم کے بنانے والی کا ہونا ظاہر و آشکار ہی
اسواسطے کہ جو شخص فکر کرتا ہی آسمانون اور زمینون اور سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا
اور ابر اور مینھ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانات کی پیدائش مین اور اپنی بدن اور روح کی
خلقت مین اور عجیب صنعتین کہ جو حق سبحانہ تعالی نے ان چیزون مین پیدا کی ہین تو وہ شخص
جانتا ہی کہ یہ سب چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین کوئی انکا پیدا کرنیوالا ضرور ہی اور خالق
انکا مثل ان چیزونکی نہین ہی اور ذات اسکی سب جہت سے کامل ہی اور کوئی نقصان اسکی
صفت مین نہین ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّینِ مَعْرِفَتُہٗ
یعنے ابتدای دین معرفت خدا ہی پس پوشیدہ نرہی کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ و
عاقل پر واجب ہی اور مراد پہچاننی سے اسکی حقیقت ذات کا دریافت کرنا نہین ہی کہ اسمین
عقل البشر عاجز ہے لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا جاننا لازم ہی کہ انھین صفات سے
خداوند عالم پہچانا جاتا ہی انشاء اللہ عنقریب اسکا بیان کیا جائیگا اب جاننا چاہیے کہ اصول
دین مین تقلید کرنا اور غیر کے قول کو قبول کرنا بے تحقیق حق و باطل اور بغیر ملاحظہ دلائل
جائز نہین ہی بلکہ چاہیے کہ بجاے خود مختلف مذہبون مین سی ایک مذہب کی حقیقت یقینی دلیلو

ثابت کرے ایسا نہو کہ کسی غیر کے کہنے سے حق سمجھ کر مذہب باطل کو اختیار کیا ہو اور
بروز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب شدید مین مبتلا کیا جائے
مگر شرط یہ ہے کہ انصاف سے غور و تامل کرے اور باپ دادا کے مذہب کی پاسداری نکرے
تو امر حق ظاہر ہو جائیگا **مطلب دوسرا** صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ
اُسے کہتے ہین کہ جو باتین خداوند عالم کے لئے ثابت کرنا لازم ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین
پہلی صفت یہ ہے کہ حقتعالی قدیم و ازلی ہے یعنے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اسلئے کہ اگر حادث
ہوتا تو چاہئے تھا کہ قدیم نہو اور جب ثابت ہو چکا کہ وہ واجب الوجود ہے تو اُسپر عدم و فنا
روا نہین ہے **دوسری** یہ کہ خدا قادر و مختار ہے اوسکی قدرت کاملہ سے کوئی شی باہر نہین ہے
یعنے ہر چیز پر قادر ہے پس کسی کام کے کرنے اور نکرنے دونون مین مختار ہے لیکن حکما و فلاسفہ
کہتے ہین کہ خدا کو پیدا کرنے مین اشیا کے اختیار نہین ہے آتش بے مداخلت قدرت شے کو
جلا دیتی ہے حالانکہ یہ اونکا خیال غلط ہے اسلئے کہ اُسمین خدا کا عاجز ہونا لازم آتا ہے اور یہ نقصان کا
سبب ہے اور جناب باری سب عیبون سے اور نقصانون سے بری ہے اور قدرت اوسکی سب
جہتون سے کامل ہے **تیسری** یہ کہ خداوند عالم عالِم ہے یعنے ہر جزو کل سے مطلع ہے خواہ موجود خواہ
معدوم ہو پس علم اوسکا قبل وجود اشیا اور بعد وجود اشیا یکسان ہے کچھ فرق نہین رکھتا
اسلئے کہ اگر ازل سے نجانتا تھا تو جاہل ہوگا اور اُسپر جاہل ہونا جائز نہین ہے **چوتھے**
یہ کہ پروردگار حی قدیم ہے یعنے زندہ ہے اوسکو موت اور فنا نہین ہے اسلئے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر
علم اور قدرت دونون محال ہونگی **پانچوین** یہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہے اور

معنے مدک کے یہ ہین کہ جو چیزین ہم بواسطہ آلات حواس دریافت کرتے ہین جناب باری
اونھین چیزونکو بے آلات حواس کے دریافت کرتا ہی اوسکو آلات کی حاجت نہین ہے
اسلیے کہ اُسنے اپنی قدرت سی حواس کو بھی پیدا کیا ہی اور اسیطرح بغیر حاجت گوش
ہر ایک کی آواز سنتا ہی اور بغیر حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہی لیکن جسوقت جسکے لئے
جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی کبھی بیمار کر دیتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہی کبھی موت
اپنے بندی کیلئے مناسب سمجھتا ہی اسلئے کہ اپنی بندون کی حال اور مصالح سی خوب آگاہ ہی
اوس سی کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات واحادیث مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی نے
دو لوحین پیدا کی ہین اُنمین سب چیزین لکھی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ جو لوح محفوظ مین ہے
لکھا جاتا ہی اُسمین ہرگز فرق نہین ہوتا دوسری لوح محو واثبات ہی اُسمین جو کچھ لکھا جاتا ہے
موافق حکمت ومصلحت اوسمین تغیر وتبدل بھی شرط کیا جاتا ہی وہ بدل سکتا ہی مثلاً ایک شخص کی
عمر پچاس برس کی لکھی ہی یعنے مقتضای حکمت یہ ہی کہ جبتک اُس شخص سے کوئی چیز باعث
اُسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو عمر اوسکی پچاس برسکی پوری ہوگی اور جسوقت کہ اوس سے عمل خیر
ظہور مین آئیگا تو پچاس برس کی ساٹھ برس لکھدیے جائینگے اور جسوقت کوئی معصیت کریگا
تو پچاس برسکے چالیس رہ جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اُسمین تحریر ہو چکا ہی زیادتی وکمی
اُسمین نہین ہوتی مثل اسکے کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی کہ فلان شخص صلۂ رحم کریگا اور اس سبب سے
عمر اوسکی ساٹھ برس کی ہوگی یا ایک شخص قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم عمر اوسکی
چالیس برس کی رہجائیگی اور بظاہر غرض اس لوح محو واثبات سی یہ ہی لوگون پر ظاہر ہو کہ

اعمال خیر کو امور تقدیر مین اسقدر جہ دخل ہی کہ اونکی بجالانے سی عمر زیادہ ہوجاتی ہی اور کسقدر
اعمال بد کی نحوست ہوتی ہی کہ اونکی وجہ سے عمر کم ہوجاتی ہی **چھٹی** یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور
مرید کے معنے کئی ہین ایک یہ کہ جناب باری اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہی جیساکہ علماء متکلمین
فرماتے ہین کہ مراد ارادہ سے علم بمصلحت فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنے ارادہ اور اختیار سی
کرتا ہی اسلئے کہ ارادہ علم کی قسم سے ہی اور علم عین ذات ہی اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے
کسی فعل سی کارہ ہونا اور کراہت سے مراد علم مفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت مصلحت
فعل سی اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت
کہتے ہین تیسرے معنے ارادے کے یہ ہین کہ کسی چیز کے پیدا کرنیکو ارادہ اور فنا کرنیکو کراہت کہتے ہین
جیساکہ بعض حدیثون مین وارد ہوا ہے چوتھے معنے ارادے کے یہ ہین کہ حق تعالی اپنے بندون سے
ارادہ طاعت کرتا ہی اور اُنسے ارادہ معصیت کا نہین کرتا بلکہ معصیت سی کراہت رکھتا ہی اور
یہان ارادے سے مراد یہ ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نے بندون کو حکم بطاعت کیا ہی اور مراد کراہت سے
یہ ہی کہ معصیت سے ممانعت فرمائی ہی پانچوین معنے یہ ہین کہ ارادہ توفیق دیتا ہی اور کراہت
یہ ہی کہ سلب توفیق کرتا ہی **ساتوین** صفت ثبوتیہ یہ کہ حق تعالی متکلم ہی یعنی خداوند عالم خالق
کلام ہی جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے جیساکہ حضرت موسی علیہ السلام کیلئے شجرۂ طور مین کلام ایجاد
فرمایا **آٹھوین** یہ کہ خداوند عالم صادق ہی یعنے کلام اوسکا سچ ہی اسلئے کہ جھوٹ قبیح ہی اور قبیح سے
ذات خدا بری ہی **مطلب تیسرا** صفات سلبیہ کے بیان مین صفات سلبیہ اوسے کہتے ہین
کہ جن امور سے خداوند عالم پاک و منزہ ہی اور وہ چند ہین **پہلی** یہ ہی کہ خدا شریک نہین رکھتا

اور سوای خدای یکتا کوئی دوسرا تیسرا خدا نہین ہی پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد و احد ہے
یعنی سوا اوسکے کوئی اور واجب الوجود نہین ہی اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہی ممکنات سے ہے
اور حق سبحانہ و تعالی خداوندی مین کسیکو شریک نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا
ہون اور انمین سے ایک کسی چیز کا ارادہ کرے اور دوسرا اوسکا مانع ہو تو اول کا عاجز ہونا لازم
آتا ہی اور اگر مانع نہو سکی تو دوسری کا عاجز ہونا لازم آتا ہی اور یہ محال ہی دوسری صفات سلبیہ
سے یہ ہی کہ حق تعالی کے لئے صورت اور جسم نہین ہی کہ وہ ان دونون سے بری ہی اس لئے کہ اگر اوسکو
لئے کوئی صورت اور جسم ہو تو چاہئے کہ کوئی اوسکے مشابہ اور مثل بھی ہو حالانکہ کوئی اوسکے مثل
نہین ہی لیکن سنیون مین پیروان احمد حنبل کہتے ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پہ بیٹھا ہے
اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چہار بالشت زیادہ ہے اور بالشت بھی اوسی کی ہین اور
ہر شب جمعہ کو ایک گدھے پر سوار ہو کی زمین پہ آتا ہی اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا میرے بندون مین
کوئی ایسا ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہلسنت کہتے ہین
کہ زمانہ حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان آیا تو حقتعالی اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب
ہوگیا اور ملائکہ عبادت کیلئے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا مرد پیر کی صورت ہی کہ اوسکے
سر اور اوسکی ڈاڑہی مین سیاہ اور سفید بال ہین تیسری صفات سلبیہ یہ ہی کہ خدا کے لئے
مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین ہی اسلیئے کہ یہ امور لوازم جسمانی سے ہین اور باطل ہونا اسکا
عقلاً اور شرعاً ثابت ہی جیسا کہ صدوق علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہی کہ سلمان بن مہران کہتے ہین
کہ مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آیا حق تعالی کس مکان مین ہی حضرت نے

فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین ہی اسلیے کہ اگر وہ کسی مکان مین ہوتا تو چاہیے تہا کہ حادث ہو
اسلیے کہ مکان مین رہنے والا مکان کا محتاج ہی اور یہ حوادث کی صفت ہی قدیم اس سے
بری ہی اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہی کہ ایک عالم یہود خلیفۂ اول کے پاس آیا اور اُسنے کہا
کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہی خلیفہ نے کہا ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مینے توریت مین
دیکھا ہی کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجہسے بیان کر کہ خدا کہان ہی خلیفہ نے کہا کہ خدا
آسمان پر ہی اور عرش پر بیٹھا ہی یہودی نے کہا پس خدا سے زمین خالی ہی خلیفہ نے کہا کہ یہ کلام
زندیقون کا ہی میرے پاس سے دور ہو والا مین تجہے قتل کرونگا وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور
اسلام پر ہنستا ہوا چلا اثنای راہ مین اوسکو حضرت امیر المومنین علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا
کہ ای یہودی تیرا سوال اور جو کچہ کہ تونے جواب پایا مجہی معلوم ہوا اب مین بیان کرتا ہون اُسے سن
کہ خداوند عالم خالق مکان ہی اسکے لئے کوئی مکان نہین بلکہ اُسکے آثار قدرت ہر جگہ موجود ہین
پس اگر مین تیری کتابون مین بتاؤن تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہ ہماری
کتابون مین لکہا ہی تو مین ایمان لاونگا حضرت نے فرمایا آیا تونے اپنی کتابون مین نہین دیکہا
کہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹہے تہے ناگاہ جانب مشرق سے ایک فرشتہ آیا
حضرت موسیٰ نے اُس سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہی اُس نے عرض کیا کہ خدای عز وجل کے
پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ مغرب سے آیا موسیٰ نے اُس سے پوچہا کہ تو کہان سے
آتا ہی اُسنے عرض کیا کہ خدای جل شانہ کے پاس سے آتا ہون بعد اسکے تیسرا فرشتہ آیا
اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدا کے پاس سے آتا ہون بعد اوسکے چوتہا فرشتہ آیا

اوسنے کہا کہ مین طبقہ ہفتم زمین سے خدا کے پاس سے آتا ہون اُسوقت موسیٰ علیہ السلام
فرمایا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی جگہ خالی نہین ہی یہودی نے یہ سنکی
کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہی اور آپ ہی سپنے پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین
چوتھی صفت سلبیہ یہ ہی کہ حقتعالے پر حلول و اتحاد جائز نہین ہی پوشیدہ رہی کہ حلول
ایک چیز کے دوسری چیز مین در آنیکو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین در آتا ہی اور اتحاد دو
چیزونکے مل کر ایک ہو جانیکو کہتے ہین پس خدا پر حلول اور اتحاد روا نہین اسلئے کہ حلول
و اتحاد اجسام و عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور حقتعالی ان چیزون سے بری ہی
پس کیونکر کسیکے جسم مین در آئیگا لیکن علامہ حلی علیہ الرحمہ بعض صوفیون کا عقیدہ نقل فرماتے ہین
کہ خدا عارفون سے متحد ہو جاتا ہی اور بعضے اس سے بھی زیادہ ترقی کرتے ہین کہ خدا
نفس وجود ہے یعنے جو چیز ہے خدا ہی اور یہ کفر ہے پس چاہیے کہ صاحب ایمان ایسی لوگونسے
احتراز کرین اور اونکی شر سے اپنے ایمان کو بچائین پانچوین صفت سلبیہ یہ ہی کہ حق تعالی کو
دنیا و آخرت مین کوئی دیکھ نہین سکتا اسلئے کہ جو چیز دیکھی جا سکتی ہے وہ جسم سے تعلق رکھتی ہی
اور حقتعالی اس سے بری ہے کتاب تحفہ مین شاہ عبد العزیز نے لکھا ہی کہ آخرت مین مومنین اُسکی
دیدار سے مشرف ہونگے اور کافرین اور منافقین اس نعمت سے محروم رہینگے پس یہی مذہب
سنیونکا ہی اور اس دعوی پر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھ لگی ہے
اوسپر کمال اعتماد رکھتے ہین اور اہل بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوی کے
موافق نہین ہی وہ یہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام

کہ پیغمبر خدا تھے کیونکر حق تعالیٰ سے دیکھنے کا سوال کرتے اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ
حضرت موسیٰ جانتے تھے کہ خدا کا دیکھنا ممکن نہین تو سوال اونکا عبث ہوتا ہی یا یہ کہ نجانتے
تھے تو حضرت موسیٰ پر جہل لازم آتا ہے لیکن اہلسنت کی عقل سے تعجب ہی کہ فقط حضرت موسیٰ
علیہ السَّلام کے سوال کو دیکھا اور اُسکے قبل و بعد کے الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے
جواب پر نظر نکی کہ خدا فرماتا ہی لَنۡ تَرَانِیۡ یعنی ای موسیٰ تو ہرگز مجھے نہ دیکھیگا اور لفظ لَن واسطے
دوام کے ہوتا ہی یعنے کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسیٰ کو خدا کا دیکھنا محال ہی تو اوروں کی نسبت
نسبت بدرجۂ اولیٰ محال ہوگا اور حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا سوال بسبب اصرار قوم اپنے
قوم کے زبان سے تہا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہی فَقَدۡ سَاَلُوۡا مُوۡسٰۤی اَکۡبَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَقَالُوۡۤا اَرِنَا
اللّٰہَ جَہۡرَۃً فَاَخَذَتۡہُمُ الصّٰعِقَۃُ بِظُلۡمِہِمۡ ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہ ہی کہ سوال کیا اوس
جماعت نے موسیٰ علیہ السَّلام سے بزرگتر اس سے پس کہا کہ دکھاؤ ہمکو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا
اُس جماعت کو صاعقۂ عذاب خدا نے بسبب ظلم کرنے اُس جماعت کی اس کلام الٰہی سے
واضح ہوا کہ یہ سوال ظلم و معصیت تہا اور بسبب اسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور احادیث
اہلبیت مین وارد ہوا ہی کہ جب اوس قوم نے یہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا
کہ خدا قابل دید نہین ہی اُس قوم نے اصرار کیا کہ آپ حقتعالیٰ سے سوال تو کیجیے حضرت موسیٰ
علیہ السَّلام نے عرض کی خداوندا تو جانتا ہی کہ یہ قوم کیا کہتی ہی وحی نازل ہوئی کہ تم سوال قوم بیان
کرو تمسے مواخذہ جہالت قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسیٰ نے عرض کی رَبِّ اَرِنِیۡ جواب ہوا
لَنۡ تَرَانِیۡ علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہی کہ خدا قابل اسکے نہین ہی کہ اُسے کوئی دیکھ سکے

چنانچہ خود فرماتا ہی کہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ یعنی نہین دیکھہ سکتین اوسکو آنکھین یہ چھٹی صفت
سلبیہ یہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات کو تغیر اور تبدل نہین ہی اسلیے کہ یہ صفت مخلوق کی ہی
اور حقتعالی ہمیشہ سی ایک حالپر ہی اور ہمیشہ ایک حال پر رہیگا اور ہشام بن حکم سی منقول ہی
کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش
اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے خوشی اور غضب
اُسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہے
تو انکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہی اور خدا ہمیشہ سی ایک حالپر ہے اور ہمیشہ رہیگا۔

فصل دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطلب ہین مطلب پہلا

واضح ہو کہ خداوند عالم عادل ہی ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سی نہین ہوتے
بنابر مذہب شیعہ حق سبحانہ وتعالی افعال قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوے
پر آیہ قرآن شاہد ہی کہ پروردگار عالم ایک مقام پر فرماتا ہی قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور دوسری جا
فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور جابجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہوسکتا ہی
کہ بندونکو تو حکم کری کہ عدل کرو اور خود عدل نکری اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا پر یہ ہے
کہ اگر خلاف عدل خدا سی ظہور مین آوی یعنے کوئی فعل بد معاذ اللہ خدا سی ہو تو یہ کئی صورت سے
خالی نہین ہی ایک یہ کہ برای سی اُس فعل بد کی خدا عالم نہو مثل اُس جاہل کے کہ حالت غفلت
مین گناہ کرے اور خدا پر جہل روا نہین دوسرے یہ کہ بدی سی عالم ہو اور اوسکے ترک کی
قدرت نہ رکھتا ہو مثل اُس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کرے اور خدا

عاجز ہونا روا نہین تیسرے یہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور اُسکے ترک پر بھی اختیار
رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہو کہ بغیر فعل قبیح اپنی احتیاج روا نہین کر سکتا مثلاً دفع
گرسنگی کے لئے چوری کرے اور اسکا باطل ہونا پر ظاہر ہی اس واسطے کہ خدا کسی چیز کی
احتیاج نہین رکھتا چوتھی یہ کہ احتیاج نہ رکھتا ہو اور عبث چوری کرے اور یہ محض
نادانی ہی خدا پر یہ سب چیزین محال ہین کیونکر اوس سے فعل قبیح ظہور مین آئیگا معلوم ہوا
کہ خدا عادل ہی لیکن اشاعرہ اہلسنت تجویز کرتے ہین کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہی

مطلب دوسرا جبر و اختیار کے بیان مین واضح ہو کہ بنا بر مذہب شیعہ بندے اپنے اکثر افعال
کر بعض افعال اُنمین سے تکالیف شرعی سے بھی تعلق رکھتے ہین مختار ہین لیکن اہلسنت کہتے ہین کہ
بندونکے افعال کا فاعل خدا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و بد بندونکے
ہاتھ سے جاری کرتا ہی اور بندے اوسمین مجبور ہین اور شاہ عبد العزیز کا عقیدہ یہ ہی
کہ جو امر بندون سے ہوتے ہین خواہ خیر ہو خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت
خواہ معصیت ان سبکا خالق خدا ہی بندونکو انکے پیدا کرنیکی طاقت نہین ہی پس یہ اقوال
اہلسنت کئی وجہ سے باطل ہین وجہ اول یہ کہ اگر وہ افعال جو بندہ کرتا ہی یہ فعل خدا کے
ہون جیساکہ اہلسنت کہتے ہین تو گناہ پر عذاب کرنا ظلم ہوگا حالانکہ خدا ظالم نہین ہے
بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہی اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود ایک فعل بندے کے ہاتھ پر جاری
کرے اور پھر اُس بندیکو سزا دے کہ کیون تونے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہ کہ
اگر یہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو خدا کا پیغمبرونکو بھیجنا اور شرع مقرر کرنا سب بیکار

ہوتاہی جب خود ہر فعل کو خدا کرتاہی تو بندونکو مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز و
روزے کو بجالاؤ اور زنا اور چوری نکرو یہ سب فضول ہے پناہ بخدا وجہ تیسری یہ کہ
بالیقین ہم اپنے افعال اختیاری اور غیر اختیاری مین فرق پاتے ہین ایک فعل ہمارا
اختیاری ہی کہ ہم اپنی ارادہ و اختیار سے کرتے ہین مثل اسکی کہ اپنی اختیار سی کوٹھی سی
نیچے اوترین دوسرے بے اختیاری کہ اُسمین اختیار نہین رہتا مثل اسکے کہ پاون پھسل جاے
اور بے اختیار کوٹھے سے گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکی اختیار مین نہوتا تو چاہئی تھا
کہ اوسمین اور اسمین کچھ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونون مین فرق کرسکتا ہے
اور کچھ اسمین دلیل کی حاجت نہین ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ سب افعال ہمارے
یکسان ہون اور سب بے اختیار سمجھے جائین قاضی سید نور اللہ شوستری لکھتے ہین
کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کے دروازے پر وارد ہوے اور سنا کہ وہ
اپنے شاگردون سے کہہ رہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزین فرمائی
کہ وہ میری پسند نہین ہین ایک یہ کہ شیطان جہنم مین آگ سی جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ کا
پیدا ہوا ہے کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُسکو آگ جلائے دوسری یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہے
پس یہ بھی کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو چیز موجود ہو اوسکو ندیکھے تیسرے یہ کہ بندے
اپنے فعل کے مختار ہین حالانکہ برخلاف اسکے حدیثین وارد ہین جسوقت کلام
ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نے زمین سے ایک ڈھیلا اُٹھاکر ابو حنیفہ کے مارا اور بہ
وہ ڈھیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پر لگا ابو حنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول سے کے

پیچھے دوڑے اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خلیفہ کے عزیز تھے اس جہت سے کچھ نکر سکے ناچار اونکو خلیفہ کے پاس لائے اور بہلول کی شکایت کی بہلول نے اوسکے جواب مین کہا کہ ای ابو حنیفہ مینے تجکو کیا ایذا دی ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ تمنے میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اُسکے صدمہ سے میرے سر مین درد ہوتا ہے بہلول نے کہا کہ تو مجکو درد کو دکھا دے ابو حنیفہ نے کہا کوئی درد کو نہین دیکھ سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کیسلئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام پر اعتراض کیا تہا کہ یہ امر ممکن نہین ہو کہ خدا موجود ہو اور اوسکو کوئی نہ دیکھے اور پہر تو اپنی دوسری دعوی مین بھی جھوٹا ہی اسلئے کہ وہ ڈھیلا مٹی کا تہا اور تو بھی مٹی بنا ہی چاہیے تہا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہوتی جیسا کہ تیرا قیاس ہو کہ شیطان آگ سے بنا ہو آگ اُسکو کیونکر جلائیگی اور تیسرا دعوی بھی تیرا باطل ہوا جو تو نے کہا تہا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہین اور حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر بندے مجبور ہین تو میرا کیا خطا ہو تو کسلئے مجکو خلیفہ کے پاس لایا ابو حنیفہ یہ سن کر ساکت ہو گیا اور کچھ جواب ندیسکا آخر شرمندہ ہو کے چلا گیا **مطلب تیسرا** اس بیان مین کہ خداوند عالم حکیم ہے مخفی نرہے کہ خداوند عالم حکیم ہے جو کام اُسکا ہو مصلحت و حکمت سے خالی نہین ہوتا اور حقتعالی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ گمان ہو کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ ہی باوجود اسکے کہ حقتعالی جانتا تہا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو بایمان نلائینگے اور اسی طرح شاہ عبد العزیز کا یہ مذہب ہو کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اُسکو بندون کے اوپر مسلط کر دینا کہ انکو اغوا کرے اسمین کیا مصلحت ہے اور انکو ان کلمات کی جواب مین

جناب سید العلما تحریر فرماتے ہین کہ حقتعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا
آیا پس گمان باطل کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہ ہی کہ کوئی فعل اُسکا حکمت
او مصلحت سی خالی نہین ہی اور یہ کچھ ضرور نہین کہ اُسکے سب فعلونکی حکمت عقل دریافت کرسکی
لیکن بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہی اوسکو تفصیل عقل دریافت کرسکتی ہی اگر اہل خلاف
اوس حکیم وصانع علیم کی صنعت وحکمت کا انکار کرتے ہین اوراسی طرح بعض عوام بھی
بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ یہ سب امور عالم عبث ہین اسمین کچھ حکمت
ومصلحت نہین ہی تو یہ گمان باطل ہے اسلیئے کہ خداوند عالم حکیم ودانا ہی کیونکر فعل لغو کرتا
لیکن مثال ان اشخاص کی مثل اندھون کے ہی کہ ایک مکان عالیشان مین داخل ہون
اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی ہو اور بسبب اپنی نابینائی کے نہ دیکھین اور بیجا اور جا
بیجا پاوون رکھین اور اون اشیا مین اوجھین اور اُن چیزون کے رکھنے کی مصلحت نہ
سمجھین اور پریشان وحیران ہو کے صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس یہی حال
بعینہ اون لوگونکا تصور کیا جای کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت وحکمت کا انکار کرتے ہین
اسلیئے کہ اونکی عقل اوسکی صنعت وحکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتی ہین
اور اشاعرہ اہلسنت انکار غرض وغایت ومصلحت مین حکمای فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین کہ ایجاد
خلائق کو عبث اور بیفائدہ جانتے ہین اور حقتعالی کی اسمین کوئی غرض صحیح نہین قرار دیتے ہین
پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ
یعنے نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے اور پھر فرماتا ہے

وما خلقنا السموات والارض وما بينهما لاعبين یعنے نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور
زمینونکو اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی عبث **فصل تیسری نبوت کے بیان مین** اس
فصل مین پانچ مطلب ہین **مطلب پہلا** بعثت انبیا کے بیان مین ہشام بن حکم نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت سے ایک زندیق نے
سوال کیا تہا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت کی حضرت نے فرمایا جسوقت ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا
ایک خالق ہی صاحب صنعت وحکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہی کہ جائز نہین
کہ اوسکی خلق اُسکو دیکھ سکے اور اُس سے معاشرت وکلام کرسکے تا ایک دوسری پر اپنی حجت
تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہئے کہ قول خدا کو بیان کرے اور اوسکے پیام کو اُسکے
بندون تک پہونچاوے اور اونکی رہنمائی کرے جسمین کہ اونکے لئے منفعت اور مصلحت ہو والا اونکی
ہلاکت کا سبب ہوگا پس عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کیطرف سے رسول کا آنا ضرور ہی کہ بندونکو امر و نہی
خدا سے آگاہ کرے اور جناب سید العلما طاب ثراہ تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کا اعتقاد یہ ہے کہ
ابتدای خلقت آدم سے روی زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی خواہ وہ حجت خدا ظاہر و مشہور ہو
خواہ پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی رہتی ہے لیکن بعضے مدعیان
عقل اسمین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا بعضے سرزمین مین تمام نہین ہوئی یعنے پیغمبر نہین
پہونچے خصوص اُس جزیرہ مین کہ نام اُسکا نئی دنیا رکھا ہی کہ وہ زیر حکومت نصاری ہی کہ وہان حجت خدا
کہان ہی پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی اسلئے کہ اس حدیث سے
یہ ثابت ہی کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور نہین ہی

بلکہ اگر ایک مقام مین بھی حجت ہو تو مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف
پر لازم ہی کہ خود اوسکی جستجو کرکے اُسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جای ہماری پیغمبر
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کے زمانے سی قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہی
کہ اونہون نے کسی پیغمبر کی تلاش کی ہو گی اسلیئے کہ زمین کبھی حجت خدا سی خالی نہین ہوتی
اور اگر اونہون نے پیغمبرونکی جستجو نہین کی تو اسمین اونکی تقصیر لازم آئیگی لیکن جو شخص
کہ غافل محض ہی وہ معذور ہوگا **مطلب دوسرا** صفات انبیا کے بیان مین اور
تھوڑے سے نام اون نبیونکے کہ اقرار جنکی نبوت اور حقیت کا واجب ہی اور جو شخص ایک کا بھی
اونمین سی انکار کری تو وہ کافر ہی اس بحث کو حق الیقین سی نقل کیا جاتا ہی بحث اول شیعونکا
اعتقاد یہ ہی کہ عقل کی روسی بھیجنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہی اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے
اور موافق اجماع فرقہ شیعہ اور بنابر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے
آخر عمر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ سی عمداً اور سہواً بری ہین اور اس باب مین دلیلین عقلی
اور نقلی موجود ہین اور انبیا پر تبلیغ رسالت مین اور وحی مین بلکہ جملہ امور جو عادت سی تعلق
رکھتے ہین اور عبادات مین سہو جائز نہین ہی اور اگر سہو انبیا کی نسبت تجویز کیا جاے تو
اونکی قول قابل اعتماد نہین ہو سکتے اور واضح ہو کہ جن آیتون اور حدیثون سی انبیا کی معصیت کا
توہم ہوتا ہی اونکی تاویل یہ ہی کہ انبیا سی مکروہ اور ترک اولی ہوا اور اونکی مرتبہ عظیم کے موافق
ترک اولی بھی امر عظیم ہی اس سبب سی اوسکی تعبیر لفظ معصیت سی کیجاتی ہی اور جو کچھ
تفسیرون اور تاریخون مین انبیا کے قصہ مذکور ہین کہ اون قصونسے انبیا کی خطا ونکا گمان ہوتا ہے

اکثر یہ سب قصے اہلسنت کی کتابون سے منقول ہین کہ اونھون نے یہودیونکی کتابون سے نقل
کیے ہین اسواسطے کہ خطائین اپنے خلفا کی پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی
اونکو اپنی کتابون مین لکھا ہے اور حدیثین اونکی رد مین اہلبیت علیہم السّلام سے بکثرت منقول ہین
پس اون قصون پر اعتقاد اور اعتماد نکرنا چاہیے بحث دوسری حقیقت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم
ہوتی ہے اسواسطے کہ جو شخص کسی مرتبہ عالی کا مثل نبوت وغیرہ مدعی ہو تو فقط اوسکے دعوی سے
باور نکرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت اوسنے معجزہ ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے
اور اطاعت اوسکی لازم ہے اسواسطے کہ اگر نبی حق نہوتا تو خدا پر لازم تہا کہ اوسکے دعوی کو
باطل کردے اور اوسکو معجزہ کو ظاہر نہونے دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنے تمام امت سے
افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطے کہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے کہ پیغمبر
اون سب علمون کا عالم ہو کہ امت اوسکے اون علمونکی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے متصف ہو
مثل کمال عقل وزیرکی وفطانت وقوت راے اور عفّت وشجاعت وکرم ونرمی ومدارا اور
ترک دنیا اور صلحا وعلما اور اہل دین کی رعایت ملحوظ رکھے اور کینہ اور بخل وحرص وحسد اور محبت دنیا
اور حبّ مال وجاہ اور کج خلقی اور نامردی سے پاک ہو اور اون مرضون سے بری ہو کہ جو موجب
نفرت خلق ہین مثل کوڑھ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرا ہونیکے اور نسب
مین بھی عیب نہو چنانچہ نبی کیلئے حلال زادہ ہونا ضرور ہے اور آباد اجداد اوسکے رذیل نہون
بلکہ صفت دنی بھی اوس سے ظہور مین نہ آئے مثل اسکے کہ بازار مین کوئی چیز نہ کہاے اور ان امور
کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے تا آدم سب مسلمان تھے

بحث چوتھی علماء شیعہ کا اسبات پر اتفاق ہی کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام سب فرشتون سے افضل ہین اور اس مضمون کی حدیثین بکثرت ہین اور عقلی دلیلین بھی اسباب مین بہت ہین اور علما مین مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین چاہیے کہ مجملاً اعتقاد کرے کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور جن نبیون کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت اونکی ضروری دین اسلام ہے مثل حضرت آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور شعیبؑ اور ابراہیمؑ اور لوطؑ اور موسیٰؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ و یونسؑ اور الیاسؑ اور عیسےٰؑ علیہم السلام اور اقرار انکی نبوت اور حقیت کا واجب ہے اور جو کہ ایک پیغمبرؑ کا بھی انمین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اور انکے فضائل اور مرتبو مین بہت فرق ہی اور افضل سب سے پانچ پیغمبر ہین نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسےٰؑ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ اونکو اولوالعزم کہتے ہین اور شریعت انکی پہلی شریعت کی منسوخ کرنے والی ہی اور افضل سب سی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعد اونکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین **مطلب تیسرا** جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کے بیان مین جلاء العیون مین نسب شریف و سلسلۂ آباء رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ مذکور ہے یہان باختصار لکھا جاتا ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور اسم شریف مادر گرامی رسولخداؐ آمنہ بنت وہب ہی اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت کے دس نام ہین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ علاوہ قرآن کے ہین جو پانچ نام کہ قرآن مین ہین وہ یہ ہین محمدؐ و احمدؐ و یٰسٓ و نون اور عبد اللہ اور

جو نام قرآن کے علاوہ ہین وہ یہ ہین فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی ابن ابراہیم
علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حقتعالی نے جناب رسالتمآب کا نام مزمل رکھا تھا اسواسطے
کہ جسوقت حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی تو حضرت اپنی تئین ایک جامہ مین پیچیدہ کرتے تھے
اور خطاب بمدثر فرمایا ہی اسواسطے کہ رجعت حضرت کی قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ
اوڑھینگے اور دوبارہ عذاب آلہی سی ڈرائینگے حق الیقین مین لکھا ہی کہ دلیل حضرت کی پیغمبر ہونیکی
یہ ہی کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت سے معجزات باہرہ مطابق اپنے دعوی کے
ظاہر فرمائے اور یہ دونون امر متواتر ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس کل مذاہب قائل ہین
کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے حضرت کی حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال
اور افعال اور اخلاق حضرت کے معجزہ تھے اور متواتر ترین معجزات مین سی قرآن مجید ہے
کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور جس زمانے مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا معجزہ اوسکا جنس سے
اوس فن کے ہوتا تھا کہ اوس زمانہ مین شایع تر ہو اور لوگ اوس زمانیکے اوس فن کے
ماہر ہون اسلئے کہ حجت اون لوگون پر تمام ہو جائے جیسا کہ زمانہ حضرت موسیٰ مین سحر کا
رواج تہا خدا نے اونکو عصا اور ید بیضا کا معجزہ عنایت فرمایا باوجود اسکے کہ وہ لوگ ساحر تھے
مگر حضرت موسیٰ کے مقابلہ مین سب نے اپنی عاجز ہونیکا اقرار کیا اور جس زمانے مین حضرت
عیسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو امراض مزمنہ بکثرت ہوتے تھی اور اطبار حاذق مانند
جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حقتعالی نے حضرت عیسےٰ کو مردہ زندہ کرنیکا اور جذامی
اور کوڑھی کو شفا دینے کا اور اندھی کو بینائی دینے کا معجزہ عطا فرمایا کہ جو اون طبیبونکے صنعت سی

مشابہ تہا اور جسوقت مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین
فن فصاحت و بلاغت پر مدار فضل و کمال تہا شعر اشعار و عبارات فصیحہ و بلیغہ لاتے تھے
اور کعبہ مین لٹکاتے تھی اور اوسپر فخر کرتے تھی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے
لاؤ اوس سے نہو سکا پہر فرمایا کہ مثل ایک سورہ کے لاو فصحاء عرب نے متفق ہو کر چاہا لیکن
ایک چھوٹے سورہ کے مثل بھی نہ لاسکے اور معجزے جناب رسول خدا کے بہت ہین چنانچہ
حق الیقین مین لکھا ہی کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اُس سے
حضرت کو معجزات عنایت فرمائے اور حضرت کی معجزونکا شمار نہین ہو سکتا ہزا معجزہ سے
زیادہ اور کتابون مین مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھے ہین اور معجزے حضرت کی چند قسم پر ہین پہلی
حضرت کے بدن شریف کے معجزات ہین ایک یہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے
نور چمکتا تھا اور مثل چاند کے شعاع جبین در و دیوار پر پڑتی تھی اور جسوقت دست مبارک کو
بلند کرتے تھے انگشتان مبارک مانند شمع کے روشنی دیتی تھین دوسرے بوی خوش
حضرت مین تھی جس راہ سی گذر فرماتے تھے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین
اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ بہترین عطر تہا چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمتمین
لائے حضرت نے ایک چلو پانی مُنھ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین ڈالی وہ پانی مشک سے
خوشبوتر ہو گیا تیسرے جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا
سایہ معلوم نہو تا تہا جو تھے جسکے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند قد ہوتا تھا

مگر حضرت موافق ایک سر و گردن کے اُس سے اونچے معلوم ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تہا اور ساتھ چلتا تہا چھٹے کوئی جانور حضرت کے سر پر سے اوڑکے نجاتا تہا اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا تہا ساتوین جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت سی ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند حضرت کے ادراک کو بیکار نکرتی تھی اور باتین ملائکہ کی سنتے تھے اور ملائکہ کو دیکھتے تھی اور جو کچہ دلونمین گذرتا تہا اوسے جانتے تھے نوین یہ کہ بدبو حضرت کے مشام مبارک مین نہ پہونچتی تھی دسوین یہ کہ آب دہن جس کوئین مین ڈالتے تھے اوسمین برکت ہوتی تھی اور وہ پر آب ہو جاتا تہا او جس صاحب درد پر مل دیتے تھی شفا پاتا تہا اور دست مبارک جس طعام مین پہونچتا تہا اوسمین برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سی لوگونکو سیر کردیتا تہا چنانچہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو کے روٹیون مین حضرت نے جابر کے یہان سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین یہ کہ سب زبانین سمجھتے تھے اور سب زبانونمین باتین کرتے تھی بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین سترہ سفید بال تھے کہ مثل آفتاب کے چمکتے تھی تیرھوین یہ کہ مُہر نبوت پشت مبارک پر نقش تھی اور نور اوسکا نور آفتاب سی زیادہ تہا چودھوین یہ کہ انگشتان مبارک سی اسقدر پانی جاری ہوا تہا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہو گئی پندرھوین یہ کہ اونگلی کے اشارے سی چاند کے دو ٹکڑے کئی سولھوین سنگریزے حضرت کی ہاتھ مین تسبیح خدا کرتے تھی اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہ کہ جس چوپایہ جانور پر حضرت سوار

ہوتے تھے وہ راہ وار ہوجاتا تھا اور پیر نہوتا تھا اٹھارہوین یہ کہ ختنہ کئی ہوئے اور
ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک وپاکیزہ پیدا ہوئے تھی اور وقت ولادت
پاؤنکی جانب سی پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لاتے تو ایک بو مشک سی
بہتر پیدا ہوئی کہ اوسنے تمام جہان کو معطر کردیا پھر حضرت نے مُنہ کعبہ کیطرف کرکے سجدہ کیا
اور جب سجدہ سی سر اوٹھایا تو ہاتھ آسمان کیطرف بلند کیے اور وحدانیت خدا اور اپنی
رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوسنے مشرق و مغرب عالم کو
روشن کردیا اونیسوین یہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے بیسوین یہ کہ
جو فضلہ حضرت سے جدا ہوتا تھا اُس سے بوی مشک آتی تھی اور کوئی اوسکو ندیکھتا تھا
بلکہ زمین مامور تھی کہ اوسکو نگل جائے اکیسوین یہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی
برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین یہ کہ جمیع مخلوقات حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور
اور جب پتھر اور درخت کیطرف سی گذرتے تھے وہ حضرت کی تعظیم کیلئے جھکتا تھا اور سلام
کرتا تھا اور زمانۂ طفلے مین سانپ حضرت کا گھوارہ ہلاتا تھا تیئیسوین یہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے
تو نشان قدم معلوم نہوتا تھا اور جب زمین سخت پر چلتے تھی تو اثر حضرت کے پاؤن کا بنجاتا تھا
چوبیسوین یہ کہ خدا نے حضرت کیطرف سے ایک ہیبت دلونمین ڈالدی تھی کہ باوجود
ایسی خلق اور ایسی تواضع اور شفقت و مرحمت کے کوئی فرد بشر روے مبارک پر
نظر نکر سکتا تھا اور جو کافر اور منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خود بخود کانپنے لگتا تھا
اور دو مہینو کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا

قسم دوسری معجزات وقت ولادت باسعادت شیعہ اور سنی روایت کرتے ہین کہ حضرت کی شب ولادت شیاطین کو آسمان پر جانے سے ممانعت ہوئی اور آسمان سے شہاب ظاہر ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت آگئی اور علم کاہنونکا جاتا رہا اور سحر ساحرونکا ضعیف ہوگیا اور جو بت عالم مین تہا منہ کے بہل گر پڑا اور طاق کسری کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تہا لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور ابتک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود ہے اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تہا گر پڑا اور پانی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتے تہے خشک ہوگیا اور کاشان مین اوسی مقام پر ایک نمک سار موجود ہے اور آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی پرستش کرتے تہے خاموش ہوگیا اور رودخانۂ ساوہ کہ برسون سے خشک تہا پانی اوسمین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کیطرف سے چمکا اور تمام عالم مین پہیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ اوس روز گونگے ہوگئے تہے اور بات نکر سکتے تہے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران واصفیا وقت ولادت وافر السعادۃ حاضر ہوئی اور رضوان خازن بہشت حورونکی ہمراہ نازل ہوا اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد کے بہشت سے حاضر کئے گئے اور حضرت آمنہ کیلئے شربت بہشت آیا کہ اونہون نے نوش فرمایا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو بعد ولادت آبہای بہشت سے غسل دیا اور عطرہاے فردوس سے معطر کیا اور حضرت کی پشت پر مہر نبوت کو نقش کیا اور جو حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سے لائے تہے

اور ہمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت کو جمیع روحانیون کو دکہایا اور سب ملائکہ آسمان خدمت مین
حضرت کی حاضر ہوئے اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبہ
معظمہ کے زمین سے جدا ہوئے اور حجرۂ مقدسہ کیطرف سجدہ کے لئے جہکے اور اکثر عجیب
و غریب امور اور معجزے وقت ولادت سی تا نشو و نما ظاہر ہوی چنانچہ اکثر معجزے کتاب حیات القلوب
مین لکھی ہین **قسم تیسری** وہ معجزے آنحضرت کے کہ جو آسمان سے تعلق ہین اور وہ بھی
بکثرت ہین پہلے شق القمر دوسرے رجعت آفتاب نماز علی بن ابیطالب کی لئے تیسرے ستارونکا
ٹوٹنا اور کثرت شہاب وقت ولادت چوتھے اہلبیت علیہم السلام کے لئے مائدہ کا آسمان سی نازل
ہونا پانچوین بجلی گرنا اور حضرت کے بعض دشمنون پر نزول عذاب ہونا **قسم چوتھی** وہ معجزات
جو حضرت سے زمین و سنگ و درخت کی نسبت ظاہر ہوئے مثل اسکے کہ چوب خرما کا حضرت کی
مفارقت مین نالہ کرنا کہ حضرت نے اوسکو اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تہا اور طلب کرنا
حضرت کا درخت کو اور اوسکا حضرت کی طرف آنا اور حضرت کے اشارے سے بتونکا منھہ کے
بہل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہوجانا اور پہل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو
درخت اور پتہر کا سلام کرنا اور خرمے کی درختون کا سلمان فارسی کی لئے بونا اور اوسی ساعت اونکا
بڑہنا اور میوہ دینا اور زمین مین اسپ سراقہ کے پاؤن گڑجانا اور اس قسم کے معجزے
زیادہ حد و شمار سے ہین **قسم پانچوین** وہ معجزے کہ جو حضرت سے نسبت بحیوانات ظاہر
ہوئے مثل اسکے کہ آہو اور شتر اور گرگ اور سوسمار اور بزغالہ بریان نے حضرت سے
باتین کین اور حضرت کے ناقہ نے شب عقبہ حضرت سے کلام کیا اور سفینہ غلام حضرت کو

شیر نے راہ بتلائی اور اکثر حیوانون نے حضرت کی رسالت پر گواہی دی اسطرح کے
بھی معجزات بہت ہین **قسم چھٹی** مستجاب ہونا دعای حضرت کا اور زندہ ہونا مردونکا
اور بینا ہونا اندھون کا اور شفا پانا بیمارون کا اور اسطرح کی بھی معجزی بیشمار **قسم ساتوین**
غالب ہونا حضرت کا دشمنون پر اور اونکی شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ اسمانکا
حضرت کی نصرت کے لئے جیساکہ جنگ بدر اور اُحد وغیرہ مین ہوا اور آثار اُسکے لوگون پر
ظاہر ہوئے **قسم آٹھوین** غالب ہونا حضرت کا شیاطین اور جنون پر اور ایمان لانا
جنونکا حضرت کی رسالت پر جیساکہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہی **قسم نوین**
خبر دینا امور پوشیدہ اور امور آیندہ کا مثل اسکے کہ حضرت نے خبر دی تھی کہ بنی امیہ
ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور بعد اونکے بنی عباس سلطنت کرینگے اور اہلبیت رسالت کی
مظلومی اور امیر المومنین اور حسنین علیہم السّلام کا شہید ہونا اور کیفیت ہر ایک کی
شہادت کی اور بادشاہ عجم کی حکومت کا تمام ہوجانا اور دولت نصاریٰ کا باقی رہنا
اور امام رضا علیہ السّلام کی خبر شہادت اور اونحضرت کا خراسان مین دفن ہونا اور
شہادت عمار اور کیفیت اونکی اور حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سی عائشہ اور طلحہ
اور زبیر اور معٰویہ اور خوارج کا لڑنا اور ابو ذر کے مظلوم ہونے اور اونکو مدینہ سے
نکالنی کی خبر دینا بلکہ جو کچھ اکثر اہلبیتؑ اور صحابہ پر واقع ہوا حضرت نے اوسی بیان فرمایا
اور نجاشی بادشاہ حبش کے مرنیکا حال اوسکے انتقال کیوقت ارشاد کرنا اور خبر شہادت
جعفر طیار اور زید اور عبداللہ بن رواحہ دینا جسوقت یہ حضرات شہید ہوے اور

خبر شہادت حبیب ابن عدی اور خبر اُس مال کی کہ عباس نے مکہ مین پوشیدہ کیا تھا
اور حضرت کا اون حالات کو جو منافق اپنے گھر ونمین کرتے تھے اور جو کچھ صحابہ
اپنے گھر ونمین کرتے تھے بیان کرنا اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے تھے
حضرت اونسے پہلے حاجت اونکی بیان فرما دیتے تھی اور ایسا فعل حضرت سی
کم ظہور مین آیا تھا کہ معجزے سے خالی ہو اور جسے اِن معجزون کی تفصیل مطلوب ہو
کتاب حیات القلوب کی جلد دوم کیطرف رجوع کرے **فصل چوتھی** امامت کی
بیان مین اس فصل مین آٹھ مطلب ہین **مطلب پہلا** بیا نمین اس امر کے کہ امام
خدا کیطرف سے معین ہوتا ہی خلق کے اختیار مین امام کا معین کرنا نہین ہے
کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ یہ ہے کہ امت نے اختلاف کیا ہے
اس بات پر کہ امام کا تعین واجب ہی یا نہین اور اگر واجب ہے تو آیا خدا پر اوسکا
معین کرنا واجب ہے یا امت پر جس امر پر فرقہ شیعہ نے اتفاق کیا ہی وہ یہ ہے
کہ پروردگار عالم پر امام کا معین کرنا واجب ہی بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین
پہلی یہ کہ جو دلیل پیغمبرونکے بھیجنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہی وہی دلیل وجوب
تعیین امام پر دلالت کرتی ہی **دوسری** یہ کہ معین کرنا امام کا لطف ہی اور لطف خدا
واجب ہی اور خدا کے لئے عمل مین لانا امر واجب کا اصلح ہی اور کسی طرح شک نہین
کہ بندونکے لئے جملہ احوال اور سب زمانون مین رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ انکی
امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح معلوم ہوتا ہی اور ایسا رئیس ہمارا پیغمبر ہے

یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو تو چاہیے کہ امام اوسکا قائم مقام ہو تیسری
یہ کہ جب بعثت حضرت رسول کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لئی نتھی بلکہ حضرت سب
خلائق تا بقیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان الٰہی کے لیے ایک کتاب لائی تھی
اور ایک شریعت جانب خداسی مقرر ہوئی تھی اور آداب و سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی
تھین چنانچہ مدت قلیل مین ایک جماعت ایمان ظاہری لائی کہ اکثر اونمین سی باطن مین
منافق تھی پس کوئی عاقل یہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا و رسول ایسے امر عظیم کو
ناتمام چھوڑین اور کوئی حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندہ
معانی قرآن مجید اور سنت رسول ہو اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سے
بری و معصوم ہو مقرر نکرین اور قرآن مجید مجمل و غامض ان لوگونمین چھوڑ دیا
جائے حالانکہ ابتک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا اور جو کچہ قرآن مین مذکور ہے
اُسمین نہایت اجمال ہے پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس اجمال کو ہر شخص ایک
طریقے پر سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لئی معین نہو علاوہ اسکے ہزار حکم ضروری سے
ایک حکم بھی اُس قرآن کے ظاہر الفاظ سے نہین معلوم ہو سکتا اور سنت و احادیث
رسول مین نہایت اختلاف ہے اور چند تو مسلم کہ طرح طرحکی غرضہای فاسدہ رکھتی ہون
صاحب اختیار کئی جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین اپنی واسطے معین کرلین اور
وہ مرد جاہل جب کوئی امر مشکل درپیش ہو تو صحابہ کو جمع کرکے اور آپ مثل خر در گل مجبور
ہو جائے اور پھر ایک سی پوچھے اور اونمین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل کے

نزدیک ترجیح دیدی جو کوئی تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا اور رسول کی
جائز نہ رکھیگا خصوصًا اوس حالت مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت
اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہی پیغمبر عطوف و رحیم با اینہمہ شفقت و مہربانی اپنی
امت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی امت ایسی حیرت و ضلالت مین مبتلا رہی
اور ایسا پیغمبر کہ اپنی بدن شریف اور نفس لطیف پر ہدایت امت کی لیے ہر طرح کی
اذیت گوارا کری کیونکر ہو سکتا ہی کہ یکایک لنسے ہاتھ اوٹھالے ایک زمیندار اگر بیمار ہوتا ہی
تو اپنی رعیت پر کسی شخص لائق کو معین کرتا ہی اور ایک ضابطہ قرار دیتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی
کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جائے اور اپنے دین و ملت اور کتاب و سنت اور عترت
و امت کے لئے کوئی وصی و جانشین معین نکرے اگر اسباب مین عقل حکم بحق نکریگی تو کسی
امر بدیہی مین بھی حکم بحق نکریگی چوتھی یہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت مقررہ خدا کی
سب پیغمبرونکی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیاء یہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین نکر لیتا تھا
اوسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسولؐ کا بھی سب اوقات ہونے
اور سفرونمین یہی دستور تھا کہ جب حضرت مدینۂ مشرفہ سی باہر تشریف لیجاتی تھے تو کوئی
رئیس اور خلیفہ اپنا معین کرجاتے تھی اور سب شہرونمین اور قریہ ہای اسلام مین ایک
حاکم معین کرتے تھے اور امت کے امور اونپر چھوڑتے تھی بس کیونکر اس مفارقت
کبری اور سفر اخروی مین اس امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہ کہ رتبہ امام کا
جسطرح جیسے کہ مذکور ہوا مثل منصب نبوت کے ہی اگر امام کو لوگ امام بنالین تو

ہوسکتا ہی کہ نبی کو بھی نبی بنالین اور یہ امر باتفاق باطل ہی اور بندونکے مصالح
عام کے لیے عامۂ امت کی ناقص عقلین حکم اصلح نہین کرسکتی ہین چنانچہ اکثر عقلای
صاحب تدبیر جب کسی بند وبست کے لئے کسی قریہ مین کوئی حاکم معین کرتے ہین اور
بعد اسکے اوسکے رائمین خطا ظاہر ہوتی ہی تو اوس حاکم کو بدل ڈالتے ہین پس تمام خلق کی
ریاست دین و دنیا کے لئے کیونکر عقلین آدمیونکی کافی ہونگی کہ کسیکو حاکم بنائین حالانکہ امامت مین
عصمت شرط ہی اور کوئی سوا خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہوسکتا اور عقلی دلیلین اس امر خاص مین بہت ہین بلحاظ اختصار
تحریر نہین کی گیئین اور آیات قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہی
چنانچہ اسباب مین اکثر آیات حیاۃ القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین **مطلب دوسرا**
شرائط امامت کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ امامت مین تین شرطین ہین **پہلی** یہ کہ چاہئے
امام جملہ امور مین خصوصاً علم مین کل امت سے افضل ہو اور یہ امر بھی آیات قرآن سے ثابت ہی
وہ آیتین بلحاظ اختصار نہین لکھین **دوسری** شرائط امامت سے عصمت ہی اور علماء شیعہ کا
اسپات پر اتفاق ہی کہ امام بھی مثل پیغمبر کے اول عمر سے آخر عمر تک سب گناہان کبیرہ وصغیرہ سے
معصوم ہی چنانچہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہین **تیسری** امامت مین فرقۂ شیعہ کے
نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہی اور یہ امر اون حدیثون سے ثابت ہی کہ ہر امام ہاشمی نسب ہی
کس لئے نص بامامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین صفتونکو علماء متکلمین ذکر کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتین پیغمبر مین مذکور ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون بلکہ اوسکے
نسب مین بھی شبہہ نہو اور پدر امام کا رذیل اور مان غیر عفیفہ نہو اور جو عیب کہ باعث

نفرت خلق ہین اوسنے امام بری ہو اور محقق طوسی علیہ الرحمہ اپنے بعض رسائل مین لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ وصغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہ کہ صفات کمال رکھتا ہو مثل دلیری وسخاوت ومروت وغیرہ پانچوین یہ کہ پاک ہو اون عیبون سے کہ جو باعث نفرت خلق ہون چھٹی یہ کہ قرب ومنزلت اوسکی خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ہو اور زہد وعبادت وإطاعت اوسکی سب سے بیشتر ہو ساتوین یہ کہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل مین اوس معجزے کی عاجز ہون اسلئے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیت کے لئے ایک دلیل ہو آٹھوین یہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اُسی ہی مین منحصر ہو مطلب تیسرا اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت وفضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین تاکسی کو مجال انکار باقی نرہی حق الیقین مین مذکور ہی کہ آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۔ یعنی نہین ہی صاحب اختیار واولی تمھاری امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور وہ برپا رکھتی ہین نماز کو اور دیتی ہین زکواۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہی اس بات پر کہ یہ آیہ شان جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہی اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونیکی امامت امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہی کہ لفظ ولی لغت مین

چند معنے پر مستعمل ہی یاور دوست صاحب اختیار اولی بتصرف اور اخیر کے دونون معنے
ایک دوسرے سی قریب ہین اور اول کے دونون معنے پر ظاہر ہے کہ اس آیہ مین
مراد نہین ہو سکتے اسواسطے کہ یاور ودوست مومنون کے مخصوص خدا اور رسولؐ
اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت خاص کی ہون نہین ہین بلکہ سب مومن
یاور ودوست ایک دوسرکے ہین جیساکہ حقتعالی نے فرمایاہی وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند عالم
فرماتاہی نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بلکہ بعض کفار بھی یاور ومحب بعض
مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنّی کہین کہ آیہ مین لفظ جمع وارد ہوئی ہی پس یہ آیہ
جناب امیر علیہ السّلام کے لئے کیونکر مخصوص ہوگا جواب اوسکا یہ ہی کہ عرب مین لفظ
جمع ازراہ تعظیم یا کسی غرض وفائدہ خاص کیواسطے شخص واحد کی لئے استعمال کرتی ہین اور قرآن مین
نظیر اسکے اکثر مقام پر موجود ہی دوسرا جواب یہ ہی کہ ہم جناب امیر علیہ السّلام کی خصوصیت کا
دعوی نہین کرتے اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد ہوا ہی کہ سب ائمہ اس
آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام قریب زمانہ امامت اس فضیلت پر فائز ہوتا ہے
اور صاحب کشاف کہتاہی کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابیطالب علیہ السّلام ہین
لیکن خدا نے لفظ جمع سی فرمایا تاکہ اور لوگ بھی حضرت کی پیروی کرین حاصل یہ کہ
یہ آیہ شانئین جناب امیر علیہ السّلام کی وارد ہوا ہی اور مراد ولایت سی اس آیہ مین
امامت ہی دوسرے آیہ کریمہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنے

اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور سب چیزون مین صادقون کے
ساتھ رہو خصوصاً دعوی ایمان مین اور پر ظاہر ہے کہ صادقونکے ساتھ رہنے سے
انکی پیروی مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہا کرو اسواسطے کہ یہ امر محال ہے
اور یہ حکم تاقیامت سب مومنین کے حق مین جاری ہے اور امام اوسی کو کہتے ہین
کہ جس شخص کی پیروی واجب ہو خلاصہ یہ کہ اس آیہ مین حکم متابعت ہے نہ حکم
مصاحبت اور صادق سے مراد یہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق ہو اور جو ایسا ہوگا
وہ معصوم ہے پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تاکہ خلائق اوس معصوم صادق کی
پیروی کرین اور شیعون کا یہی مذہب ہے پس واضح ہو کہ باتفاق شیعہ و سنی سوائے
خاتم النبیین و امیر المومنین و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلین
سے آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے لہذا منحصر ہوا کہ مراد اس آیہ مین حضرات ائمہ ہین
اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہے اور بعض تفسیر مین
لکھا ہے کہ اس آیہ مین خدا مومنونکو حکم کرتا ہے کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہیے
کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا کسی چیز کے ساتھ مشروط ہے اوس چیز کے
موجود ہونے پر پس لازم ہے کہ ہر زمانے مین صادقین کا وجود ہو پس چاہیے
کہ تمام امت باطل پر اتفاق نکرے مولف کہتا ہے کہ فخر رازی کی اس تفسیر سے
ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعونکا ہے
پس کلمہ حق زبان مخالفین پر بھی جاری ہوا تیسری وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ

مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض آدمیو نمین سی وہ شخص ہی کہ بیچتا ہے
اپنی جانکو واسطے خوشنودی خدا کے اور خدا مہربان ہی اپنے بندون پر احادیث
متواترہ مین شیعہ وسنّی کی طریقون سی وارد ہوا ہی کہ جس شب کفار قریش نے
قتل رسولؐ خدا کا ارادہ کیا اور حضرت کو حق سبحانہ وتعالی کی جانب سی حکم ہوا
کہ تم اپنی مقام پر علیؑ ابن ابیطالب کو سلا دو اور کفار قریش سے پوشیدہ ہو کر غار مین
چلے جاؤ پس جسوقت جناب رسالتمآب نے علی ابن ابیطالبؑ کو یہ بشارت دی
تو جناب امیر شادمان ہوئے اور شکریہ مین اس نعمت کی کہ اپنی جان فدائے جان
حضرت رسول کرتے ہین سجدہ شکر بجالائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
فرش خواب پر سو رہی اور مشرکین کی برہنہ شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہ آیہ
جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب امیر علیہ السّلام کی شان مین
نازل ہونا اکثر سنّی کتب تفسیر وحدیث مین بہت سی طریقونسے روایت کرتے ہین
چوتھی آیہ تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا
یعنے ارادہ نہین کیا ہی خدا نے مگر یہ کہ برطرف کرے تمسے شرک اور گناہ اور شک اور بدی
کو ای اہلبیت پیغمبرؐ اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیے احادیث متواترہ مین
شیعہ وسنّی کے طریقون سی وارد ہوا ہی کہ یہ آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام اور
فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السّلام کی شان مین نازل ہوا سوا ان پنجتن کے ازواج
وغیرہ سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہے اور مکرر احادیث اہلسنت مین

وارد ہوا ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر وجناب
سیدہ و حسنین علیہما السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا ہی میرے
اہلبیت ہین ام سلمہ رضی نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہو جاؤن تو حضرت نے فرمایا کہ عاقبت
تیری بخیر ہے لیکن تو ان پنجتن مین شامل نہین ہوسکتی پانچوین آیہ مباہلہ ہی فَمَنْ
حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنے جو تجھسے مجادلہ کرے
امر عیسے مین بعد اسکے کہ آیا ہے تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تو نے اونپر
اور اونھون نے قبول نکیا پس کہہ اونسے ای محمد کہ بلائین ہم پسر اپنی اور تم پسر اپنے
اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین
اور تم اون لوگونکو جو بمنزلہ تمہاری جان کے ہین بعد اسکے دعا کرین ہم اور لعنت
کرین ہم اور دوری رحمت خدا سی چاہین اونکے لیے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین
اور تم مین سی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا
اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہین یہ میرے اہلبیت ہین
پس انسے دور کر شک اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک کرنا چاہتے ہے
پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان مین انکی لائے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا پس حضرت رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لئے باہر لیگئی
چونکہ نصاریٰ حقیت حضرت کی جانتے تھے بعد آنحضرت کے کھڑے ہونیکی
مع ان حضرات عصمت وطہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب
زمین وآسمان مین ظاہر ہوتے عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم بخدا مین چند
صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائین تو اوکھڑ جائینگی
اس حالت مین نصارائی بنی نجران نے مباہلہ پر جرأت نکی بلکہ مصالحہ کی خواہش کی
اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے اُنکو دعا بد نکی اور بحکم خدا جزیہ قرار دیا
اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ دوسرے یہ امر ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگ ترین خلق تھے
کہ انکو حضرت نے اپنی دعا مین شریک کیا تیسرے یہ کہ حضرت کے نزدیک
عزیز ترین خلق تھے کہ حضرت اظہار حقیت کے لئے انکو مقام دعا پر اپنی ہمراہ لائی
چوتھے یہ کہ حسنؑ وحسینؑ فرزند حقیقی حضرت کے قرار پائی اور رتبہ انکا سب
صحابہ سے خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے نزدیک باوجود صغر سنی زیادہ ہوا
پانچوین یہ کہ حضرت فاطمہؑ بہترین زنان عالم تھین اور بیبیون اور سب عزیزون سے
حضرت کے نزدیک مخصوص تر اور قریب تر تھین اور خدا کے نزدیک عالی
رتبہ تھین چھٹے یہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام باتفاق شیعہ وسنی
داخل مباہلہ تھے اور ابناء ونساء کا مصداق نتھے بلکہ داخل انفسنا تھے

یعنے بمنزلۂ نفس و جان پیغمبر تھی پس جو کمال کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ مین
جمع تھی چاہئی کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی سوا پیغمبری کے وہی کمال ہون
چھٹی اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عملہای شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہی واسطے اونکی
خداوند مہربان دوستی ثعلبی لکھتا ہی کہ یعنی خدا انکو دوست رکھتا ہی اور دوستی انکی
مومنین اہل آسمان و زمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہی پھر اپنی مسند مین روایت
کرتا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا
کہ ای علی خدا سے کہو کہ خدایا میرے لیے کوئی عہد قرار دے اور میری محبت مومنونکی
دلون مین جاگزین فرما پس خدا نے اس آیہ کو نازل کیا اور حافظ ابونعیم نے بھی کتاب
مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ عَلِیٍّ مین قریب اسی مضمون کے روایت کی ہی اور اکثر
مفسرین و محدثین اہلسنت نے روایت کی ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیر علیہ السلام مین
نازل ہوا ہی اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ مومن کو محبت علی بن ابیطالب
علیہ السلام ضرور ہے اور مخفی نہ رہے کہ یہ محبت جو اس آیت مین مذکور ہے
اور حضرت نے اوسکے لیے دعا کی ہی یہ محبت خاص ہی جو کہ جزو ایمان ہی اور اگر یہ
محبت خاص نہو تو علامت نفاق کی ہی اور اس مقام پر محبت عام جو کہ ہر مومن کے
ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہ مضمون احادیث اہلسنت سے بھی
ثابت ہوتا ہی احمد بن حنبل نے روایت کی ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے

فرمایا کہ علیؑ کو منافق دوست نہ رکھیگا اور مومن دشمن نہ رکھیگا اور کتب اہلسنت مین
مذکور ہے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیرؑ سے ارشاد فرمایا
کہ تجکو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق اور حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا مجھ سے پیغمبر خدا نے عہد فرمایا کہ
دوست نہین رکھتا ہی مجکو مگر مومن اور دشمن رکھتا ہی مجکو مگر منافق اور حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فرما چکے ہین کہ جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہی
بتحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہی اور جو علی کو دشمن رکھتا ہی بتحقیق کہ وہ مجکو دشمن رکھتا ہی
اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہی بتحقیق کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے اور جو کہ مجکو آزار
پہونچاتا ہے بتحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت کی ہی کہ ہم زمانۂ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ مین منافقین کو نہ پہچانتے تھے مگر بسبب بغض علی بن ابیطالب
علیہ السلام اس مقام تک ابن عبد البر کی حدیثین تھین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین اسکی کے
قریب اور احادیث ہین مولف کہتا ہی یہ احادیث امامت امیر المومنین اور ائمۂ اثنا عشر
سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت واضحہ رکھتی ہین اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملۂ امت
پیغمبر باین صفت مخصوص ہونا کہ محبت اوسکی علامت ایمان اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو
عقل و انصاف کے نزدیک یہ تخصیص ممکن نہین ہو سکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو
اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ رعایا مین سے ایک شخص کی دشمنی کے سبب سے مسلم پر اطلاق کفر
ہو جائے اور وہ شخص کہ جسکی محبت فرض کیجائے جس صورت مین معصوم نہوگا تو گناہ گا

ہوگا اور گناہگار سے بغض رکھنا بسبب اوسکے گناہ کی بعض اوقات واجب و لازم
ہوجاتا ہی پس ان حدیثون اور اس آیت سی ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السّلام
امام بھی ہین اور معصوم بھی ہین اور دوست حضرت کے مومن ہین اور دشمن انکی
منافق ہین جس جماعت نے کہ علیؑ ابن ابیطالب علیہ السّلام سی دشمنی کی اور حضرت کو
آزار پہونچایا اور بجبر بیعت کے لئے بلایا اور جنگ صفین و جمل مین اذیت دی سب
منافق تھی اور خدا فرماتا ہی اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ساتوین لَیْسَ
الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا
وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے نہین ہی نیکی اسبات مین کہ داخل ہو گھرون مین
پشت کیطرف سی اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہی کہ پرہیزگاری کرے اور داخل ہو گھرون مین
انکے دروازون سی اور پرہیز کرو خدا سی اور اوسکے عذاب سی شاید رستگار ہو محققین
اور مفسرین اس آیہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ امور دین اوسکی راہ سی
اور علم و حکمت اوسکے معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور باب علم اہلبیت علیہم
السّلام ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ
و آلہ نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اور مشکوٰۃ مین ترمذی سی روایت کی ہی
کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اور استیعاب مین روایت کی ہی اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ
وَعَلِیٌّ بَابُھَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِھَا اور مناقب خوارزمی مین بھی
مثل انھین روایات کے روایت کی ہی اور مضمون سب کا یہ ہی کہ حضرت رسولخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مین شہر علم وحکمت ہون اور علیؑ اوسکا دروازہ ہی
پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیے کہ دروازہ کی طرف سے آئے **مولف** کہتا ہی
کہ یہ حدیث متواتر ہے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آیہ شریفہ چاہیے کہ
طلب علم کے لئے جناب امیر علیہ السلام کیطرف رجوع کرین اور عمدہ احتیاج
امام کیطرف تحصیل علم دین ہی پس اونحضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام قرار
دینا باطل ہوگا **آٹھوین** وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَ
صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اگر عائشہ اور حفصہ مدد ایک دوسرے کی کرین ایذا دینے مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یاور اوسکا ہی اور جبرئیل اور صالح
المومنین شیعہ اور سنی روایت کرتے ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سے مراد ہے ابونعیم نے کتاب مانزل من القرآن فی علیؑ مین اور
ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے
روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ صالح مومنان
علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین **نوین** اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کئے ہین
بہترین خلائق ہین پھر بعد اوسکے فرمایا جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ رَبَّهٗ یعنی جزا انکی نزدیک انکے پروردگار کے بہشت عدن ہی جاری ہوتی ہین

ار سکے نیچے نہرین کہ ہمیشہ اور ابد الآبد اونمین رہینگے خدا راضی ہی اُن سے اور یہ راضی ہین
خدا سے یہ واسطے اُس شخص کے ہی کہ ڈرے اپنے خدا سے احادیث معتبرہ مین طریق
شیعہ وسنی سے وارد ہوا ہے کہ یہ آیتین شان مین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
اور شان مین اونکے شیعونکی نازل ہوئی ہین چنانچہ حافظ ابونعیم نے بواسطۂ ابن عباس
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ مصداق
اس آیہ کے تم اور تمہارے شیعہ ہین اور بروز قیامت تم اور تمہارے شیعہ اور
پسندیدۂ خدا حقتعالی سے راضی ہونگے اور خدا تمسے راضی ہے اور دشمن
تمہارے اس حال سے وارد ہونگے کہ زنجیرین اونکی گردنون مین ہونگی اور
ابو القاسم نے شواہد التنزیل مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ یہ آیہ شان مین
علی اور اونکے اہلبیت کی نازل ہوا اور ابن مردویہ اور سب محدث سنیون کے
اس مضمون کو روایت کرتے ہین اور اس قول کے مؤیدہ حدیث ہی کہ فخر رازی
وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ یعنے علی بہترین بشر ہے جو
انکار کرے وہ کافر ہے دسوین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتَابِ یعنے کہ ای محمد بس ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہاری
اور وہ شخص کہ اُسکے پاس علم قرآن یا لوح محفوظ ہی احادیث مین وارد ہوا ہے

کہ مراد اوس شخص سے کہ جسکو علم کتاب ہے امیر المومنین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ اہلسنت شعبی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ علی بن ابیطالب علیہ السلام سے زیادہ تر کتاب خدا کا جاننے والا نہ تھا اور ابو نعیم اور ثعلبی محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین کہ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ علی بن ابیطالب علیہ السلام تھے **گیارھوین** وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنے چنگل مارو ریسمان خدا پر سب لوگ اور پراگندہ وپریشان نہو واضح ہو کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اوس چیز سے کہ جسکو خدا نے اس امت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہے کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابو نعیم نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے **بارھوین** وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یعنی ٹھہراؤ کافرونکو کہ یہ سوال کیے جائینگے اہلسنت روایت کرتے ہین کہ یہ کفار محبت علی بن ابیطالب علیہما السلام سے سوال کئے جائینگے **تیرھوین** قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا موافق احادیث معتبرہ شیعہ وسنی اس آیہ کے حاصل معنی یہ ہین کہ کہہ اے محمدؐ ان لوگون سے کہ مین تمسے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا

سائل و طلبگار نہین ہون مگر یہ کہ اپنے عزیزون اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور
جو شخص میری مودت مین زیادتی ثواب چاہے تو مین اوسکے لئے ثواب اسکا زیادہ
کرتا ہون صحیح مسلم مین روایت کی ہے کہ اس آیہ مین لفظ قربیٰ سے اقربا سے
آل محمد مراد ہین اور ابو القاسم نے روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے
عرض کی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکی محبت کا ہمین حکم ہوا ہے حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ علیؑ ہے اور فاطمہؑ اور اولاد اوسکی اور بروایت ابو نعیم دو پسر
علیؑ و فاطمہؑ کے اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے اس مضمون کو
روایت کیا ہے اور شواہد التنزیل مین روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرونکو درختہاے متفرق سے پیدا کیا اور مین
اور علیؑ ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین اوس درخت کی جڑ ہون اور علیؑ
اوسکی شاخ ہین اور حسنؑ اور حسینؑ علیہما السلام اوسکے میوے ہین اور شیعہ
ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کہ ایک شاخ ہین بھی اوسکی شاخونکو ہین
لپٹے گا تو وہ نجات پائیگا اور جو کہ اوسکو چھوڑ کے اور طرف مائل ہوگا تو وہ جہنم مین جائیگا
اور اگر کوئی بندہ مقام صفا اور مروہ کے درمیان مین کئی ہزار برس عبادت خدا
کرے یہانتک کہ شکل مشک بوسیدہ ہو جاے اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو
تو خدا اوسکو اوندھے منھ جہنم مین ڈالے گا پھر حضرت نے یہی آیہ پڑھا اور
ثعلبی وغیرہ نے روایت کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

فرمایا کہ جو شخص محبت آل محمدؐ پر مرے وہ شہید و آمرزیدہ گار اور توبہ کئے ہوئے
اور باایمانِ کامل مرتا ہے اور اوسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت
دیتے ہین اور اوس شخص کو بہشت کیطرف اسطرح لیجائینگے جسطرح دولہن کو
دولہا کے گھر مین لیجاتے ہین اور بہشت کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے
کھول دینگے اور حقتعالی ملائکہ رحمت کو اوسکی قبر کی زیارت کے لئے بھیجتا ہی
اور جو شخص محبت آل محمدؐ پر انتقال کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص
دشمنی آل محمد پر مریگا تو جب اوسکو قیامت مین حاضر کرینگے تو اوسکی دونون آنکھوں مین
لکھا ہوگا کہ رحمت خدا سے ناامید ہے اور جو شخص دشمنی آل محمدؐ پر مرتا ہے
تو وہ کافر مرتا ہے اور جو بغض آل محمد پر مرتا ہے بوے بہشت نہین سونگھتا
مؤلف کہتا ہے کہ سنیون کی روایات و احادیث اور آیات قرآنی سے فضائل
محمدؐ و آل محمدؐ اور فضائل شیعیان علیؑ بن ابیطالبؑ اور اونکا مومن اور اہل بہشت
ہونا اور دشمنان اہلبیتؑ کا اہل جہنم و کافر ہونا بکمال وضاحت ثابت ہوتا ہے
چودھوین اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ
یعنے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کرتے ہین طوبی واسطے انکے ہی
اور نیک ہے بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے روایت کی ہے کہ طوبی ایک
درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے دولت سرا
مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ ہے اور جسقدر آیات کہ

شان حضرت امیرالمومنین واہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین نازل ہوے
ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئی
ہین تفصیل انکی بحارالانوار وحق الیقین وحیات القلوب مین موجود ہی **مطلب چوتھا**
اون احادیث متواترہ کے بیان مین جو امامت وخلافت حضرت امیرالمومنین
علی بن ابیطالب پر دلالت کرتی ہین اور یہ سب حدیثین سنیونکی کتابون سے
لکھی گئی ہین تا کسیکو مجال انکار باقی نہ رہے اس مقام مین حق الیقین سے
بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی حدیث غدیر ہے کہ جو امامت
امیرالمومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر ومسلم شیعہ وسنی ہے اور
اس حدیث کو شیعہ وسنی نے اپنی تفسیرہای معتبرہ اور تواریخ معتمدہ مین اس
کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک اور شبہہ اور مجال انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا
کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی باوجود تواتر انکار ممکن ہو جائیگا محدثین شیعہ
وسنی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بعد حج آخری کہ دو مہینہ
قبل از وفات حضرت مکہ معظمہ سے جانب مدینہ روانہ ہوے تو ذیحجہ کی آٹھارھوین
تاریخ اثناے راہ مین یہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے
یہ ہین کہ ای پیغمبر پہونچا خلائق کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب خدا سے اور اگر نہ
کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کیطرف تو گویا

نہ پہونچایا تو نے پیغام اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا نگاہ
رکھیگا تجھکو شر مردم سے اُسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ غدیر خم مین فوری
اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور شدت گرمی
کی تھی پھر پالانہاے شتر سے ایک منبر بنایا پھر حضرت اوس منبر پر تشریف
لیگئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور
خلائق کو اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیونکو متمسک قرآن مجید اور اہلبیت پر
مامور کیا پھر فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنے آیا مین نہین ہون اولی
تم مین تم سب کے نفسونسے اور اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے کہ فرمایا اَلَسْتُ اَوْلیٰ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولی مومنین کی نسبت اونکی نفسونسے
حاصل معنی دونون کے ایک ہین اور غرض اس ارشاد سے حضرت کی یہ تھی
کہ بیان کرین کہ مین ہر مومن کے امور مین خود اُس سے زیادہ اختیار رکھتا ہون
اور حکم میرا اُسکے امور مین اوسکے حکم سے زیادہ تر جاری ہے حضرت کے ارشاد
فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا اسیطرح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
پھر حضرت نے علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور سبکو دکھایا اور
فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ معنے اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا مین مولا
ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے

علیؑ کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو علیؑ کو دشمن رکھے اور مدد کر اوس شخص کی جو علیؑ کی
مدد کرے اور یاری نکر اوس شخص کی جو علیؑ سے کنارہ کشی کرے مسند احمد حنبل مین
مذکور ہے کہ بعد اسکے علی بن ابیطالبؑ علیہ السلام سے عمرؓ نے آکر کہا مبارک اور
گوارا ہو تمکو ای علیؑ کہ تم ہر مرد و زن با ایمان کے مولا ہو بعد اسکے حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ پر یہ آیہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ
لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا معنے اسکے یہ ہین کہ آجکی دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین
تمہارا اور تمام کیا مینے تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطے تمہارے کہ اسلام ہوا
دین تمہارا پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ
الدِّیْنِ وَ اِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَ رِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَ وِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور اس قصہ کو
سنیون کی معتبر کتابون اور تفسیرونمین لکھا ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جسوقت
یہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت دشمنان علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر
مین خوش تھی اور باطن مین زندہ درگور اور اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علماے
اہلسنت سے ہی تفسیر سورۂ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکھتا ہی کہ جب یہ واقعہ
غدیر خم حارث بن نعمان فہری نے سنا تو ناقہ پر سوار ہوکے مدینہ مین آیا اور اپنی
ناقہ سے اوترکے خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ مین حاضر ہوا اور بحث کرنی
لگا اور کہا ای محمد تمنے ہمکو کلمہ پڑھنے کا حکم دیا ہمنے قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم دیا ہمنے
قبول کیا ایک مہینہ کے روزونکا حکم دیا ہمنے قبول کیا تم ان باتون پر راضی نہوے

یہانتک کہ ہاتھہ اپنی ابن عم علیؑ ابن ابیطالبؑ کی بلند کیۓ اور اونکو ہمپر تفصیل دی
اور اونکی حق مین ارشاد کیا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ آیا یہ کام تمنی اپنی
طرف سی کیا یا خدا کیطرف سی کیا حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا کہ یہ امر مینی خدا کی
طرف سے کیا یہ سنکے حارث نے پیٹ پھیری اور اپنی ناقہ کیطرف بڑھا اور کہتا تھا
خداوندا جو کچھ کہ محمدؐ نے کہا اگر حق ہے تو مجھپر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی عذاب
مجھپر نازل کر ابہی وہ اپنی ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتھر آسمان سی اوسکے سر پر
گرا اور اوسکی مقعد سے باہر نکل گیا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ
وَاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق شیعہ وسنی متواتر ہے
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
اکثر مقامات پر فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اور اکثر روایات مین
یہ فقرہ بھی وارد ہے اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی تم مجھ سے وہ نسبت رکھتی ہو
کہ جو ہارون کو موسیٰ سے نسبت تھی مگر میری بعد کوئی پیغمبر نہوگا اگر پیغمبر ہوتا تو اس
منصب کے سزاوار تمہین تھے اور یہ حدیث سنیونکی معتبرہ کتابون مین منقول ہے
تیسری دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام محبت خدا ورسول مین ہے
چنانچہ یہ امر اکثر مقام پر ظاہر ہوا ہی پہلی قصہ طیر ہی جیسا کہ جامع الاصول مین روایت ہے
کہ انس بن مالک نے کہا کہ ایک بار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین
ہدیہ مرغ بریان حاضر کیا گیا حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ

یاکل معی ھذا الطیر یعنی خدایا میری پاس اوس شخص کو بہیجدے کہ جو تیرے
نزدیک محبوب ترین خلق ہے تاکہ وہ میرے ہمراہ اس مرغ بریان کو کہائے
اس حدیث کو اہلسنت نے بہت سی طریقون سے لکہاہے کہ حد تواتر سے بھی تجاوز
ہوگیا اور کسیکو مجال انکار نہین رہی **مؤلف** کہتاہے صاحب جامع الاصول نے
روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے روز خیبر ارشاد فرمایا کہ مین یہ
علم اوس شخص کو دونگا جو دوست رکہتاہی خدا اور رسولؐ کو اور خدا ور سول اوسی کو دوست
رکہتے ہین اور خدا اوسکے ہاتہہ سے فتح نمایان ظاہر کریگا عمر نے کہا مین امارت کو دوست
نہ رکھتا تھا مگر اوس روز مین اپنی تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنی
اس امید سے لیگیا کہ حضرت مجکو اس علم کے دینی کی لئی بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ نے حضرت علی بن ابیطالبؑ کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ جاؤ
اور منہہ پشت کیطرف نکرنا یہانتک کہ حقتعالی تمہارے ہاتہہ پر فتح ظاہر کری حضرتؑ
تہوڑی راہ طی فرماکی ٹھہر گئے مگر پشت کیطرف منہہ نکیا اور بآواز بلند حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ سے پوچہا کہ مین کب تک ان لوگونسے قتال کرون حضرت نے فرمایا کہ انسے
قتال کرو یہانتک کہ یہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہ ایسا
کرین تو گویا اپنی جان اور اپنی مال کی تمہاری ہاتہہ سے حفاظت کرینگے مگر حساب انکا خدا
پر موقوف رہیگا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ مین بھی اس مضمون کی حدیثین موجود ہین
اور ثعلبی نے تفسیر قول حقتعالے مین وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا روایت کی ہے

کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے اہل خیبر کا محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت رسالت مآبؐ نے علم لشکر عمر کو دیا اور وہ ایک جماعت صحابہ لیکر میدان جنگ مین آئے جب دشمنونکا مقابلہ ہوا تو عمر اور اونکے اصحاب بھاگے اور حضرتِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین حاضر ہوے عمر اپنے رفیقونکو بزدلی کی نسبت دیتے تھے اور اوسکے رفقا عمر کو بزدلی کی نسبت دیتے تھے حضرت اوس روز درد شقیقہ مین مبتلا تھے باہر تشریف نہ لاے ابوبکر نے علم لیا اور وہ گئے وہ بھی مع اصحاب بھاگے پھر عمر نے علم اوٹھایا اور دوبارہ لڑنے گئے اور پھر شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو پہونچی تو فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہے خدا ورسول کو اور خدا ورسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ قہر وغلبہ سے قلعہ کو لیگا اور علی بن ابیطالب علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تھے جب دوسرا دن ہوا تو اس امر کی ابوبکر اور عمر اور اکثر قریش منتظر ہوے کہ شاید یہ علم ہمکو دیا جاے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے سلمہ ابن اکوع کو بھیجا اور علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کو بلایا حضرت ایک ناقہ پر سوار ہوکر تشریف لاے اور ناقہ کو حضرت کی قریب بٹھایا حضرت امیرؑ اپنے چشمہاے مبارک شدت درد کی وجہ سے ایک پارچہ مینی سرخ رنگ سے باندھے ہوے تھے سلمہ کہتا ہے کہ مین علیؑ کا ہاتھ تھام کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا اے علی تمہاری کیا کیفیت ہے جناب امیر علیہ السّلام نے عرض کی میری آنکھوں مین

رمدہے حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ جب امیر المومنین علیہ السّلام حضرت کے
نزدیک تر ہوگئے تو حضرت رسالتمآب نے آب دہن مبارک اونکی آنکھوںمین لگایا
اُسی وقت شفا حاصل ہوئی اور بعد اسکے جبتک زندہ رہی درد چشم مین مبتلا نہین
ہوے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السّلام کو
علم دیکر روانہ کیا **مؤلف** کہتا ہے کہ سنیون کی ان روایات سے کئی امر ثابت
ہوے ایک یہ کہ عمر و ابوبکر محبت خدا ؤرسولؐ نہ رکھتے تھی اسواسطے کہ منصف کے
نزدیک کلام ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عمر و
ابوبکر بھاگ آئے ہین خدا ورسول کو دوست نہین رکھتے انہین علم نہ دونگا بلکہ جو خدا
ورسول کو دوست رکھتا ہے اور جسے خدا ورسول دوست رکھتے ہین اوسی علم دونگا
اور جب ابوبکر وعمر دوست خدا ورسول نہوے تو ثابت ہوا کہ یہ دونون ایمان بھی
نہ رکھتے تھے اسلئے کہ خدا قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ
حُبًّا لِلّٰهِ یعنے جو لوگ کہ ایمان لاے ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہے مشرکونکی
محبت ہے کہ جو محبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہے اور دوسری مقام پر
ارشاد فرماتا ہے إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہو لوگون سے کہ اگر دوست رکھتے ہو خدا کو تو میرے پیروی کرو تا خدا دوست
رکھے تمکو معلوم ہوا کہ ایمان وپیروی پیغمبر ومحبت خدا یہ لوگ نہ رکھتے تھی دوسری بھاگنا
عمر و ابوبکر کا ثابت ہوا اور یہ عیوب خلاف شان امامت وخلافت ہین تیسرے

ان روایات سے ثابت ہوا کہ خدا اور رسول حضرت امیر علیہ السّلام کو دوست رکھتے تھے
اور یہ خدا اور رسول کو دوست رکھتے تھے پس ایسا شخص ضرور مستحق خلافت ہے اور اکثر
شیعہ و سنی نے اپنی کتابون مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے
حال احتضار مین فرمایا کہ میرے پاس میری حبیب کو لے آؤ اور دوسری روایت مین ہے
کہ میرے خلیل کو بلاؤ لوگ ابو بکر کو لے آئے جب حضرت کی نظر ابو بکر پر پڑی تو حضرت
نے اپنا مُنھ چھپا لیا اور پھر کہا میرے دوست کو بلاؤ لوگون نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے
مُنھ پھیر لیا اور پھر کہا میرے صدیق کو بلاؤ عائشہ نے کہا حضرت علی کو طلب کرتی مین
جب علی علیہ السّلام آئے تو جو چادر حضرت اوڑھے تھے اوسمین علیؑ بن ابیطالب علیہ
السّلام کو داخل کیا اور گلے سے لگایا اور اونسے اپنا راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلی
کیطرف انتقال کیا شیعہ و سنی بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب مہاجرین
مدینہ مین آئے تو سب نے مسجد کے گرد گھر بنائے اور دروازے اون گھرونکی مسجد کیطرف
رکھے اور بعض مہاجر مسجد مین سوتے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے معاذ بن جبل کو
بھیجا تا ندا کرے کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حکم فرماتے ہین کہ تم سب اپنی دروازے
بند کر لو مگر دروازہ علیؑ کا جاری رہے اسباب مین لوگون نے بجای خود بہت کلام کیے
جب وہ کلمات حضرت تک پہونچے تو حضرت نے ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے
خدا کی کہ مینے ان دروازون کو بند نہین کیا اور مینے دروازہ علیؑ جاری نہین رکھا
بلکہ مجھے خدا نے مامور فرمایا اور مین موافق حکم بجا لایا انتہی حق الیقین مین مذکور ہے

کہ یہ فضیلت اور خصوصیت وہ فضیلت ہی کہ اس سی زیادہ غیر متصور ہی اور شیعہ وسنی بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے چاہا کہ بتہای قریش کو بام کعبہ سے گرائین تو حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی کاندھی پر بلند کیا کہ اُن بتون کو اُوتار لین اور عائشہ سے روایت ہی کہ عائشہ نے کہا مینی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو دیکھا کہ حضرت نے علیؑ کو گلی سی لگایا اور اونکی بوسے لئی اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجہپر ای شہید یگانہ اور جب علیؑ موجود نہوتے تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھی کہان ہی حبیب خدا اور محبوب رسول اور سنیون کی صحاح مین اور اکثر کتب مین منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ علیؑ مجھسے ہی اور مین علی سے ہون میری جانب سی احکام ادا نہین کرتا مگر علیؑ اور ابن عبد البر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہجرت کی دوسرے سال اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدہ زنان اہل جنت و نظیر مریم تہین علیؑ سے تزویج کیا اور حضرت فاطمہؑ سے کہا کہ تجکو مینی ایسے شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق ہی بتحقیق کہ اسلام اُسکا سب صحابہ سے مقدم تہا اور علم اوسکا سب سے بیشتر ہے اور حلم اوسکا سب سے عظیم تر ہی اسما بنت عمیس کہتی ہین مینی دیکھا کہ جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سی عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان خداوند کے لئی دعا مین نہایت مبالغہ کیا اور انکی دعا مین کسی اور کو شریک نکیا

اور علی علیہ السلام کے لئے اسطرح دعا کرتے تھے جسطرح کہ جناب فاطمہؑ کے لئے دعا کرتے تھے
مؤلف کہتا ہے کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار
خلافت و امامت ہین اور ایسے شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص خلیفہ اور امام
نہین ہو سکتا اور اس حدیث اخیر سے معلوم ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام دنیا و
آخرت مین سید و بزرگ خلق تھے اور اسلام و علم و حلم مین سب سے مقدم و افضل تھے
پس چاہیے کہ وہی خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہون نہ یہ کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ دنیا و آخرت مین سردار خلق گردانین وہ دنیا مین ایک ادنی شخص کا
محکوم ہو جاے اور یہ بھی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ابو بکر کا سابق الاسلام ہونا
جیسا کہ بعض اشخاص شبہہ کرتے ہین غلط ہے چوتھی دلیل بیان مین اسبات کے ہے
کہ روایات صحیحہ و مقبولہ اہلسنت سے یہ امر ثابت ہے کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھہ تھا اور حضرت حق کے ساتھہ تھے اور جناب امیر علیہ السلام کبھی حق سے جدا نہوتے
تھے چنانچہ مناقب خوارزمی مین روایت کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد
فرمایا کہ بعد میرے ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہیے کہ ملازمت علی
بن ابیطالب علیہ السلام اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنیوالا ہے مؤلف
کہتا ہے کہ اس روایت سے ظاہر ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر لائق اطاعت اور
جدا کنندہ حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف راے حضرت واقع ہوئی وہ باطل تھی
اور ابن عمر سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے

ارشاد فرمایا کہ جو علیؑ سے دوری کرتا ہی گویا مجھسے دوری کرتا ہی اور جو کہ مجھسے دوری
کرتا ہی خدا سی دوری کرتا ہی اور ابو ایوب انصاری سے کتاب مذکور مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ
علیؑ علیہ السلام ایک وادی مین جاتے ہین اور لوگ دوسرے وادی مین جاتے
ہین تو تم علی علیہ السلام کے ساتھہ جانا اور لوگونکو چھوڑ دینا کہ علی کسیکو راہ ضلالت کی
ہدایت نکرینگے اور اپنا قدم راہ ہدایت سی باہر نہ لی جائینگے اور کتاب مذکور مین ابوذر سے
روایت کی ہی اور ابو ذر نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علیؑ حق کے ساتھہ ہی اور حق علیؑ کے ساتھہ ہے
آپسمین یہ دونون جدا نہونگے جبتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آوین اور ابن حجر
روایت کرتا ہی کہ ام سلمہؓ نے کہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا کہ حضرت
کہتے تھے کہ علیؑ قرآن کے ساتھہ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھہ ہی آپسمین یہ دونون
جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون **پانچوین** ثبوت فضیلت
جناب امیر المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیونکا عالم معتبر ہے بیان
کرتا ہے کہ قول تفضیل امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک قول ہی قدیم الایام سے
کہ صحابہ اور تابعین اسبات کی قائل تھی کہ امیر المومنین علیہ السلام سب سی افضل ہین
اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور ابو ذر اور سلمان اور جابر ابن عبد اللہ اور بریدہ
اور ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور

ابوالطفیل اور عباس بن عبدالمطلب اور بنی العباس اور بنی عبدالمطلب افضل ہین
اور ثعلبی نقل کرتا ہی یہ آیہ مصحف ابن مسعود مین اسطرح تہا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوحًا وَّ
اٰلَ اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق مین روایت کرتا ہے
کہ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پانچ چیزونمین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے
برابر مین پہلی سلام مین کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور پہر فرماتا ہے
سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسِیْنَ دوسرے تشہد کر درود مین تیسرے طہارت مین کہ حق تعالی
نبی سے فرماتا ہی طٰہٰ یعنی ای طاہر اور اہلبیت نبی سے فرماتا ہی وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا چوتھی
صدقہ کے حرام ہونے مین پانچوین محبت مین کہ حق تعالی اپنی رسول کی نسبت فرماتا ہی
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اونکے اقربا کے باب مین فرماتا ہی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی **مؤلف** کہتا ہی اس روایت سی ایک یہ امر ثابت ہوا کہ
مثل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکے اہلبیت گناہ اور خطا اور نسیان سے
پاک ہین دوسرے یہ معلوم ہوا کہ علیؑ اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سی اشرف ہین
پس یہ لوگ محکوم اور تابع نہین ہوسکتے اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر حدیثین
سنیونکی کتب معتبرہ سی لکھی ہین کہ وہ امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلیل واضح
ہین مولف نے بخیال اختصار نہین لکھین **مطلب پانچوان** باقی گیارہ امامونکی
اثبات حقیت مین بنابر روایات شیعہ وسنی حق الیقین مین ملا باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے
لکھا ہے کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص پر ہے کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کو خلیفۂ بلا فصل جانے اور امامیہ اثنا عشریہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ بارہ امامونکو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا و رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جانے باینصورت کہ بعد حضرت رسول ص علیؑ بن ابیطالب امام واجب الاطاعۃ ہین اور بعد اونکی امام حسنؑ بعد اونکے امام حسینؑ بعد اونکی علیؑ بن الحسین زین العابدینؑ بعد اونکی امام محمد باقرؑ بعد اونکی امام جعفر صادقؑ بعد اونکے امام موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ بعد اونکے علیؑ بن موسی الرضاؑ بعد اونکے محمد بن علی التقیؑ بعد اونکی علیؑ بن محمد النقیؑ بعد اونکی حسنؑ بن علی العسکریؑ بعد اونکی حجۃ بن الحسن المہدیؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب امامونکو معصوم سمجھے اور یہ اعتقاد کرے کہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السّلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سے غائب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگے اور جمیع بدعتون کو دور کرینگے اور عالم کو پر از عدالت کرینگے مخفی نرہے کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے اور سب مذہب باطل ہین اور بارہ ائمہ علیہم السّلام کی امامت ثابت کرنیکا طریقہ مخالفین پر کئے طریق سے ممکن ہی جیسا کہ حق الیقین مین بکمال تفصیل مذکور ہے خلاصہ اوسکا تحریر کیا جاتا ہی پہلا طریق بنابر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور یہ دو قسم پر ہے ایک نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی بارہ امامون کی خبر دی ہے دوسری نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السّلام کو خلیفہ کیا اور اونحضرت نے امام حسن علیہ السلام کو

اور امام حسن علیہ السلام نے امام حسین السلام کو اسیطرح صاحب الزمان
علیہ السلام تک ایک امام نے دوسری امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام
مین نقل اجمالی کتب مخالفین سے کئی طرح مختصراً لکھی جاتی ہی پہلی یہ کہ صاحب
جامع الاصول نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی سنا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد میری بارہ امیر ہونگی پس ایک کلمہ
ارشاد فرمایا کہ مینے اوسی نہین سنا لیکن مینے اپنے باپ سی پوچھا کہ حضرت نے کیا
فرمایا میری باپ نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سی ہین اور
دوسرے روایت مین رسول خدا نے فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق جاری ہی جبتک کہ بارہ
آدمی انکے حاکم و والی رہینگے اور مسلم نے جابر سی روایت کی ہی جابر نے بیان کیا کہ مین
اپنی باپ کی ہمراہ خدمت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین گیا مینے سنا کہ حضرت کہتے تھے
کہ ہمیشہ یہ دین بسبب بارہ خلیفہ کے عزیز و غالب اور بلند مرتبہ رہیگا میری باپ نے کہا
کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ سب خلیفہ قریش سے ہونگی اور مثل اسی مضمون کے
عائشہ سے بہی روایت کی ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین روایت ہی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ یہ امامت ہمیشہ قریش ہی مین رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین
ایک متنفس بھی باقی رہی اور مثل اسکے اکثر حدیثین اہلسنت کی کتابون مین منقول ہین
چنانچہ حق الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہ امر بیقین جانتا ہی کہ کسی فرقہ
مین بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قریشی لنسب مسلم نہین ہین دوسری

طرح یہ ہی کہ احادیث ثقلین اور مثل اونکے جو حدیثین بکثرت وارد ہین اور شیعہ وسنی
مین متواتر اور مشہور ہین وہ امامت ایمہ اثنا عشر پر دلالت صریحہ رکھتی ہین چنانچہ
منقول ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اِنّی تارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَین
کِتابَ اللّٰہِ وَعِترَتی یعنی مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک
اونمین سے قرآن ہی دوسری میری اہلبیت ہین یہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت
کرتی ہین کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیروی قران اور اہلبیت کا
حکم فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ یہ دونون تا روز قیامت ایک دوسری سی جدا نہونگی
تیسری طرح یہ ہی کہ ابن ابی الحدید نے روایت کی ہی اور فضائل احمد بن حنبل اور
خصائص نطیری مین بھی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
جو شخص چاہی کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کے ہو اور مرنا اوسکا مثل میرے
مرنیکے ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اوسکو اپنے دست قدرت سی بنایا ہی اور وہ میرا
مکان ہی اوسمین ساکن ہو تو چاہیئے کہ بعد میری ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام
اختیار کری اور گیارہ امامون اور وصیون کے کہ جو اوسکے فرزند ہین پیروی کرے
کہ یہ سب میری عترت ہین اور میری طینت سی پیدا ہوے ہین اور میرا علم و فہم خدا نے
اونہین عنایت فرمایا ہی پس میری امت مین وای ہو اوس جماعت پر کہ جو انکی
تکذیب کرے اور درمیان میرے اور انکے جدائی سمجھے اور رعایت میری اونکی حق مین نکری خدا
میری شفاعت اُن تک نہ پہونچائے چوتھی طرح یہ ہی کہ زمخشری روایت کرتا ہی

کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ فاطمہؑ میرے سرور سینہ و دل ہے
اور دو پسر اوسکے میرے میوۂ دل ہین اور شوہر اوسکا میرا نور بصر ہے اور اوسکی
اولاد مین جو امام ہین وہ امین پروردگار ہین یہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ ہین
درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کے جو شخص انکی پیروی مین توسل بخدا چاہیگا
وہ نجات پائیگا اور جو کہ انسے خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک اسفل جہنم مین جائیگا اور
بعض اور احادیث بھی اس قسم کی اہلسنت کی کتابون مین بکثرت موجود ہین مخفی نرہے
کہ سنیونکی ان احادیث معتبرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم اور
برحق یہی بارہ بزرگوار ہین اس مقام پر مضطر ہوکر اکثر اہلسنت کہتے ہین کہ ہم بھی ان
اماموںکو واجب الاطاعۃ جانتے ہین اور یہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلیئے کہ اگر ان ائمہ کو واجب
الاطاعۃ جانتے تو شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کہ یہ چارون ائمہ معصومین
علیہم السلام کے زمانہ مین تھے اور ائمہ کے مخالف تھے سنیون نے انہین اپنا مجتہد
اور پیشوا کیون قرار دیا اور ائمہ سے روگردانی کیون کی چنانچہ ابو حنیفہ کے مناظرے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مشہور ہین اور ایک ادنیٰ دلیل ان معصومین کے
چھوڑ دینیکی یہ ہے کہ اگر سنیون کی کتابین انصاف سے دیکھی جائین تو ہر مقام پر شافعی اور
احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کا اجتہاد اور انکی روایتین موجود ہین اور ائمہ طاہرین
سلام اللہ علیہم اجمعین کے حدیثون کا کیا ذکر کسی مقام پر نام بھی نہین مذکور ہے
اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکھتے ہین اونہون نے بارہ امام کے معنے

بدل دئے اور چند بادشاہان بنی امیہ کے نام کہ جنکا فسق اور ظلم و خونریزی مشہور آفاق ہے اونہین بارہ امام شمار کیے ہے لیکن ہر عاقل منصف بیقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بارہ خلیفہ سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین اور خلفای بنی امیہ اور بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخصون مین منحصر نہین ہوسکتے اپنی طرف سی بارہ شخص تجویز کرلینا دعوای بے دلیل ہی علاوہ اسکے سوای ہماری ائمہ کے یہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دئے گئی ہین انکے افعال بد اور نسب رزیل انکا اہلسنت کی کتابونمین مذکور ہے **طریق** دوسرا ثبوت امامت کا افضیلت ہی اسواسطے کہ یہ حضرات بہترین اہل زمین تھی چنانچہ اہلسنت کی کتابون مین بھی فضائل انکے موجود ہین اور بخصوص ان بارہ امام کے فضائل مین اہلسنت نے اکثر کتابین تالیف کی ہین ازانجملہ فصول ائمہ فی فضائل الائمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ ہی اور ان احادیث کی دیکھنے سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تھا اور خاصۃً حسنینؑ اور جناب امیر علیہ السلام کی فضائل سنیون نے بکثرت نقل کئی ہین پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہو جای اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جای کہ یہ امر عقلاً بھی جائز نہین ہوسکتا **طریق** تیسرا عصمت ہی مخفی نہ رہی کہ علمائی عقلی و نقلی دلیلون سی ثابت کیا ہی کہ امام کا ہر گناہ سی معصوم ہونا واجب ہی اور کوئی فرقہ تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہی بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم مین ایسا نہین ہی کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکے اور کوئی امام نہین ہوسکتا

اور اہلسنت تو جناب پیغمبرؐ کو بھی معصوم نہین جانتی ابو بکر و عمر کا کیا ذکر ہی پس معلوم ہوا
کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہی **طریق** چوتھا معجزہ ہی چنانچہ ہر امام سی
ان بارہ اماموں مین سی معجزات بیشمار ظاہر کئے اور معجزون کا ائمہ علیہم السلام سی ظاہر ہونا
شیعون مین درجہ تواتر کو پہونچا ہی بلکہ مخالفین مین بھی معجزات ائمہؑ متواتر ہین چنانچہ
ابن طلحہ نے مطالب السؤل مین اور ابن صباغ نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ
مین اور باقی علما نے ان ائمہ کے اکثر معجزات نقل کئی ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین
کیا ہی بلکہ کرامت لکھتی ہین اگر اہلسنت یہ کہین کہ ہمارے مذہب مین معجزات ائمہؑ متواتر
نہین ہین اسوجہ سی ہم اونکا اعتقاد نہین کرتی تو جواب سکا یہ ہی کہ جسطرح منکرین جناب رسالتمآبؐ کے
معجز و نکو متواتر و صحیح نہین جانتی اور اعتقاد نہین کرتی اسیطرح اہلسنت بہی ائمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتی
پس جو جواب اہلسنت منکرین معجزات جناب رسالتمآبؐ کو دینگے وہی اب شیعہ بہی سنیون کو اثبات معجزات ائمہ معصومینؑ مین دینگی طریق
اثبات امت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکہی **مطلب** چہٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمانؑ کے
حال مین اور حضرت کی کیفیت غیبت و ظہور مین کتب شیعہ و سنی سے جناب اخوند مجلسی
علیہ الرحمہ نے بحار کے تیرہوین جلد مین حضرت کا حال بتفصیل ذکر کیا ہی اس مقام پر
مختصر نقل کیا جاتا ہی شیخ صدوق علیہ الرحمہ لبسند صحیح احمد بن اسحاق سے روایت کرتی
ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین
حاضر ہوا مین چاہتا تہا کہ حضرت سی سوال کرون کہ بعد آپکے کون امام ہوگا حضرت نے
میرے سوال سی پیشتر فرمایا کہ ای احمد خدا نے جس روز کہ آدمؑ کو پیدا کیا ہی آجتک

زمین کو حجت سی خالی نہین رکھا اور تا روز قیامت خالی نہ رکھیگا کوئی نہ کوئی حجت خدا خلق
ضرور ہوگا کہ اوسکی برکت سے حقتعالے اہل زمین کی بلاؤن کو دفع کرے اور بسبب اُسکی
آسمان سے مینھ برسائے اور برکتہائے زمین روئیدہ کرے مینے عرض کیا یا ابن رسول اللہ
بعد آپکے خلیفہ اور امام کون ہوگا حضرت اوٹھے اور دولت سرا مین تشریف لیگئے اور
پھر رونق افزا ہوئے ایک صاحبزادہ تین برس کا مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کے
دوش مبارک پر تہا حضرت نے فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میرے امام ہی اور اگر تو خدا اور
حجتہای خدا کی نزدیک محترم نہوتا تو مین تجھی اس فرزند کو نہ دکھاتا اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول خدا کی ہی
اور یہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکے کہ زمین ظلم وجور سی مملو ہو جائیگی ای احمد مثل اس فرزند کی اس
امت مین مثل خضر و ذو القرنین کے ہی اور خدا کی قسم کہ یہ فرزند میرا غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین گمراہی سے نجات نپائیگا
مگر اوس شخص کو کہ جسے خدا ثابت قدم رکھی اور اسکی امامت کا قائل ہو اور حقتعالی اسی توفیق دی کہ جو اسکی تعجیل ظہور کی دعا کرے
مینے عرض کی کوئی معجزہ یا کوئی علامت ظاہر ہوسکتی ہی تا کہ مجھی اطمینان قلب ہو جاے
پس وہ صاحبزادہ زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیۂ
خدا زمین مین اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا حضرت نے فرمایا کہ اس معجزے کو
مشاہدہ کرینگے بعد اب کسی سے حالات اسکے دریافت نکرنا احمد کہتے ہین کہ مین خدمت
امام علیہ السلام سے مسرور پھرا اور دوسرے دن پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور
مینے عرض کیا یا ابن رسول اللہ صلعم اب ارشاد فرمائی کہ اس حجت خدا مین سنت خضر و سنت
ذو القرنین کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہی مینے عرض کی یا ابن رسول اللہ

اسکی غیبت طولانی ہوگی حضرت نے فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ
اکثر لوگ جو اسکی امامت کی قائل ہونگے وہ دین حق سی پہر جائینگے اور باقی نہ رہیگا دین حق پر
مگر وہ شخص کہ جسکے خدا نے روز میثاق ہماری ولایت کا قرار لیا ہوگا اور اوسکی دلمین
قلم صنعت سی ایمان کو لکھا ہوگا اور اوسکو روح ایمان سی مؤید کیا ہوگا ای احمد یہ امر
امور غریبۂ خدا مین سی ہے اور ایک راز ہی راز ہای پنہان خدا سی اور ایک غیبت ہی
غیبتہاے خدا سے پس جو کچھ مینے تجھی عطا کیا ہی اوسی لے اور شکر خدا بجا لاتا روز
قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہو اور یعقوب بن منقوص سے روایت کی ہی
اونہون نے بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین
شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھی تہی اور اوس تخت کے داہنی طرف ایک حجرہ تہا
اور اوس حجرہ کے دروازی پر پردہ پڑا تہا مینی عرض کی ای آقا میرے بعد آپکے اس امر
امامت کا صاحب کون ہوگا حضرت نے فرمایا پردہ دیکو اوٹہاجب مینی پردہ اوٹہایا تو ایک
صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریبًا پانچ بالشت کا تہا اور سن شریف
اوسکا آٹھ برس یا دس کا ہوگا جبین نورانی اُس صاحبزادہ کی کشادہ تھی اور روی
اقدس سرخ و سفید اور دیدہای انور درخشان اور دستہای مبارک قوی اور زانوہای انور
پیچیدہ اور داہنے رخسار پر ایک تل تہا اور سر پر ایک کاکل تھی وہ صاحبزادہ اگر اپنی پدر
بزرگوار کے زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت نے فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہی پس وہ صاحبزادہ
اوٹہا حضرت نے فرمایا اسے فرزند گرامی وقت معین تک چلا جا مین دیکھتا تہا کہ وہ صاحبزادہ

داخل حجرہ ہوا بعد اسکے حضرت نے فرمایا ای یعقوب حجرہ کو دیکھ مین داخل حجرہ ہوا لیکن
مینے کسیکو اوس حجرہ مین ندیکھا اور سنیونکی اکثر کتابونمین اسطرحکی حدیثین موجود ہین
کہ جو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی ظہور کی خبر دیتی ہین چنانچہ داؤد اور ترمذی نے
ابن مسعود سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر عمر دنیا
ایک روز باقی رہ جائیگا تو ہر آئینہ خدا اوس روز کو طول دیگا یہانتک کہ میری امت
یا میری اہلبیت سی ایک شخص ظاہر ہوگا کہ نام اوسکا موافق میری نام کے ہوگا اور زمین
عدالت سی بھر دیگا جسطرح ظلم وجور سے مملو ہوگی اور مثل اسی روایت کی ابوہریرہ سے
بھی منقول ہی اور ابواسحق سے روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ایک روز اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ میرا فرزند سید
سردار قوم ہی چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے بھی اسکا نام سید رکھا
اسکے ایک شخص پیدا ہوگا کہ نام اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام ہی اور وہ خلقت
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے نہایت مشابہ ہی اور کوئی فرد بشر اوسکا
نہین ہے اور وہ زمین کو پر از عدل کریگا حافظ ابو نعیم چالیس حدیثین سنیونکی
روایت کرتا ہی کہ وہ سب مشتمل ہین صفات اور احوال اور اسم ونسب جناب صاحب
علیہ السلام پر اور اون حدیثون مین سے ایک یہ حدیث ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا
کہ علی بن حلال اپنے باپ سے روایت کرتا ہی کہ مین خدمت حضرت رسول صلی
علیہ وآلہ مین اوس وقت حاضر ہوا کہ حضرت دنیا سے مفارقت فرمایا چاہتے

جناب فاطمہ حضرت کی سر کے پاس بیٹھی تہین اور روتی جاتی تہین جب سیدہ کے
رونیکی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے اونکی طرف سر اقدس
بلند کیا اور فرمایا کہ ای حبیبہ میری تمہارے رونیکا کیا سبب ہی فاطمہ نے عرض کی
مین ڈرتی ہون کہ بعد آپکے آپکی امت میرے حق کو ضایع کریگی اور میری رعایت
نکریگی حضرت نے فرمایا ای حبیبہ میری تو نہین جانتی کہ خدا نے جسوقت زمین پر نظر کی تو
اپنی بندونمین سے تیری باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا پہر دوبارہ نظر کی
تو اوسوقت تیری شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجہپر وحی نازل فرمائی کہ مین اوس سے تیرا نکاح کردون
ای فاطمہ خدا نے مجکو ساتہہ خصلتین عطا کی ہین کہ مجہسے پہلی نہ کسیکو عطا فرمائی تہین اور
نہ عطا فرمائیگا مین خاتم پیغمبران ہون اور خدا کے نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق
ہون اور مین تیرا پدر ہون اور میرا وصی خدا کی نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین
اوصیا ہے اور میرا چچا خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہی اور وہ
تیرے شوہر کا بہی عم بزرگوار ہی اور وہ شخص بہی مجہسے ہی کہ جسے خدا نے دو پر عنایت کی ہین
کہ وہ بہشت مین ملایکہ کے ساتہہ پرواز کرتا ہی اور وہ تیری باپ کا چچازاد بہائی ہی اور
تیری شوہر کا برادر جلیل القدر ہے اور تیری دونون بیٹے حسن و حسین کہ جو بیقین
بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ بہی میری نسل سے ہین اور قسم ہی اوس خدا کی
کہ جسنے مجہی مبعوث کیا کہ باپ ان دونون کا ان دونسے بہتر ہی اور ای فاطمہ مین قسم
کہاتا ہون اوس خدا کی کہ بس خدا نے مجکو بحق و راستی پیغمبری کیلیے بہیجا ہے

کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین مہدی امت پیدا ہوگا اور وہ اوسوقت مین
ظاہر ہوگا کہ دنیا حرج ومرج سے مملو ہوگی اور فتنہ وفساد ظاہر ہونگی اور ہدایت کی
راہین بند ہوجائینگی اور ایک دوسرے کے مال کو غارت کریگا اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم
کریگا اور نہ بچہ کسی بزرگ کی بزرگداشت کریگا اوسوقت حقتعالی حسنین کی فرزندونمین سے
اوس شخص کو ظاہر فرمائیگا کہ جو قلعہ ہای ضلالت کو فتح کریگا اور وہ قلوب کہ جو حق سے
غافل ہین اونہین مفتوح کریگا اور جسطرح کہ مینے دین خدا قائم کیا اوسیطرح وہ بھی
آخر زمانہ مین دین خدا قائم کریگا اور جسطرح زمین جور وظلم سے مملو ہوگی اوسیطرح
وہ اوس زمین کو پہانز عدل کریگا اے فاطمہ غمگین نہو اور نہ رو خدا تجہپر میری نسبت
رحیم تر اور مہربان تر ہے بسبب اوس منزلت کی کہ تجہی میری نزدیک حاصل ہی اور
بسبب اوس محبت کی کہ جو تیری طرف سی میرے دلمین جاگزین ہی اور خدا نے تجھے
اوس شخص کے ساتھہ تزویج فرمایا ہی کہ حسب اوسکا کل مخلوق سے بہتر اور نسب
اوسکا سب سی گرامی تر ہی اور وہ رعیت کی نسبت رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنےمین
عادل ترین مردم ہی اور احکام الہی کی نسبت بیناترین مخلوق ہی مینے خدا سے سوال کیا ہی
کہ تو میرے اہلبیت مین سب سی پہلے مجھسے ملحق ہو اور علی بن ابیطالب علیہ السلام نے
فرمایا کہ فاطمہ بعد وفات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پچہتر دن زندہ رہین اور بعد
اسکی اپنی والد ماجد سے ملحق ہوگئین **مؤلف** کہتا ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
حضرت مہدی کی نسبت حسنین علیہما السلام کیطرف اس جہت سی فرمائی کہ حضرت

ان دونون بزرگوارون کی نسل سے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسنؑ کی بیٹی تھین اور خبر ولادت صاحب الزمان علیہ السلام بھی اہلسنت کے کتابون مین موجود ہی لکن مقام تعجب ہی کہ اہلسنت ان حدیثون پر نظر نہین کرتے اور حضرت کا انکار کرتے ہین کبھی اسکا تعجب ہی کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہی اور حضرت کیون غائب ہین حالانکہ جواب شبہات مخالفین شیعون کی کتابون مین موجود ہین چناچہ بحار کی تیرھوین جلد اور حق الیقین اور استقصار الافحام مین یہ بحث بتفصیل مذکور ہی سوا اسکے اہلسنت انبیا مین حضرت خضرؑ حضرت الیاسؑ حضرت ادریسؑ حضرت عیسی علیہم السلام اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتے ہین مگر بسبب تعصب کی صاحب الزمان علیہ السلام کی زندہ رہنیکا انکار کرتے ہین حالانکہ جسطرح یہ انبیاؑ زندہ ہین اوسیطرح صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا بھی مقام تعجب نہین ہو سکتا اور اہلسنت کا یہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمانؑ پیدا ہو چکے ہین اور زندہ ہین تو کیون غائب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبیؐ اور امامؑ کی مصلحت ہمکو معلوم ہونا ضرور نہین ہی جسطرح بمصلحت شعب ابیطالبؑ مین یا غار مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ غائب ہوی تھے یا اور انبیا بھی مثل حضرت موسیٰ و عیسیٰ و ادریسؑ و یونسؑ بمصلحت بنابر حکم خدا غائب ہوے تھے اوسیطرح امام زمانؑ بھی از روے مصلحت بنابر حکم خدا غائب ہین پس جو جواب ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگے وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی بعینہ مثل آفتاب کے ہی کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر مین بسبب ابر نظر نہین

آتا مگر باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اسیطرح حضرت صاحب الزمان کے
وجود کی برکت سی ہر قسم کی بلائین بندون سے دور ہوتی ہین مخلوق پہ عذاب نازل نہین ہوتا
مومنین بسبب انتظار ظہور مثاب ہوتے ہین منکرین کا امتحان ہوتا ہی وہ مستحق جہنم
ہوتے ہین زمین پر مینہ برستا ہی زمین سی دانہ پیدا ہوتا ہی آسمان سی برکتین نازل ہوتی ہین
مخلوق کو بیشمار فائدی پہونچتی ہین جیساکہ زمانہ ہای سابق مین وجود انبیا سے تمام عالم مین
فیض پہونچتا تہا اگر وہ غائب یا مظلوم رہتے تھے چنانچہ قول خداوند عالم وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ اس مطلب پر شاہد ہی **مطلب** ساتوان بیان رجعت مین
کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضروریات مذہب امامیہ سے اقرار رجعت ہی یعنی قیامت
کے پہلے زمانہ حضرت قائم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکونکی اور ایک جماعت بدونکی
محشور ہوگی نیکون کو اسلئے زندہ کرینگے کہ وہ زمانہ دولت ائمہ دیکھکر خوش ہون اور کسی قدر
دنیا مین حسنات کا صلہ پاوین اور بد اسلئے زندہ کئی جائینگے تاکہ عذاب دنیا مین قبل عذاب
آخرت مبتلا ہون اور وہ سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نتہی کہ اہلبیت کو پہونچے اہلبیت کے
اختیار مین دیکھین اور شیعیان اہلبیت دشمنان دین سے انتقام لینگے اور باقی مخلوقات
قبرونمین رہینگے یہانتک کہ قیامت مین محشور ہون چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہی
کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان رکہتا ہو یا محض کفر رکہتا ہو لیکن
اور مخلوق اپنے حال پر چھوڑی جائینگے اور شیخ ابن بابویہ کتاب من لایحضر مین حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ وہ شخص ہماری شیعون سے نہین کہ جو رجعت کا

ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نجانتا ہو اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ مینے کتاب بحار مین دو سو حدیث سے زائد ثبوت رجعت مین لکھی ہین جس شخص کو شک ہو اوس کتاب کیطرف رجوع کرے اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی برجعت ہوئی ہی وہ متعدد ہین از انجملہ حقتعالی فرماتا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا یعنے جس روز کہ مبعوث کرینگے ہم ہر امت مین سے ایک گروہ اوس جماعت سے کہ جو تکذیب کرتے ہین ہماری آیات کی اور احادیث کثیرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ یہ آیہ رجعت کی باب مین نازل ہوا ہے کہ خدا ہر امت سے گروہ گروہ لوگونکو زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہ ہی کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہی کہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ یعنی محشور کرینگے ہم اونکو پس نچھوڑینگے ہم ایک کو بھی اونمین سے کہ زندہ نکرین حضرت نے فرمایا کہ مراد آیات سے امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین دوسری حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ یعنے جسوقت کہ نازل ہو عذاب خدا اونپر یا یہ کہ جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر نزدیک قیامت کے باہر لاینگے واسطے اونکی ایک دابہ زمین سے کہ باتین کرے اونسے بتحقیق کہ لوگ تھے کہ ہماری آیات کا یقین نرکھتے تھے احادیث [illegible] مین وارد ہوا ہی کہ اس مقام پر دابہ سے مراد حضرت امیر المومنین ہین کہ حضرت قریب قیامت [illegible] اور عصای موسیٰ اور انگشتری سلیمان اونکی پاس ہوگی اور عصا [illegible] کے درمیان لگائینگے کہ نقش ہو جائیگا تحقیق کہ یہ مومن ہے حقا اور انگوٹھی کو کافر کی دونون آنکھونکے درمیان لگائینگے کہ نقش ہو جائیگا

سے کہ کافر ہو اور سنی بھی مثل ان اخبار کے اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس وغیرہ سے
روایت کرتے ہین اور صاحب کشاف نے بھی روایت کی ہی کہ دابہ مقام سے باہر نکلیگا اور
اوسکے پاس عصای موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر
یا دو آنکھونکے درمیان مین لگائیگا اوس وقت ایک نقطہ سفید پیدا ہوگا کہ تمام موبہ اوسکا سفید
مومن کا اوس نقطہ سے مانند ستارۂ درخشان روشن ہوجائیگا کہ اوسکے دونون آنکھونکے
درمیان مین لکھا جائیگا مومن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ ہوجائیگا
اور بسبب اوسکے تمام منھ سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکے دونون آنکھونکے درمیانمین لکھا جائیگا
کافر اور صاحب کشاف لکھتا ہی کہ بعض قرا تکلمھم کو بے تشدید پڑھتے ہین یعنی جراحت کریگا
اونکو اور احادیث سنی و شیعہ مین یہ امر متواتر ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ مکرر خطبو نمین فرماتے
کہ مین صاحب عصا و میسم ہون یعنی جس چیز سے داغ کرتے ہین اور سنی ابوہریرہ اور
ابن عباس اور اصبغ بن نباتہ وغیرہ سے روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض حضرت
امیر المومنینؑ ہین اور ابن ماہیار نے کتاب ما نزل من القرآن فی الائمۃ مین اصبغ بن نباتہ
سے روایت کی ہی کہ اصبغ کہتے ہین معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور اوسنے کہا کہ تم گروہ
شیعہ گمان کرتے ہو کہ دابۃ الارض علی بن ابیطالبؑ ہین مینے کہا کہ ہم تنہا نہین کہتے
یہودی بھی یہی کہتے ہین معاویہ نے ایک عالم یہودی کو بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابونمین
ذکر دابۃ الارض پاتے ہو اوسنے کہا ہان معاویہ نے کہا دابۃ الارض کیا چیز ہی
اونہون نے جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہے معاویہ نے کہا کہ جانتے ہو اوسکا کیا نام ہی

اونہون نے بیان کیا کہ البا معاویہ نے کہا البا علی سے نزدیک ہی تیسری قول حقتعالی
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنے تجہپر واجب کیا ہی
قرآن کو ہر آئینہ تجکو پہیریگا طرف محل عود کے اور احادیث کثیرہ مین جو وارد ہوا ہی
کہ اس آیہ سے رجعت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہی
حق الیقین مین منقول ہی کہ سعید بن عبد اللہ نے بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز
قیامت مین آدمی زندہ کئے جائین حق تعالی نے فرمایا کہ تجکو مہلت دی مینے روز وقت
معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع اتباع ظاہر ہوگا اور اتباع شیطان سے
مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نے روز خلقت آدم سے تا روز رجعت آخری جناب
امیر المومنین علیہ السلام متابعت شیطان کی ہی راوی نے پوچہا کہ جناب امیر کیلئے کیا
بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس
زمانہ مین تہا اوس زمانیکے اشخاص نیک وبد اوس کے ساتہہ رجعت کرینگے تا کہ حقتعالی
مومنون کو کافرون پر غالب فرمادی اور مومنین اونسے انتقام لین پس جب وہ روز
ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع اصحاب رجعت فرماوینگے اور شیطان بھی مع اتباع
قریب کوفہ کنار آب فرات آئیگا اور باہم ملاقات ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبھی نہوئی ہو
گویا مین دیکھتا ہون کہ کچہ اصحاب حضرت کے سو قدم پیچہے ہٹگئے ہین اور بعضون نے اپنے پانو
فرات مین ڈالدیئے ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمانسے اوتریگا کہ وہ ملائکہ سے مملو ہوگا

اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہاتھہ مین ایک حربہ ہوگا اور حضرت اوس ابر کی سامنی ہونگے جب نظر شیطان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر پڑیگی تو پچھلی پاؤن بھاگے گا اوسوقت اُسکے اتباع کہین گے کہ ابتو فتح ہو چکی تو اب کہان بھاگا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکھتا ہون کہ تم اوسکو نہین دیکھتے مجھے خداوند عالم سے خوف معلوم ہوتا ہی پس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیطان کی قریب تشریف لیجائینگے اور ایک حربہ اوسکے دونون شانونکے درمیان مین مارینگے کہ شیطان اور اوسکے سب اصحاب ہلاک ہو جائینگے بعد اسکے سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگے اور کسیکو خدا کا شریک نجانینگے اور جناب امیر علیہ السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگے یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سی ایک ایک ہزار لڑکے پیدا ہونگے پس اوسوقت باغ سبز جنکو حق تعالی نے سورہ رحمان مین فرمایا ہی مُدْهَامَّتَانِ مسجد کوفہ کے دو جانب پیدا ہونگے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حساب خلائق ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتھہ ہوگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ پہلے جو شخص کہ رجعت فرمائیگا حضرت امام حسین علیہ السلام ہونگے اور اتنی مدت پادشاہی کرینگے کہ بسبب پیری حضرت کے ابرو آنکھون پر لٹک آئینگے علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین شہر بن حوشب سے روایت کی ہی کہ حوشب نے بیان کیا کہ مجھی حجاج نے کہا کہ قرآن مین ایک آیت ہے کہ اوسکی تفسیر نے مجکو عاجز کیا ہی اور اوسکے معنی میری سمجھہ مین نہین آتی وہ آیت یہ ہے

وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنے کوئی نہین ہی اہل کتاب سی
مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ حضرت عیسیٰؑ کی قبل اپنی مرنیکے حالانکہ قسم بخدا مین حکم کرتا ہون
قتل یہودی و نصرانی کے لئی اور مین اونکے لبون کو دیکھتا رہتا ہون مگر اوسکے لب
جنبش نہین کرتے یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مینے کہا کہ ای امیر اس آیت کی
یہ معنی نہین ہین جو تم سمجھی ہوا وسنے کہا پھر کیا معنی ہین مینے جواب دیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام
پیش از قیامت آسمانسے نازل ہونگے پس کوئی یہودی و نصرانی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ حضرت
عیسیٰ کے ساتھہ اونکے مرنیسے قبل ایمان لائیگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام زمان علیہ
السلام کے پیچھی نماز پڑھینگے حجاج نے کہا قسم بخدا کسنے سنے مینے کہا کہ یہ معنی مینے امام محمد باقرسی
سنے ہین حجاج نی کہا قسم بخدا یہ معنی جو تجھی حاصل ہوی ہین چشمۂ صاف سی حاصل ہوئے ہین
قطب راوندی وغیرہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام نے
کربلا مین قبل اپنی شہادت کے فرمایا کہ میری نانا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مجھسے ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تجکو عراق کی طرف لیجاینگے اور وہ زمین جہان پیغمبرون
اور وصیون نے باہم ملاقات کی ہی یا کرینگے اور اوس زمین کو عمورا کہتی ہین وہان تو شہید ہوگا
اور تیرے ساتھہ تیرے اصحاب کی بھی ایک جماعت شہید کی جائیگی لکن اون سب کو
زخمہای نیزہ و شمشیر کی اذیت محسوس نہو گی جسطرح کہ حقتعالی نے حضرت ابراہیم پر آگ
سرد کردی تھی اوسیطرح آتش جنگ تجھپر اور تیرے اصحاب پر سرد کردیگا بعد اوسکے
حضرت نے فرمایا بشارت و خوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنی پیغمبر کے پاس جاتے ہین

جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہینگے پس
پہلا وہ شخص کہ جو زمین شق ہوکر نکلے گا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام اور امام آخر الزمانؑ کا نکلنا ایک زمانہ مین ہوگا بعد اسکے گروہ ملائکہ کہ جو کبھی
زمین پر نہ اوترے ہونگے ہمراہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ولشکر ملائکہ مجہپر نازل ہونگے
اور محمدؐ اور علیؑ اور مین اور بھائی میرے اور کل انبیا واوصیا آسمان ابلق نور پر کہ
قبل اسکے کوئی فرد بشر مخلوقات سے اوسپر سوار نہین ہوا ہی سوار ہونگے پس جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنا اور شمشیر اپنی قائمؑ کے ہاتھہ مین دینگے بعد اسکے
جو خدا چاہیگا وہ ہم دیکھینگے پس حق تعالی مسجد کوفہ سے ایک چشمہ روغن اور ایک
چشمہ آب اور ایک چشمہ شیر جاری ہوگا پس اُسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار مجکو دینگے اور مجہی جانب مشرق اور مغرب بہیجینگے
پس جو دشمن خدا ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلادونگا یہانتک
کہ زمین ہند مین پہونچکر کلِ بلاد ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر
زندہ ہوکر خدمت جناب امیر علیہ السلام مین آئینگے اور کہین گے کہ خدا ورسولخدا نے
اون چیزون مین کہ جو جو وعدے کئے تھے راست فرمایا تہا پس ستر آدمی اونکے ہمراہ
بصرہ کی طرف روانہ ہونگے اور جو کوئی مقابلہ مین آئیگا اوسکو قتل کرینگے اور ایک
لشکر جانب روم روانہ کرینگے کہ وہ فتح باب ہوگا پس ہر حیوانِ حرام گوشت کو مین
قتل کرونگا یہانتک کہ سواے نیک اور طیب کے روے زمین پر کوئی شی بد باقی نرہیگی

اور مین جزیہ برطرف کرونگا اور یہود و نصاری اور تمام ملتون کو اختیار دونگا خواہ اسلام
قبول کرین خواہ لڑنا اختیار کرین پس جو مسلمان ہوگا اوسسے بہ نیکی پیش آونگا
اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہوگا مگر یہ کہ خدا ایک فرشتہ
اوسکی طرف نازل کریگا کہ اوسکے مُنہ سے خاک جھڑائے اور مکان اور عورتین اوسکی
اوسے بہشت مین دکہائی اور ہر نابینا اور اپاہج اور مبتلای بلا کو خدا ہم اہلبیت کی برکت سے
نجات دیگا اور حق تعالی آسمان سے زمین کیطرف اسقدر برکات نازل کریگا کہ درختہای
میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سے ٹوٹ جائینگی اور موسم سرما کی میوے فصل گرما مین
اور فصل گرما کے میوے سرما مین پیدا ہونگے اور یہی ہین معنے قول حق تعالے کے
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الآیہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے
کہ اگر اہل شہر ایمان لائین اور پرہیزگاری اختیار کرین تو ہم البتہ کھول دوین اونکے
اوپر برکتین آسمانون و زمینونکی لیکن تکذیب کی اونہون نے ہماری پیغمبرون کی پس
لیا ہمنے اونکو ساتھہ عذاب کے بسبب اون چیزونکے کہ کسب کیا اونہون نے اور
خداوند تعالی شیعونکو ایسی کرامت عطا فرمائیگا کہ اونپر کوئی زمین کی شی مخفی نہ رہیگی یہانتک
کہ اگر کوئی شخص چاہیگا کہ گہر کا حال دریافت کرے تو خدا اوسکو اون امور کا الہام
فرمائیگا کہ اوسکے اہل خانہ کرتے ہونگے اور شیخ مفید نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
روایت کی ہی کہ بخدا سوگند ہر ایک شخص اہلبیت سے بعد اپنی وفات کے تین ہزار نو برس
تک بادشاہی کریگا ہمنے عرض کی یہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نے فرمایا بعد قائم آل محمد کے

بچاس برس تک فتنہ وحرج باقی رہیگا پھر منتصر یعنے حضرت امام حسین علیہ السلام آئینگے اور آپنے اصحاب کی خون کا عوض لینگے اور اسقدر قتل کرینگے کہ لوگ کہینگے کہ یہ اگر ذریت پیغمبر سے ہوتے تو اسقدر آدمیونکو قتل نکرتے پس بعد اسکے حضرت سفاح یعنے امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائینگے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کرے اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور بعث ونشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائے پس وہ شخص حق پر ایمان لایا اور وہ ہم اہل بیت کی شیعون مین سے ہی اور اس بات مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسے علیہ الرحمہ نے بحار مین نقل کئی ہین اور اس باب مین شک نہین ہی کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنے ہی جو شخص اسمین شک کرے ظاہر یہ ہے کہ وہ منکر حشر قیامت بھی ہی اور جو امور نصوص متواترہ سے ثابت ہون فقط استبعاد وہم سے اونکا انکار محض بیدینی ہی اور بعض خصوصیات کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوی ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بھی نچاہیے اور اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکی اصل کا بھی انکار کیا وی چنانچہ اکثر خصوصیات حشر وبہشت وجہنم وصراط ومیزان وغیرہ مین اخبار مختلفہ وارد ہین اور یہ باعث اسکا نہین ہوسکتا کہ اصل کا بھی انکار کیا جائے خلاصہ اس بحث کا یہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون اور مخالفون کی متواتر ہے اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سی ہے

اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام بھی متواتر ہے بلکہ رجعت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بھی متواتر یا قریب متواتر ہے اور رجعت سائر ائمہ علیہم السلام مین بہی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور اگر متواتر نہ سمجھی جائین تو اُس مرتبہ پر ضرور ہونگے کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد عقیدہ ہے لیکن خصوصیات رجعت ائمہ کہ آیا ظہور قائم علیہ السلام کے ساتہہ ایک ہی زمانہ مین ہون یا قبل یا بعد ہون معلوم نہین ہوسکتی بعض احادیث سی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر امام کے لئے رجعت بترتیب حالت امامت ہوگی واللہ العلیم

فصل پانچوین معاد کے بیان مین

اس فصل مین چند مطلب ہین مطلب پہلا معنے معاد کے بیان مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ معاد سے مراد یہ ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا تاکہ جو حیات مین اعمال نیک و بد کئے ہین اونکی جزا وسزا پاوے اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا پس اگر انسان نیکوکارون مین سے ہی تو روح مسرور وخوش رہیگی اور اگر بدکارون مین سی ہے تو معذب ومغموم رہینگے چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کے قائل ہین اور بہشت ودوزخ کو اسی سے تعبیر کرتے ہین اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرینگے اور دوبارہ انمین روحین داخل ہونگے اور اگر اہل ایمان وسعید ہین تو اسی جسم سی داخل بہشت ہونگے اور اگر اہل کفر وشقاوت ہین تو داخل جہنم ہونگے اور آتش جہنم مین مبتلای عذاب رہینگے

اور اقرار معاد ضروریات دین اسلام سے ہی بلکہ جمع اہل ملل مثل یہود و نصاری
بھی معاد کے قائل ہین اور کتب الہی اسپر ناطق ہین خصوصاً قرآن مجید کہ اکثر آیتین
اُسکی قیامت کے آنے پر دلالت صریحہ رکھتی ہین اور قابل تاویل نہین ہین
دوسرا مطلب موت کی حق ہونیمین اور ذکر اون چیزون کا جو موت سے
متعلق ہین کتاب حق الیقین مین اکثر حدیثین منقول ہین اون احادیث کا خلاصہ
یہ ہی کہ واجب ہی اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لئی سوای خدا کے موت ضروری ہی چنانچہ خدا
فرماتا ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کسی ممکن کے لئی حیات ابدی نہین ہی اور
ملک الموت کا بھی اقرار کرنا باین معنی ضرور ہے کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض
ارواح کے لئی معین فرمایا ہی اور اُنکا اور فرشتون کو فرمان بردار کیا ہی کہ وہ سب
حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور اونہین روحین سپرد
کردیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین اونکے معنی مین تھوڑا سا فرق ظاہر
ہوتا ہی بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور بعض
آیات مین ملک الموت کی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملائکہ کی طرف
نسبت دی ہی اکثر علماء ان آیات کا مطلب اسطرح جمع فرماتے ہین کہ بعض اشخاص کی
قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے ہین اور
ملک الموت کو دے دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کرکے خدا کی
جناب مین لے جاتے ہین اور احادیث معراج مین منقول ہی کہ حضرت سول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اُنسے پوچھا
کہ تم آنِ واحد مین کسطرح متعدد روحین قبض کرتے ہو حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین
اور بعض مغرب مین ہین اُنھون نے عرض کی کہ مین روحون کو بلاتا ہون وہ بلائے سے
چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دینا میرے نزدیک مثل
ایک کاسہ کے ہی کہ جسطرح بندگان خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین
ہاتھ بڑھا کے لقمہ اوٹھالین اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا حیوانات کی روح
ملک الموت قبض کرتے ہین یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ کوئی نص صریح اس باب مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اسمین ضرور
نہین ہی اجمالاً جاننا چاہیئے کہ حیات اور موت سب حیوانات کی قدرت خدا سے ہے
اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مار ڈالنے والا ہے ہوسکتا ہی کہ ملک الموت بھی قبض روح
کرتے ہون اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اسلیئے کہ خدا کے کارکن بہت ہین
اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون چیزون کا کہ جو اخبار
صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوئے ہین مثل سکرات موت اور شدت جان کندن اور
کیفیات موت اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا
وقت قبض روح مؤمنین بشارت دینے اور آسانی مرگ کے لئے تشریف لانا
اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت زیادتی شدت
اور صعوبت مرگ اور عذاب ابدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین فکر کرنا چاہی

کہ تشریف لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہی اور میت انہین کسطرح دیکھتے ہی اور یہ حضرات جسد اصلی سی تشریف لاتے ہین یا جسد مثالی سی رونق افزا ہوتے ہین اسلئے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث غلبہ اور وسوسۂ شیطانی ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب وقت وفات مومن آتا ہی تو خدا دو ہوائین اُسکے لئے بہیجتا ہی ایک ہوا کا منسیہ ہی اور ایک کا نام مسخیہ ہے پس منسیہ خیال اہل و مال بُھلا دیتی ہے اور مسخیہ اُسے جان دینے پر سخی و راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین کہ ای دوست خدا بیتابی نکر قسم ہی اُس خدا کی جسنے محمد کو نبی برحق کیا ہی کہ مین تجہپر تیری پدر و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی آنکھین کہول اور دیکھہ پس اُس شخص کو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین اُسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور تیرے ائمہ ہین کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہی اور اُنکو دیکھتا ہی اور منادی اسکو خدا کیطرف سے آواز دیتا ہی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس آیہ کے معنون مین حضرت فرماتی ہین کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمد اور اہلبیت محمد کیطرف اپنی پروردگار کی جانب

رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہو اتو اپنی ائمہ کی ولایت سی اور بسبب ثواب
واجر پسندیدہ ہو اتو پس داخل ہو میرے بندونمین یعنی محمدؐ اور اہلبیت محمد کی
ساتھہ میرے بہشت مین داخل ہو اُسوقت کوئی چیز اُس محتضر کو اس سے
بہتر نہین معلوم ہوتی کہ روح اوسکی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہو جاے
احادیث دیگر مین وارد ہے کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ اور جناب امیرؑ اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور حضرت جبرئیل
آتے ہین اور ملک الموت سے سعی کرتے ہین کہ بہ نرمی قبض روح کرو
اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا وقت موت
آتا ہی تو اُسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے
فرماتے ہین کہ بسختی اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہی اور عذاب خدا
اور عذاب دوزخ سی اُسے ڈراتے ہین **مطلب تیسرا** احوال عالم
برزخ مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ عالم برزخ اور اُسکے ثواب وعقاب کی
تصدیق کرنا ضرور ہے اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر ونکیر کا
قبر مین سوال کرنا بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو
کہتی ہین اور جب میت کو دفن کرتے ہین تو سوال کے لئے دو فرشتے آتی ہین
اور خدا سر سے تا کمر بدن میت مین روح کو داخل فرماتا ہی وہ فرشتے میت کو
بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین اور جس سے سوال کرتے ہین

بعض انمین بعد سوال رحمت مین ہو جاتے ہین اور بعض عذاب و شدت مین مبتلی ہو جاتے ہین اور سوال اور ضغطہ اور فشار قبر اسے بدن پر ہوتا ہے اور باقی امور روح کے ساتھہ متعلق ہین **مطلب چوتھا بقای روح** کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح کے باقی رہنے مین شک نہین ہی اور احادیث کثیرہ مین شیعہ و سنی سے مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا کے ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ اور جنات کے ہوتا ہی اور اُسی بدن سے روح حرکت کرتی ہی اور اوڑتی ہے اور بعد وفات انبیا اور اوصیا کے ظاہر ہونے مین احادیث کثیرہ وارد ہین مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کے تئین دکہا دیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیرؑ کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور اُنسے باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین منقول ہین اور صحائف الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام صحراے نجف مین سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی مین فرش بچھا دون حضرت نے فرمایا نہین اس مقام پر یا کسی مومن کی تربت ہی

یا مجلس مومن مین مشارالیہ اور اُسکی ہمنشینی ہی اصبغ بن نباتہ نے عرض کی مجھی یہ تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر کسی مومن کے قبر ہے لیکن ہمنشینی اونکی کیا معنی رکھتی ہے حضرت نے فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مومن اور مومنہ کی روحین نور کے قالبون مین اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے آخر مین اس روایت کے یہ عبارت زیادہ کی ہے حضرت نے فرمایا کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاے تو اسوقت تم دیکھو کہ مومنون کی روحین حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنے کے لئے جاتی ہین اور ایک دوسرے سی صحبت کرتی ہین اور ہر مومن کی روح اس وادی مین موجود ہے اور کافر کی روح وادی برہوت یمن مین رہتی ہے محاسن مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ابوبصیر سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کے اعتقاد پر مرتا ہے وہ شہید مرتا ہی اگرچہ اپنے رخت خواب پر مری اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم زیارت قبور خویشان و برادران مومن کے لئے جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تمسے اُنس کرتے ہین اور جب پھرتے ہو تو اُنھین وحشت ہوتی ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کے روح وقت زوال شمس اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتے ہی اگر مومن کی روح دیکھتی ہے کہ اہل اُسکے نیک عمل کرتے ہین تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجالاتی ہے

اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ یہ عمل صالح کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور
اسحاق بن عمار سے منقول ہی کہ مینے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی عرض کی
کہ آیا میت اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے عرض کی
کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس مین
بقدر اپنی منزلت کے ایک مرتبہ مینے عرض کی کس صورت سی آتے ہی حضرت نے
فرمایا بصورت مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتے ہی اور انہین
دیکھتے ہی اگر اُنھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر
اور پریشانی مین دیکھتی ہے تو محزون و غمگین ہوتی ہی اور دوسری روایت مین
ارشاد فرمایا کہ میت موافق اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسرے دن یا کم سے کم
ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سی کوچک تر
اپنے عزیز و اقارب کی دیکھنے کو آتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس
میت کو وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتے ہین اُنہین دکھاتا ہی اور وہ امور
کہ جو باعثِ اندوہ ہوتے ہین اونہین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہے
پس وہ میت شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہے
کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حالات ارواح مومنین کا
سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہاے بہشت مین ہین اور طعام
بہشت کھاتے ہین اور شراب بہشت پیتے ہین اور کہتی ہین پروردگارا قیامت کو

ہمارے لئی برپا کر اور ہمسے تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور ہماری آخر کو اول سے ملحق فرما اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتی ہین پروردگارا ہمارے لئی قیامت کو برپا نکر اور جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہی اوسے عمل مین نہ لا اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے ملحق نفرما الغرض ان احادیث متواترہ سے معلوم ہوا کہ روح بعد فناء بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ مثاب و معذب ہوتی ہی مطلب پانچوان سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روحکو سوال کے لئی بدن مین داخل کردیتے ہین بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سے ہی اور منکر اسکا کافر ہے ابن بابویہ رحمہ اللہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے وہ ہمارے شیعونسے نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسیطرح دو فرشتونکا سوال کے لئے قبر مین آنا بھی متواتر اور ضروری مذہب سی ہے اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہے کہ اُن فرشتون مین ایک منکر ہے دوسرا نکیر ہے اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ مومنون کے لئی مبشر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کی لئے منکر اور نکیر آتے ہین اسواسطے کہ مومنون کے لئی خوب صورت ہوکے آتی ہین اور اُنکو نعمتہاے بی انتہا کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئی صورت ہاے مہیب سے آتی ہین اور عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین مشہور یہ ہے کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئے نہین ہے بلکہ مخصوص

مومن کامل اور کافر شدید الکفر کے لئے ہے اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونکے لئے
سوال قبر نہین ہے اور اسیطرح اوس شخص کے لئے بھی سوال قبر نہین ہے کہ جسکو قبر مین
رکھنے کے بعد تلقین عقائد حقہ کیجاے تو اُسوقت دونون فرشتے آپسمین کہتے ہین
کہ ہمین چلے جانا چاہیے کہ یہ تلقین اس میت کے لئے حجت ہوچکی اور اس بابمین
اختلاف ہے کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہے یا نہین اور اس مسئلہ مین
فکر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہونا اظہر ہے اور اطفال کی سوال مین
بھی سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہے اور کلینی رح نے بسند معتبر حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میت مومن کو جب اُسکے گھر سے نکالتے ہین
تو ملائکہ قبر تک اوسکی مشایعت کرتے ہین اور اُس پر ازدحام کرتے ہین یہانتک
کہ اُس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ اپنی قبر مین پہونچتا ہے تو زمین اُس سے
کہتی ہے مرحبا خوش آمدی تو اپنی اہل کیطرف آیا قسم خدا کی مین دوست رکھتی تھی
کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلے تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے قبر اُسکی
وسیع وکشادہ کر دیتے ہین جہانتک کہ نگاہ کام کرے اور اُسکی قبر مین دو فرشتے
منکر اور نکیر داخل ہوتے ہین اور اُسسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہے میت کہتی ہے پروردگار
میرا خدا ہے پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہے میت کہتی ہے دین میرا اسلام ہے پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہے میت جواب دیتی ہے
کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر سوال کرتے ہین کہ امام تیرا کون ہے
میت جواب دیتی ہے کہ امام میرے علی ابن ابیطالب ہین پس آسمان سے

منادی ندا کرتا ہی کہ میرے بندی نے سچ کہا ای فرشتو فرش طالب بہشت اسکی قبر میں
بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہ ہای بہشت اسکو
پہناؤ یہانتک کہ ہماری پاس آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہی اسکے حق مین بہتر ہے
پس اُس سے فرشتے کہتی ہین کہ مانند خواب نو داماد استراحت کر اور اُس نیند
سی سو کہ جسمین کوئی خواب پریشان نہین ہوتا اور اگر کافر ہوتا ہی تو ملائکۂ غضب اسکے
جنازہ کی اُسکی قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اوس سی کہتی ہی کہ لا مرحبا
بری جگہہ تو آیا واللہ مین دشمن رکھتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ
تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اُسکے
پہلو کی ایک دوسرے سی ملجاتی ہین پس منکر و نکیر اُسکے سامنے آتے ہین بخلاف اُس
صورت کے کہ جس صورت سی مومن کے پاس آتے ہین اور اُسکو بٹھاتی ہین
اور روحکو تا کمر اُسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پروردگار تیرا
کون ہی وہ مضطرب ہوجاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین سنتا تہا کہ لوگ کہتے تھے فرشتے کہتی ہین
ہرگز نجانیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا سوال کرتے ہین اور وہی جواب دیتا ہی
پس آسمان سی آواز آتے ہی کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی قبر مین اسکی آگ بچھاؤ اور
اسے آگ کی کپڑے پہناؤ اور اسکے لئے ایک دروازہ آگ کیطرف کھولدو یہانتک
کہ یہ میری طرف آئے اور جو کچھ اسکے لئے میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سے
بدتر ہے پس تین مرتبہ گرز آتش اُسپر مارنے مین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربتین

تھامہ کے پہاڑوں پر لگائی جائین تو سب ریزہ ریزہ ہوجائین اور خدا اُسکے قبر مین
سانپونکو مسلط کرتا ہے کہ وہ سانپ اُسے کاٹتے ہین اور پھاڑتے ہین اور شیطان
اوسکو غمناک اور اندوہگین کرتا ہے اور اُسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا
سنتے ہین اور کتب اہلسنت سی ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المومنین علیہ السلام کا
سوال کیا جائیگا چنانچہ جناب مجتہد العصر سید محمد عباس صاحب نے روائح القرآن مین
لکھا ہی سدی نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ تحقیق ولایت
علی علیہ السلام کا تمسے قبرونمین سوال کیا جائیگا پس کوئی مردہ مشرق ومغرب
اور صحرا ودریا مین باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ منکر ونکیر اُسسے ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا
بعد موت سوال کرینگے اور ہر میت سے کہین گے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا کون ہی
اور حق الیقین مین بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب
مومن مرتا ہے تو اُسکے ساتھہ اُسکے قبر مین چھہ صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک
اُنمین سے خوشرو تر اور خوش ہیئت تر اور خوشبو تر اور پاکیزہ تر کل صورتون سے
ہوتی ہے پس ایک ان صورتون مین سے دہنی طرف کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین
طرف اور ایک سامنے اور ایک پس پشت اور ایک بالاے سر ظاہر مین اور ایک
جانب پائین اور جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے
کھڑی ہوتی ہی پس سوال یا عذاب خدا جس طرف سے آتا ہی جو صورت جس طرف
کھڑی ہے مانع ہوتی ہے اور جو صورت کہ سب سے زیادہ خوبصورت ہے

سب صورتون سے کہتی ہی کہ تم کون ہو خدا تمکو میری طرف سے جزای خیر دے
داہنی طرف کی صورت کہتی ہے مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہے
مین زکوٰۃ ہون سامنے کی صورت کہتی ہے مین روزہ ہون پس پشت کی صورت
کہتی ہی مین حج وعمرہ ہون پائین پا کی صورت کہتی ہی مین نیکی اور احسان ہون کہ اسنی
اپنی برادران مومنین سے کیا ہی پھر وہ سب صورتین اُس صورت سی کہتے ہین
کہ تو کون ہی کہ ہم سب سے بہتر اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہی وہ صورت جواب دیتی ہی
کہ مین ولایت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

حق الیقین مین مذکور ہے کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عتاب قبر فی الجملہ اجماعی کل
مسلمین ہی اور احادیث معتبرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطہ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہے
اور سب کی لیے ضغطہ قبر نہین ہوتا ہی جسسے سوال قبر ہوگا اُسپر ضغطہ بھی ہوگا اور
جسسے سوال قبر نہوگا اُسپر فشار بھی نہوگا اور ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ عذاب قبر کے تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب غیبت کے ہی اور ثلث بسبب نمیمہ
اور سخن چینی کی ہے اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نکرنے کی وجہ سے ہے
اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عمر بن یزید نے حضرت کی
خدمت مین عرض کی کہ مینے آپسے سنا ہی کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سب شیعہ
بہشت مین جائینگے ہر چند گناہگار ہون حضرت نے فرمایا واللہ مینے سچ کہا

کہ سب شیعہ بہشت مین جائینگے مینے عرض کی فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ
کبیرہ کرتے ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اُسکی وصی واجب الاتباع کی
شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمھارے لئے
عالم برزخ سے ڈرتا ہون مینے عرض کی برزخ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا
قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہے حدیث حسن
کا لصحیح مین زرارہ سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مینے حضرت محمد باقر علیہ السّلام سے
پوچھا میت کی ساتھ جریدے کسواسطے رکھتے ہین حضرت نے فرمایا اسلیے کہ جب تک
وہ جریدے تر رہتے ہین میت سے عذاب وحساب دور رہتا ہے جسوقت مین کہ میت
کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز
عذاب کا ہے پس دو جریدے بسبب اسکے قرار دیئے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب
نکیا جاسے اور جب اسوقت عذاب نہوا تو انشاأ اللہ تعالیٰ جریدے مین خشک ہونیکے بعد
بھی نہوگا **مطلب چھٹا** بعض شروط اور علامات قیامت کے بیان مین کہ جو بعد
نفخ صور سے پہلے واقع ہونگے اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتے ہین
کہ عمدہ علامات قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج و ماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُسکا
قرآن مین موجود ہے اور کتب اخبار مین بتفصیل مذکور ہے دوسری ظہور دابۃ الارض
تیسری آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتھی ایک دھوین کا پیدا ہونا اور
حاویت کثیرہ مین طریق شیعہ وسنی سے وارد ہوا ہے کہ حقتعالیٰ نے اسرافیل کو پیدا

کیاہی اور اونکے ساتھہ ایک صور خلق فرمایاہی کہ ایک سرا اُسکا مشرق مین ہے
اور دوسرا سرا مغرب مین ہی اور جبسی وزسی کہ اسرافیل پیدا ہوی ہین مُنھ مین صور
لئے ہوی منتظر امر الٓہی ہین کہ جسوقت فرمان حقتعالی پہونچی صور پہونکین علی بن ابراہیم نے
روایت کی ہی کہ حضرت امام زین العابدین ع سی کسی نے سوال کیا کہ پہلے نفخہ سے
دوسرے نفخہ تک کسقدر فاصلہ ہوگا حضرت نے فرمایا جسقدر خدا چاہے
بعد اسکے استفسار کیا یابن رسول اللہ اسرافیل کیونکر صور پہونکینگے حضرت نے
فرمایا پہلے نفخہ مین خدا اسرافیل کو حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اترو پس اسرافیل مع صور
اوترینگے اور صور ایک سر اور دو جانب رکہتاہی اور درمیان دونون جانبون کے
بقدر ما بین زمین و آسمان فاصلہ ہی جب ملائکہ اسرافیل کو دیکھین گے کہ صور لیکے
زمین کی طرف آتے ہین تو کہینگی کہ خدا نے اہل زمین و آسمان کے مردہ کرینکی اجازت
دی ہی پہر اسرافیل حظیرۂ بیت المقدس پر اوترینگے اور مُنھ کعبہ کیطرف کرینگے
جب اہل زمین اسرافیل کو دیکھین گی تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کی مار ڈالنی کی
اجازت دی ہی پہر اسرافیل اُس صور مین پہونکینگے اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ
جو زمین کیطرف ہی اُسوقت زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نہ رہیگا اور سب
مرجائینگے پہر آواز اُس جانب سی نکلے گی کہ جو آسمان کیطرف ہی اُسوقت کوئی
ذی روح آسمان پر باقی نہ رہیگا اور سب مرجائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے
پہر خدا اسرافیل سی فرمائیگا کہ ای اسرافیل مرجا وہ بھی مرجائینگے اور یہ حالت

اُسوقت تک رہیگی کہ جبتک خدا چاہیگا پہر خدا آسمانون کو حکم دیگا کہ حرکت مین آئین
اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہو جائین اور بچھ جائین
اور یہ زمین اُس زمین سے بدل جائیگی کہ جسپر گناہ نکیا گیا ہو اور کشادہ ہو جائیگی اور
کوئی پتا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گھانس روے زمین پر نہ رہیگی مثل اسکی
کہ جسطرح پہلی زمین کو بچھایا تہا وہی حالت زمین کی ہو جائیگی اور حق تعالی عرش اپنا پانی پر
رکھیگا جسطرح اول مرتبہ رکہا تہا اور استقلال عرش بسبب عظمت خدا ظاہر ہوگا اوسوقت
خداوند جبار باواز بلند کہ جو کل آسمانون اور زمینوں تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ
آج کے دن بادشاہی کسکے لئے مخصوص ہی جب کوئی نہوگا تو خود جواب مین فرمائیگا
کہ خداے یگانہ قہار کیلئے ہی اور مینے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا
مین ہون خداوند یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر
نہین رکہتا ہون اور مینے اپنی دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین انہین اپنی مشیت سے
مار ڈالتا ہون اور مین انکو اپنی دست قدرت سے زندہ کرتا ہون پہر خداوند جبار اپنی
قدرت سے صور مین پہونکیگا اُسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کیطرف ہی
صدا نکلیگی پہر آسمانون مین کوئی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ زندہ ہو جائیگا اور جسطرح سے تہا
اوٹھ بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور دوزخ حاضر ہونگی
اور خلائق حساب کے لئے محشور ہوگی یہ کہکے حضرت اُسوقت بہت روئے

مطلب ۵۲ اتوان اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے پہلے

واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ ایمان لانا اُن سب مقدمات حشر کا
جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہی ضرور ہے اور پیروی بعض حکما اور متابعت
کفار کے سبب سے تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہی کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگون کو محشور کرے تو حکم فرمائیگا کہ منادی ندا کری
پس تمام جن و انس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پھر آسمان اول کو
اوتاریگا اور عقب مین لوگون کے رکھیگا پھر آسمان دوم کو اوتاریگا وہ آسمان اول سی
دو چند ہی اور اسی ترتیب سی تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون کو محیط کریگا پھر ایک ابر کو
ایک گروہ ملائکہ کے ساتھہ اوتاریگا اُسوقت منادی اس آیہ سی ندا کرے گا
یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا
لا تنفذون الا بسلطان یعنی ای گروہ جن و انس اگر ہو سکے تمسے کہ نفوذ کرو اور بھاگو تم
اقطار آسمان و زمین سی تو نفوذ کرو اور نفوذ نکر سکوگی مگر باعانت و قدرت خدا پس
حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچھا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ اُنکے اُسوقت کہان ہونگی حضرت نی فرمایا
کہ مقام انکا چند مقام ہائے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سی خوشبو ترہین اور بالائے
منبر ہائ نور ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے اور یہ حضرات خائف نہ
ہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑھا کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ جو کوئی لائے کوئی
حسنہ پس واسطے اُسکے بہتر اُسسے ہی اور یہ لوگ اوس روز کی فزع سی محفوظ ہین

پھر حضرت نے ارشاد فرمایا قسم خدا کی کہ حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام ہے
مراد ہی مطلب آٹھوان حشر وحوش کے بیان مین خدا فرماتا ہی وَاِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے
کہ حقتعالی وحوش کو محشور فرمائیگا تاکہ انہین وہ چیزین کرامت فرمای کہ جسکے یہ مستحق ہین
یعنی جو جو الم انہین دنیا مین پہونچے ہین اونکا عوض دی اور بعض وحوش کا بعض
وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اُس چیز کا کہ جسکے مستحق تھی
عوض ملیگا تو بعد اُسکے علما مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ
نعمت مین رہینگے اور احادیث معتبرہ مین طرق شیعہ وسُنّی سے منقول ہے
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگی مین براق پر
سوار ہونگا اور اخی صالح ناقۂ خدا پر سوار ہونگے کہ اونکی قوم نے اُسی پے کیا تھا
اور بیٹی میری فاطمہ ناقہ عضبا پر سوار ہونگے اور علی بن ابیطالب ایک ناقہ پر نا تھا ے
بہشت سی سوار ہونگے اور حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے
کہ اپنی لئے اچھی جانورونکی قربانیان کرو کہ صراط پر یہی تمہارے مرکب ہونگے اور مروی ہے
کہ غازیون نے دنیا مین جن گھوڑون پر سوار ہو کے جہاد کیا ہی وہی گھوڑے
بہشت مین اُنکے مرکب ہون گی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ بہشت مین
چہار پایہ نہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت یوسف کا
بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اسی باب مین حدیثین بکثرت وارد ہین

پس ظاہر آیات و اخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوے ہین انکی تدارک کے لئی وحوش بھی محشور ہونگے اور بعض حیوان بعض مصلحتون کے لئے زندہ کئی جائینگے اور بعضی حیوان مانند ناقہ صالح وغیرہ کہ جنکا ذکر ہوچکا ہی داخل بہشت ہونگے اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین کے ثواب و تعظیم مین داخل ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت انکی کہ محشور ہونگے اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہی سلئی اکثر متکلمین شیعہ مجمل لکھتی ہین اور باقی مکلفین کی باب مین مثل ملائکہ اور جن و شیاطین اختلاف نہین ہی یہ سب محشور ہونگی اور تمی ملائکہ داخل بہشت ہونگی اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ و نادر کہ جو ایمان لایا ہو جیسا کہ بعض روایات سی ظاہر ہوتا ہی اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ مثاب ہونگے لکن اسباب مین اختلاف ہے کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف مین رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہی کہ داخل بہشت ہونگے اور درجات انکی درجات بنی آدم سے پست تر ہونگی اور بعض علما فرماتے ہین کہ ثواب انکا اعراف مین حاصل ہوگا **مطلب نوان** حشر اطفال و مجانین وغیرہ کے بیان مین حق الیقین مین لکھا ہی اس باب مین اختلاف نہین ہی کہ اطفال مومنین اپنی پدرونکے ساتھ بہشت مین جائینگے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ہمارے شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتے ہین اور انہین انکے پدرون کو قیامت مین بطور ہدیہ عنایت فرمائینگی اور ابن بابویہ نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل اطفال

مومنین سے مرتا ہی تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہی کہ فلان پسر فلان مرگیا اگر باپ
یا مان یا عزیز مومن اُس لڑکے کا مرگیا ہی تو اُس لڑکیکو اُسسے دیتے ہین تاکہ بچی کو غذا دی
دالا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتے ہین کہ حضرت اُسی غذا پہونچاتی ہین یہانتک
کہ باپ یا مان یا عزیز مومن اُسکا مرے اُسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اُس
بچی کو اُنسے دیدیتی ہین اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی
کہ حقتعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم وسارا کو دیتا ہی اور اُس بچی کو یہ دونون بزرگوار
اُس درخت سے کہ جو بہشت ہین ہین غذا پہونچاتے ہین اور وہ درخت مثل پستانہای
گاؤ پستان رکہتا ہی اور قصر مروارید مین بروز قیامت ان بچون کو لباس عمدہ پہنائینگی
اور خوشبو کرکے بطور ہدیہ انکی پدرونکو دینگے پس یہ بچے اپنے پدرونکے ساتھ بہشت مین
بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کے پس حضرت نے یہ آیہ پڑھا
والذین امنوا واتبعتہم ذریتہم الخ آخوند ملا محمد باقر مجلسی رح فرماتے ہین ممکن ہے
کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو
حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو عنایت کرین اور پہلے حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین
اور بعد اسکے حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو عنایت کرین اور اطفال کفار کی
نسبت مسلمین مین اختلاف ہی مگر علمای شیعہ مین اختلاف نہین ہی علمای امامیہ
فرماتے ہین کہ اطفال کفار بھی داخل جہنم نہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف
ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ حقتعالی قیامت مین

اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اُس تکلیف کی جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور
جو عاصی ہوگا عقاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون کے بکثرت حدیثین وارد
ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جب
قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسرے
وہ شخص کہ جو ایام جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت اُس زمانہ کو کہتی ہین کہ جو زمانہ ایک
پیغمبر کی بعثت سی دوسرے پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہے پس ایام جاہلیت مین بسبب
غلبہ اہل ضلالت جن اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگے یا وہ شخص کہ
ابتدائے بعثت مین دین حق کو نہ سمجھتا ہو اور اُسپر حجت قائم نہوئی ہو تیسرے احمق کہ جو
حق و باطل مین تمیز نکر سکے اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچہ نہ سمجھتا ہو اور مکلف نہو
اور مادر زاد گونگا اور بہرا پس انمین سی ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو
مبعوث فرمائیگا اور ایک آگ انکے لئے روشن ہوگی اور اِن لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا کہ پروردگار
تمہارا حکم فرماتا ہی کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اُس آگ مین داخل ہوگا اُسپر
وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو کہ حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا **مطلب دسع ان**
میزان اور حساب اور سوال اور ردِ مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی
حق الیقین مین مذکور ہی خلاصہ اُن مضامین اور احادیث کا یہ ہی کہ درمیان مسلمانونکے
حقیقت میزان مین اختلاف نہین ہے اور قرآن مجید مین تصریح اسکی اکثر
مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورہ اعراف مین خداوند عالم فرماتا ہے

وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِینُهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِینُهُ فَاُولٰئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جس کسیکی سنگین ہو ترازو وہ رستگار ہی اور جس کسیکی سبک ہو ترازو پس یہ ہین وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکے کہ تھی ہماری آیات پر ستم کرنیوالی اور سورۂ مومن مین بھی اسی مضمون کو قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورۂ قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اسکا بالکلیہ کفر ہی لیکن اُسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسرین اور متکلمین شیعہ و سنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوند عالم قیامت مین ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی اور بندونکے اعمال اوسمین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سئیات کو دوسرے پلہ مین رکھیگا اور علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان انکا مجملاً واجب ہی اور آیات متعددہ مین وارد ہوا ہی کہ خدا سریع الحساب ہی اور اسرع الحاسبین ہی اور حقتعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میری طرف ہی بازگشت کل مخلوق کی اور مجہپر ہے حساب انکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب خلائق ایک چشم زدن مین فرمائیگا اور

دوسرے روایت مین وارد ہی کہ جتنی دیر مین ایک گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہے
اتنی دیر مین حقتعالیٰ حساب خلائق سے فارغ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
منقول ہی کہ خدا کو حساب ایک شخص کا دوسرے کے حساب کی ورسے مشغول و معطل
نہین کرتا جسطرح کہ اُسکو روزی دینا ایک کا دوسرے کی روزی دینے سے مشغول
و معطل نہین کرتا اور ابن بابویہ نے رسالہ عقائد مین لکھا ہی کہ اعتقاد میرا حساب اور
میزان مین یہ ہی کہ یہ سب حق ہین اور بعض کیطرف خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعض کو
انبیا اور اوصیا پر چھوڑ دیتا ہی لیکن انبیا اور ائمہ کا حساب خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر انکے اوصیا کا
حساب کرتا ہی اور اوصیا امتونکے حساب کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا
گواہ ہی اور سب رسول اپنے اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین اور کلینی نے
حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اہل شرک کے لئے ترازوین
نصب نہین ہوتین اور دیوان اعمال نہین کھولی جاتے انکو فوج فوج جہنم مین لیجائینگے
اور نصب ہونا میزان کا اور نشر اور دیوان اعمال کا کھلنا اہل اسلام کے لئے ہی اور علی بن ابراہیم
اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ بندہ اپنی جگہ سے خدا کے سامنے سے دو قدم حرکت نکریگا تا اینکہ اُس سے چار خصلتونکا
سوال کیا جائیگا ایک تو اُسکی عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسرے اُسکے جسد کا اور
جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسرے اُسکے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس
چیز مین خرچ کیا ہی چوتھے اہلبیت کی محبت کا اور ابن بابویہ روایت کرتے ہین

کہ اُس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو دو بندہٗ مومن کو
حساب کے لئے کھڑا کرینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سی ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا
غنی فقیر کہیگا پروردگارا تونے مجھی کسلیئے کھڑا یا ہی قسم مجکو تیری عزت کی کہ تو جانتا ہے
کہ تونے مجھی کوئی حکومت و ولایت نہین دی تھی کہ مین اُس ولایت مین عدالت
کرتا اور مجکو تونے مال بھی زیادہ ندیا تھا کہ حق تیرا اُسمین واجب ہوتا کہ مینے وہ حق دیا
یا ندیا اور تونے مجھی میری روزی بھی بقدر میری کفایت کی عنایت کی تھی پس خداوند جلیل
فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہی اسے چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور غنی عرصہ محشر مین اسقدر
کھڑا رہیگا کہ اُسے اس مقدار مین پسینہ جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین تو وہ پسینہ
اُنکے لئے کافی ہو بعد اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھی کس چیز نے قید کیا تھا
غنی جواب دیگا طول حساب نے کہ ایک چیز بعد دوسری چیز کے تقصیرات سے
ظاہر ہوتی تھی اور خدا اُس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالیٰ نے مجکو اپنی
رحمت سے گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہے فقیر جواب دیگا کہ مین وہی فقیر ہون جو
محشر مین تیرے ساتھ حاضر تھا غنی کہیگا کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہی کہ مینے
تجھے نہ پہچانا اور کئی سند دلنشین منقول ہی کہ جسکا بندے سے پہلے سوال کیا جائیگا محبت اہلبیت
علیہم السلام ہی اور شیخ طوسی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ
حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہمارے شیعون کے
حساب پر معین فرمائیگا پس اُنھون نے جو گناہ خدا کے کئے ہونگے ہم خدا سے

سوال کرینگے کہ ہماری خاطر سے بخشدی اور جو کچھ حق ہمارا انپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے
حضرت نے یہہ آیہ پڑہا اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ اور عیاشی نے
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر مین
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ارشاد فرمایا یعنی کان سی سوال
کرینگے اون چیزونکا کہ جو کانون سے سنی ہین اور آنکھہ سی اُن چیزون کا کہ جو اُس آنکھہ نے
دیکھی ہین اور دل سے اُن چیزونکا کہ دل نے جن چیزونکا اعتقاد کیا ہی اور کلینی اور برقی
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندۂ مومن سے
اُسکا حساب نکیا جائیگا وہ کہانا جو کہاوی اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ
کہ جسکے یہ شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ کے اپنے نفس کی حفاظت فعل
حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے
جس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا لوگونکو قبرونسے
عریان اور پابرہنہ اور بے ریش اور بے عیب مثل روز تولد ایک صحرا مین محشور
فرمائیگا اور ملائکہ اونکو لیجائینگے یہانتک کہ عقبۂ محشر مین کھڑی ہون اور لوگ ازدحام
کرینگے اور ایک دوسرے کی کندھی پر سوار ہونگے اور ملائکہ انہین اوس عقبہ سی آگی نہ بڑھنے
دینگے پہر سانس ان سب کی چڑھنے لگی اور پسینا انکا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ و
گریہ انکا بلند ہوگا یہ پہلا ہول ہی احوال روز قیامت سے پس ایک فرشتہ خدا
آواز دیگا کہ سب سنین گے بعد اسکے آوازین انکی پست اور آنکھین خاشع ہوگی

اور بدن انکے لرزنے لگین گے اور دل انکے خوفناک ہونگے اور یہ لوگ اپنے سرونکو اوس آواز کیطرف بلند کرینگے پھر خداوند حاکم عادل انکو آواز دیگا کہ مین ہون وہ خدا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین کرتا اور آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حقِ ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگونکے مظلمی حسنات اور سئیات سے بدلتا ہون اور مظلومونکے عفو کرنے پر ثواب عطا کرتا ہون اور آج اس عقبہ سے کوئی ظالم کہ اوسکی ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائیگا مگر یہ کہ مظلوم اوس مظلمہ کو بخشدے اور مین اوس مظلوم کو اس مظلمہ بخشنے کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین ایک دوسرے کا دامن گیر ہو اور جسنے دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سے اپنا مظلمہ طلب کرے مین تمہارا گواہ ہون اور میری گواہی کافی ہی اوسوقت مظلوم دوڑین گے اور ظالمونکو پیدا کرینگے اور مدت دراز تک یہ سب اوسی کیفیت مین رہینگے پھر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر ہوگا اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکے منھ تک آئیگا اور فریاد و فغان برپا ہوگی اور اکثر مظلوم یہ آرزو کرینگے کہ اپنے مظالم سے درگذر کرین اور اس عقبہ سے نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ خاموش رہو اور اپنے پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی اگر تم چاہتی ہو کہ اس عقبہ سے نجات ملے تو ایک دوسری کے مظلمی کو بخشدو اور اگر نہین بخشتے تو مین تمسے تمہارے مظلونکا مطالبہ کرتا ہون پس اکثر مظلوم شاد ہونگے اور

باین امید کہ اس شدت سی نجات پائین اپنے مظلمے بخشدینگی اور بعض مظلوم
کہینگے کہ پروردگارا ہماری مظلمی اس سے عظیم ترہین کہ ہم اونہین بخشدین اوسوقت
رضوان خازن بہشت کو آواز آئیگی کہ ایک قصر نقرہ قصرہاے جنت الفردوس سے
بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ و حور العین و غلمان سی آراستہ کرکے مظلومون کو
دکہا پس ایک منادی خدا کیطرف سی ندا کریگا کہ ای گروہ خلائق سر بلند کرو اور
اس قصر کو دیکہو جب لوگ نظر کرینگے تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش یہ قصر مجہی
عطا کیا جای اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا
مظلمہ بخشدی پس بعض اشخاص اپنی مظلمی عفو کردینگے اور اُس عقبہ سی نجات پائینگے
مگر کچہ لوگ باقی رہجائینگے کہ وہ عفو نکرینگے پہر حق تعالی فرمائیگا کہ میری بہشت مین
وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکے ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ
وقت حساب اوس سے لیا جاے ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پہر
ان سبکو راہ دیجائیگی تاکہ عرصۂ حساب مین نزدیک عرش الہی حاضر ہون
اوسوقت دیوان کہولے جائینگے اور ترازوین نصب ہونگی اور پیغمبر اور ہر ایک
امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انہین امر الہی پر توقف کا سبب کیا ہے
اور بیان کریگا کہ انہین خدا سی کس شی کی طلب ہی بعد اسکے ایک مرد قریش نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سی مظلمی کا مطالبہ ہو تو
وہ مومن اوس کافر سی کس چیز کا خواہان ہوگا حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سے ہوگا

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم کے گناہ موافق اوس مظلمہ کے اندازہ کئے
جاینگے اور اُس کافر کو بسبب اوس مظلمے یا بسبب اُس گناہ مسلم کی زیادہ تر
عذاب کیا جائیگا سائل نے عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی دوسرے مسلم پر ہو تو
اوس مسلم سے وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ حسنات ظالم سے بقدر
حق مظلوم حسنات لئے جاینگے اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کئے جاینگے سائل نے
پوچھا کہ اگر ظالم حسنات نہ رکھتا ہو تو کیا کرینگے حضرت نے فرمایا گناہان مظلوم موافق
اُس مظلمہ کے لیکر گناہان ظالم پر بڑہاے جاینگے مؤلف کہتا ہے کہ آیات واخبار سے
حقیت اصل حساب و سوال بروز قیامت متیقن اور معلوم ہے مگر خصوصیت
انکی کہ آیا کس شخص سے سوال کرینگے اور کسکو بیحساب بہشت یا جہنم مین لیجائینگے
متیقن نہین ہے اور یہ بھی معلوم نہین ہے کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا
اسواسطے کہ اخبار اس باب مین مختلف ہین اور اعتقاد اجمالی کافی ہے اور
جاننا چاہئے کہ عریان محشور ہونے اور لباس پہنے ہوے مبعوث ہونیکے باب مین
مختلف حدیثین وارد ہین بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ عریان محشور ہونگے
چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے اور بعض احادیث مین
وارد ہے کہ کفن پہنے ہوے محشور ہونگے **مطلب گیارھوان سوال انبیا اور**
شہادت شہدا اور نامون کو داہنے اور بائین ہاتھہ مین دینے اور بعض کیفیت
ہول قیامت کے بیان مین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے
ھٰذا یوم ینفع الصادقین صدقھم یعنی یہ وہ روز ہی کہ نفع دیتی ہی سچ کہنے والونکو
راست گوئی اونکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا
تو لوگ حساب کے لئی حاضر ہونگے اور ہولہاے قیامت مین وارد ہونگی اور
عرصہ حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگے پس ان سبکو قریب عرش خداکی
ٹھہرائینگے اور خدا انسے خطاب فرمائیگا جو شخص کہ پہلے طلب ہوگا اُسی طرح کی
آوازسے طلب کرینگے کہ وہ آواز تمام خلائق سنے اور جنھین کہ پہلے طلب کیا جائیگا وہ
محمد بن عبداللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگے اور وہ عرش خداکی داہنی طرف کھڑے ہونگے پھر
علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو بلائینگے اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائین طرف
کھڑے ہونگے بعد اسکے سب ائمہ مع کل امت آئینگی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی
بائین طرف کھڑے ہونگی پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کے اول انبیا سی آخر انبیا تک
آئینگے اور عرش کی بائین طرف کھڑے ہونگی پس پہلے سوال کے لئی قلم طلب ہوگا
وہ آئیگا اور بصورت انسان عرش خدا کے برابر کھڑا ہوگا پھر خدا اوس سی سوال کریگا
کہ جو کچھ مین نے تجکو وحی سے الہام کیا تھا اوسی تونے تحریر کیا قلم کہیگا ہان اے پروردگار
میرے تو جانتا ہی کہ مینے لکھا جو کچھ تو نے حکم فرمایا خدا ارشاد کریگا کہ تیری اس بات کی کون
گواہی دیگا قلم کہیگا پروردگار کوئی مخلوق تیرے راز پر سوا تیرے مطلع نہین ہوسکتا تھا
خدا فرمائیگا کہ تونے اپنی حجت تمام کی پھر لوح کو طلب کریگا اور اسیطرح سوال فرمائیگا

لوح عرض کریگی کہ ہان پروردگارا جو کچھ قلم نے مجھپر تحریر کیا تھا اوسکو مینے اسرافیل کو
پہونچادیا پہر اسرافیل بلائے جائینگے وہ بصورت آدمی آئینگے اور قلم ولوح کی پاس
کھڑے ہونگے بعد اسکے پہر خدا فرمائیگا کہ لوح نے جو کچھ کہ قلم نے اوسپر وحی سی
تحریر کیا تہا وہ اوسنے تجھی پہونچادیا اسرافیل جواب دینگے ہان پروردگارا مین نے
اوسی جبرئیل کو پہونچایا اوسوقت جبرئیل بلائے جائینگے وہ آئینگے اور پہلوی اسرافیل مین
کھڑے ہونگے پہر خدا فرمائیگا کہ آیا اسرافیل نے جو کچھ اوسی پہونچا تہا وہ تجھی پہونچایا وہ
عرض کرینگے ہان پروردگار امینے اوسے سب تیری پیغمبرون کو جو کچھ تیرا حکم مجھی پہونچا
تہا پہونچادیا اور ادای رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سی کردی اور جمیع وحیین اور
حکمتین اور کتابین تیری اُنکو پہونچادین اور آخر مین جسپر رسالت و وحی اور حکمت
و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا محمد بن عبد اللہ قرشی عربی تھی کہ وہ تیرے حبیب ہین
بعد اسکے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلے
جتنے فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
خدا اونہین اپنی عرش کے قریب جگہہ دیگا اور اوس روز کسیکے قرب و منزلت خدا کے
نزدیک مثل اونکے نہو گی پہر خدا اونسے خطاب فرمائیگا کہ آیا جبرئیل نے تمکو جو کچھ مینے
وحی کی تہی اور جو کچھ تمہارے پاس کتاب و حکمت و علم سے بہجا تہا پہونچایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ہان ای پروردگار میرے جبرئیل نے یہ سب چیزین مجھی پہونچائین
بعد اسکے حقتعالی محمد مصطفی سے ارشاد کریگا آیا وہ امور کہ جو تمہین جبرئیل نے پہونچای تھے

تمنے اپنی امت کو پہونچا دیے حضرت کہینگے ہان پروردگار اینے اپنی امت کو پہونچا
دی اور مینے تیری راہ مین جہاد کیا پہر حق تعالی فرمائیگا کہ تیری ان امور کی کون
گواہی دیگا حضرت کہینگے پروردگار تو میری تبلیغ رسالت کا شاہد ہی اور ملائکہ تیرے
اور میری امت کے بندگان نیک گواہ ہین لیکن میرے لئے تیری گواہی کافی ہی
پہر ملائکہ بلائے جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگے پہر امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب کیجائینگے اور ان سب سی سوال کیا جائیگا کہ آیا
محمدؐ نے تمکو رسالت میری پہونچائی اور کتاب اور حکمت اور علم میرا تمہین تعلیم کیا
وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور کتاب اور تعلیم حکمت وعلم کی گواہی دینگے
پہر خدا فرمائیگا ای محمد مصطفے آیا تمنے بعد اپنی اپنی امت مین کسیکو اپنا خلیفہ اور
جانشین کیا تہا کہ میری حکمت وعلم سی قیام باحکام کرے اور میری کتاب کا مفسر ہو
اور جن امور مین بعد تمہارے تمہاری امت مین اختلاف ہو اوسی بیان کردے
اور زمین پر میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے اے
پروردگار مینے اپنی امت مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو کہ بہائی میرا اور وزیر
میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت کا تہا خلیفہ کیا اور مینے اوسے اپنی حیات مین
اپنی امت کے لئے نصب کیا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور مینے اطاعت علی کے لئے
اپنی امت کو مامور کیا اور علی کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور اونکا امام قرار دیا تا
کہ میرے امت تا روز قیامت علی کی متابعت کرے بعد اسکے علیؑ ابن ابیطالب کو

بلائینگے اور اونسے پوچھینگے کہ آیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہین وصیت کی تھی
اور اپنی امت پر تمہین اپنا خلیفہ کر دیا تھا اور اپنی حیات مین تمہین نصب کیا تھا
کہ تم نشانہ راہ ہدایت ہو اور بعد اونکی وفات کی اونکے قائم مقام ہو اوسوقت
جناب امیر علیہ السلام کہینگے ہان ای پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجہی وصیت کی
تہی اور مجہکو اپنی امت مین خلیفہ کیا تہا اور جب تو نے محمد صلعم کو اپنی پاس بلایا تو
اونکی امت نے میری خلافت کا انکار کیا اور مجہہ سے مکر کیا او مجہکو ضعیف کیا اور
نزدیک تہا کہ مجہی قتل کرین اور مجہی ترک کرکے اوس شخص کو اختیار کیا کہ جسے
کسی قسم کا استحقاق خلافت نہ تہا اور میری بات نہ سنی اور میرے حکم کی اطاعت
نکی بعد اسکے مینے تیرے فرمانے سی امت بد سی قتال اختیار کیا یہانتک کہ اشقیاء امت نے
مجہکو قتل کیا بعد اسکے علی علیہ السلام سے خدا فرمائیگا آیا بعد اپنے امت محمد مین
تمنے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چہوڑا تاکہ وہ لوگون کو میرے دین کیطرف
ہدایت کرے اور میری راہ رضا کیطرف طلب کرے علی علیہ السلام عرض کرینگے
ہان ای پروردگار میرے مینی حسن اپنی پسر کو کہ وہ تیرے پیغمبر کا نواسا تہا اوسی
اپنا وصی کیا تہا اوسوقت امام حسن کو بلائینگے اور وہی سوال کرینگے کہ علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے کیا تہا اسیطرح ایک امام بعد ایک امام کے طلب کیا جائیگا اور
حجت اونکی اسکے اہل زمانہ پر تمام کیجائیگی پہر حقتعالے عذر انکا قبول فرمائیگا اور حجت
اونکی جائز رکھیگا اوسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہی کہ سچونکو سچ کہنا نفع بخشتا ہی

اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب روز قیامت
ہوگا تو ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگے اور کہینگے اس نامہ کو پڑھ بعد اسکے حق تعالی
اوسکے دل مین جمیع افعال کہ جو اسنے زندگی مین کئے ہین مثل نگاہ کرنے اور بات
کہنے اور قدم اوٹھانیکے اسطرح القا فرمائیگا کہ اس شخص کو وہ افعال اس نہج پر معلوم
ہونگے کہ جیسے ابھی کئے ہین اوسوقت یہ شخص کہیگا وای ہو مجہپر اس نامہ نے
کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہین چہوڑا مگر یہ کہ سب گناہون کو شمار کر لیا مولف
کہتا ہے کتاب مذکور مین گواہی دینا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت مین جانیکا
داہنے ہاتھ مین دینا اور دوزخ مین جانیکا بائین ہاتھ مین دینا نہایت بسط سے
لکھا ہے بلحاظ اختصار ترک کیا گیا **مطلب بارھوان۔** وسیلہ اور لوای حمد اور
حوض کوثر اور شفاعت اور کل منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و اہلبیت
علیہم السلام کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث شیعہ و سنی کی
ان سب چیزونکے باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور ضروریات دین سے ہین
اور ایمان لانا ان سب پر واجب ہے خصوصاً حوض کوثر اور شفاعت کبری پر ایمان لانا
ضرور و لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا جسوقت خدا سے میرے لیے
سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو اصحاب نے پوچھا وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نے
فرمایا بہشت مین میرے لئے ایک درجہ ہے کہ وہ ہزار پایہ رکہتا ہے اور ایک پایہ سے

دوسرے پایہ تک اتنی مسافت ہی کہ اوس مسافت کو اسپ عربی نجیب
ایک مہینہ مین تیزروی سے طی کرے اور بعض پایہ اوسکے زبرجد کے ہین اور بعض
موتی کے ہین اور بعض جواہرہاے قسم دیگر کے ہین اور بعض سونیکے اور بعض چاندی کے
اور بعض عود اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کے اور بعض نور کی ہین پس فردقیامت
اوس وسیلہ کو لائینگے اور سب پیغمبرونکی درجونکے پاس نصب کرینگے اور وہ اون درجون مین
ممتاز ہوگا جسطرح کہ چاند ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید
اور کوئی صدیق باقی نہ رہیگا مگر یہ کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئے یہ درجہ ہے
پس ایک منادی سب پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور مومنون کوندا کریگا
کہ آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی بعد اسکے حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ مین
اوس روز پوشاک نور پہنے ہونگا اور تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت میرے
سر پر ہوگا اور علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے آگے آگے چلین گے اور لوا اور
علم میرا اونکے ہاتھہ مین ہوگا اور وہ لوای حمد ہی اور اوس لوا پر لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ المفلحون ہم الفائزون باللہ جسوقت مین اور علی پیغمبرونکی طرف سی
گذرینگے تو پیغمبر کہینگے کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ ہم انہین نہین پہچانتے ہین اور ملائکہ
کیطرف سے گذرینگے تو وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر
جاونگا اور بعد میرے علی منبر پر آئینگے جب مین منبر کے درجۂ اعلی پر پہونچونگا
تو علی ایک پایہ مجھسے پست تر کھڑے ہونگے اور علم میرا اونکی ہاتھہ مین ہوگا پہر جمیع

پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند کرینگے اور ہماری طرف دیکھینگے اور کہینگے
خوشا حال ان دونون بندونکا کہ یہ دونون خدا کے نزدیک کسقدر گرامی اور مکرم
ہین پس ایک منادی خدا کیطرف سے ندا کریگا کہ جسے سب پیغمبر اور خلائق سنین
کہ یہ حبیب میرا ہی محمدؐ اور یہ دلی میرا ہی علی بن ابیطالب علیہما السلام خوشا حال اوس
شخص کا جو اسے دوست رکھے اور وای اوس شخص پر جو اسے دشمن رکھے اور اوسپر
افترا کرے پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اوس روز قیامت میں
کوئی شخص باقی نہ رہیگا کہ اے علی تمکو دوست رکھتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور اس
بدلے سے منھ اوسکا سفید اور دل اوسکا شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگونمین سے
باقی نہ رہیگا کہ جسنے تمسے دشمنی کی ہو یا تمسے جدال کیا ہو یا تمہاری امامت کا انکار
کیا ہو مگر یہ کہ منھ اوسکا سیاہ ہوگا اور پاون اوسکے کانپینگے اس حالت مین دو ملک
جانب خدا سے میری طرف آئینگے ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک
خازن جہنم پھر رضوان میرے پاس آئیگا اور مجھے سلام کریگا اور کہیگا السلام علیک
یا رسول اللہ مین اوسکے سلام کا جواب دونگا اور کہونگا ای ملک خوشبو و خوش رو
اور گرامی مرتبہ اپنے پروردگار کے نزدیک تو کون ہی وہ عرض کریگا کہ مین رضوان
خازن بہشت ہون مجکو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہی کہ مین آپکی خدمت مین
بہشت کی کنجیان حاضر کرون ای محمد مصطفی اسے لیجئے مین کہونگا مینے اپنے پروردگار
کیطرف سے قبول کیا اور مین اس نعمت پر حمد خدا کرتا ہون کہ اوسنے عنایت فرمائی

ان کنجیونکو میری بہائی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا بعد اسکے میرے پاس مالک خازن جہنم آئیگا اور کہیگا السلام علیك یا حبیب اللہ مین کہونگا علیك السلام ای ملک کسقدر منکر ہی دیکہنا تیرا اور قبیح ہی مونہہ تیرا تو کون ہی وہ عرض کریگا مین مالک خازن جہنم ہون مجکو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہی کہ مین کلید ہای جہنم آپکی خدمت مین حاضر کرون مین کہونگا کہ مینے اپنی پروردگار سے یہ عطیہ قبول کیا اور اوسکے لئی حمد و ستایش مخصوص ہی بسبب اسکے کہ اوسنے مجھی اپنی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اوس نعمت کی وجہ سے اورون پر مجکو فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیونکو میرے بہائی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پہر جائیگا بعد اسکے علی علیہ السلام مع کلید ہای بہشت و جہنم آئینگے یہانتک کہ منتہائے جہنم پر بیٹھین گے اور مہار اوسکی ہاتہہ مین لینگے جسوقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہوگی اور شرارے اوسکی بلند ہونگی جہنم آواز دیگا کہ یا علی علیہ السلام آپ تشریف لیجائیے کہ آپکا نور میری زبانی کو بجہاے دیتا ہی علی علیہ السلام کہینگے کہ اسے چہوڑ دی کہ یہ میرا دوست ہی اور اسی لیلے کہ یہ میرا دشمن ہی پس اوس روز جہنم غلام سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کی کریگا اگر علی چاہیگا اوسکو اپنی دہنی طرف لیجائیگا اور اگر چاہیگا بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہی اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے

روایت کی ہی کہ جب قیامت ہو گی تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کو بلائینگے اور ایک
حلہ گلرنگ اونہین پہنائینگے اور اونہین عرش کے دہنی طرف مقیم کرینگے پہر حضرت
ابراہیمؑ کو بلائینگے اور انہین ایک حلہ سفید پہنائین گی اور عرش کی بائین طرف ٹہرائینگے
پہر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے اور اونہین ایک حلۂ گلرنگ پہنائین گے
اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جگہ دین گی پہر حضرت اسمعیلؑ کو
طلب کرینگے اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور اونہین حضرت ابراہیم کے
بائین طرف جگہ دین گے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگے اور ایک حلہ
گلرنگ پہنائین گے اور اونہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگے
پہر حضرت امام حسینؑ کو طلب کرینگے اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف
جگہ دین گے اور اسیطرح سب ائمہ علیہم السلام کو طلب کرینگے اور حلہ ہای گلرنگ
پہنائین گے اور ہر ایک کو ترتیب جگہ دینگے پہر انکے شیعونکو طلب کرینگے اور انکی ائمہ کے
سامنے متوقف کرینگے پہر حضرت فاطمہ علیہا السلام اور سب عورتین اونکی اولاد مین سے
اور اونکے شیعو نمین سی طلب ہونگے اور سب بے حساب داخل بہشت ہونگے
پہر منادی خدا کیطرف سے عرش پر اور افق اعلیٰ سے آواز دیگا خوب پدر ہی پدر تیرا
یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں و خوب بہائی ہی بہائی تیرا اور وہ علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہی اور خوب دونون نواسی ہین تیری حسن اور حسین علیہما السلام اور خوب جنین ہی
جنین تیرا کہ شکم فاطمہؑ مین شہید ہوا اور وہ محسنؑ ہی اور خوب امام ہین امام ہدایت کنندہ

تیری ذریت سی فلان اور فلان اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائم علیہم السلام نام لے گا
اور خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب ائمہ ہین بعد تیرے بہ تحقیق کہ محمد اور وصی محمدؐ اور محمدؐ کے
نواسے اور کل ائمہ ذریت محمدؐ سے فائز اور رستگار ہین پس حکم کریگا کہ سبکو بہشت مین
لیجاوین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوے آتش جہنم سے اور داخل کیا جاے
بہشت مین پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سے اور امالی و خصال مین ابن عباس سے
روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس شادان و خوشحال
آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ خداوند علی اعلی آپکو اور علیؑ کو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ محمدؐ میرا
پیغمبر رحمت ہی اور علیؑ میرا برپا دارندہ حجت ہی مین اوس شخص کو معذب نکرونگا کہ جو علیؑ سے
دوستی رکہتا ہو اگرچہ اوسنے میری معصیت کی ہو اور اوس شخص پر رحم نکرونگا کہ جسنی
علیؑ سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ بطور خود عبادت کرے پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت لواء حمد لئے ہوے میرے پاس آئینگے اور لواء
حمد ستر شقہ رکہتا ہی کہ ہر شقہ آفتاب اور ماہتاب سی وسیع تر ہے اور مین ایک کرسی پر
کرسی ہای رضوان اور ایک منبر پر منبر ہاے قدس و خوشنودی خدا کے بیٹھا ہونگا پس
مین اوس علم کو لونگا اور علی بن ابیطالب کو دونگا یہ سنکے ایک شخص حضرت کے
سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ کسطرح سی علیؑ کو اوسکی اوٹہانیکی طاقت ہوگی کہ اوس
علم کے ستر شقہ ہونگے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب سے بزرگتر ہوگا حضرت مغضب
ہوے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا علیؑ کو مثل قوت جبرئیل کے

طاقت کرامت فرمائیگا اور مثل نور آدمؑ کے نور اور مثل حلم رضوان کی حلم اور مثل
جمال یوسفؑ کے جمال اور قریب صدای داؤدؑ کے آواز عنایت کریگا اور اگر یہ نہوتا
کہ داؤدؑ خطیب اہل بہشت ہونگی تو ہر آئینہ علیؑ کو مثل اونکے آواز عطا کرتا اور علیؑ
اول ہی اون شخصونمین کہ جو اشخاص چشمہ سلسبیل اور زنجبیل سی سیراب ہونگے اور علیؑ کی
اور اوسکی شیعونکی خدا کی نزدیک وہ منزلت ہی کہ جو لوگ گذشتہ اور آیندہ ہین
اوس منزلت کی آرزو کرینگے **بیان حوض کوثر** حق الیقین مین مذکور ہی کہ احادیث
متواترہ مین طرق شیعہ و سنی سی یہ مضمون وارد ہوا ہی کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر مین
کوثر سی مراد حوض کوثر ہے اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ کوثر
بہشت مین ایک نہر ہے اور ابن عباس سی روایت کرتے ہین کہ جب سورۂ کوثر
نازل ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ منبر پر تشریف لے گئے اور حضرت نے یہ سورہ
لوگونکو سنایا جب منبر سے اوترے تو لوگون نے کہا یا رسول اللہ خدا نے کوثر جو آپکو
عطا کیا ہی وہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین شیر سے
سفید تر اور تیر سے راست تر اور اوسکے کنارے یاقوت اور موتی کے قبہ ہین
اوس نہر پر مرغ سبز کہ جو وارد ہوتے ہین گردنین اونکی مثل گردنہای شتران خراسانکی
ہین اصحاب نے عرض کی مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو
کہ مین تمہین اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ
فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کہائی اور اوس پانی مین سے پئے تو خوشنودی خدا پر فائز ہوگا

بیان شفاعت حق الیقین مین آخوند مجلسی تحریر فرماتے ہین یہ امر ضروری
اسلام سے ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع
امتونکی شفاعت فرمائینگے اور بعض تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہے
اور علماے امامیہ مین اس باب مین اختلاف نہین ہی کہ شفاعت فساق شیعہ
اثناعشریہ مین ہوگی اگرچہ اونہون نے گناہان کبیرہ کئی ہون اور شفاعت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص نہین ہی بلکہ فاطمہ زہرا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم
بہی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیعونکی شفاعت کرینگے
اور احادیث متعددہ سے ثابت ہوتا ہی کہ علما و صلحای شیعہ بہی شفاعت کرینگے اور
تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین مذکور ہی **مطلب تیرہواں** صراط کے بیانمین
حق الیقین مین مذکور ہے کہ صراط کے ہونیکا ایمان لانا لازم ہی اور صراط ایک پل ہے
کہ روے جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سے نہین گذرتا داخل بہشت
نہین ہوتا اور روایات معتبرہ شیعہ اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سے باریک تر
اور شمشیر سے برندہ تر اور آگ سے گرم تر ہے اور مومنان خاص بآسانی مانند برق
جہندہ صراط سے گزر جائینگے اور بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پائینگے
اور بعض اوسکے عقبات سے جہنم مین گرینگے اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم
دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب امیر المومنین علیہ السلام
اور حضرات ائمہ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے منحرف ہوا ہی یا اوسنے

باطل کیطرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہی تو اوسی عقبہ مین صراط آخرت پر اوسکے
پاؤن لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورۂ حمد مین انہین دونون
کیطرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے
کیفیت صراط پوچھی حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط دنیا
اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہی کہ طاعت اوسکی فرض و واجب ہی جسنے کہ اوسے
دنیا مین پہچانا اور اوسکی پیروی کی وہ شخص بے دغدغہ صراط آخرت سی گذر جائیگا اور
جسنے کہ اوسی دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کریگا اور جہنم مین گریگا
تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہے
کہ صراط مستقیم دنیا یہ ہی کہ حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکرے اور اونکی امامت مین
تقصیر نکرے اور دین حق پر مستقیم رہی اور باطل کیطرف خواہش نکرے اور صراط آخرت
مومنونکی راہ بہشت ہی مومنین اوس راہ بہشت سی جہنم وغیرہ کیطرف عدول نہین
کرتے اور شیخ نے مجالس مین انس سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب کرینگے نہ گذریگا اوس پر سے مگر وہ شخص
کہ نامۂ رخصتی رکھتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام لکھی ہوگی اور
قول خدا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُوْنَ سے یہ مراد ہے کہ ٹھرا رکھو انکو تحقیق کہ یہ سوال
کئے گئے ہین ولایت علی ابن ابیطالب ؑ سے اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب خدا جمیع خلائق کو

مبعوث کریگا تو ایک منادی پروردگار کیطرف سے زیر عرش خداند اکریگا گروہ خلائق
اپنی آنکھین بند کرو تاکہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کہ سیدہ
نساء العالمین ہی صراط سے گذری پس محمدؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور ائمہ طاہرین
کی سوا کہ یہ حضرات جناب سیدہ کے محرم ہین تمام خلایق اپنی آنکھین بند کرلین گے
اور جسوقت جناب سیدہ داخل بہشت ہونگی تو ایک جامہ آنحضرتؐ کا صراط پر پہنچا
ہوگا کہ ایک سرا اوسکا آنحضرتؐ کے دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سرا عرصات
قیامت مین رہیگا پس منادی پروردگار کیطرف سے ندا کریگا ای دوستان فاطمہ
علیہا السلام ہر ایک تم مین سے ایک ایک رشتہ رشتہ ہای جامہ سیدہ زنان عالمیان
تھام لے پس کوئی شخص دوستان جناب فاطمہ مین سے باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ ہر ایک
ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا یہانتک کہ تین ہزار گروہ سی
زیادہ اوس جامہ سے لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیونکا ہوگا اور بسبب
برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سے نجات پائین گے **مولف**
کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اوسیقدر عقبہ صراط پر احادیث سی
ثابت ہوتی ہین جسنے جس واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہی بروز حشر
اوس عقبہ پر روکا جائیگا اور وہ احادیث کہ جنمین تفصیل اسکے ہی بخیال انحصار نہین
لکھی گئی **مطلب چودھوان** حقیقت اور حقیت بہشت و دوزخ کی بیان مین
حق الیقین مین مذکور ہے جاننا چاہئے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانی کا جسطرح

کہ تصریح آیات واخبار متواترہ مین وارد ہوی واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سے ہی
اور جو شخص کہ مطلقاً بہشت ودوزخ کا انکار کرے مانند ملاحدہ یا بہشت دوزخ کی
تاویل کرے مانند فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر
ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینے حضرت امام رضا علیہ
السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش جہنم سے مجھی مطلع
فرمایئے کہ آیا اس زمانے مین پیدا ہو چکے ہین یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان پیدا
ہو چکے ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہوے
تھی اور حضرت نے جہنم کو بھی ملاحظہ فرمایا تہا مینے عرض کی ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت
ودوزخ مقدر ہوے ہین ابہی پیدا نہین ہوے حضرت نے فرمایا یہ لوگ ہمسے نہین ہین
جسوقت کوئی شخص بہشت ودوزخ کے پیدا ہونیکا انکار کرے تو وہ تکذیب حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اوسے ہماری ولایت سے
بہرہ نہین ہی وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ بہشت
ودوزخ کے ہونیکی یہ دلیل ہی کہ خدا فرماتا ہی عِندَ هَا جَنَّةُ الْمَاوٰی یعنی نزدیک سدرۃ المنتہیٰ
کہ ہے کہ وہ ماوای مومنان ہی اور سدرۃ المنتہیٰ آسمان ہفتم مین ہے اور بہشت بھی اوسی جگہ ہے
اور خصال مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ دو یہودی آئے اونہون نے
حضرت امیر المومنین سے چند سوال کئے اور اون سوالونمین یہ بھی پوچھا کہ بہشت
کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین ہی اور جہنم زمین مین ہے

اونھون نے پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین سات
دروازے ہین کہ ایک دوسرے کے موافق ہی اونھون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے
فرمایا کہ وہ بہشت کی آٹھ دروازے ہین اور ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین
حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اقرار کرے رجعت اور متعہ
اور حج تمتع کا اور ایمان لاوے معراج اور سوال قبر اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق
بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزاء اور حساب کا وہ مومن ہے
حقا اور ہم اہلبیت کی شیعہ مین سے ہی مطلب پندرھوان اون صفتونکے بیان مین کہ جو صفتین
آیات و اخبار مین بہشت کے لئے وارد ہوئی ہین اور اعتقاد انکا لازم ہی کتاب
حق الیقین مین مذکور ہی کہ جاننا چاہئے کہ بہشت دار بقا اور سلامتی ہے اور باجماع امت
بہشت مین موت نہین ہی اور بہشت مین اندھا ہونا اور بہرہ ہونا اور پیری اور بیماری
اور درد و آفت و مرض اور ہم و غم و الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی
نہین ہی اور جس شی کی نفس خواہش کرے اور آنکھین جس سے لذت اوٹھائین آدمی
کے لئے حاصل ہی اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اوسمین
بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور جدل نہین ہی اور جسکو جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے
وہ اوسپر راضی ہے اوسی زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما لکھتے ہین کہ صاحبان
مرتبہ اعلی ارباب مرتبہ ادنی کے دیکھنے کو آتے ہین اور ارباب مرتبہ ادنی صاحبان مرتبہ
اعلی کے دیکھنے کو نہین جاتے کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکی نظر مین پست ہو اور عیش انکا

منغص ہوا اور یہ امر ضرر نہین ہی اسواسطے کہ ممکن ہی کہ خدا انکو اپنے مرتبہ پر راضی رکہتا ہو
کہ آرزو اور خواہش مرتبہ اعلی کی نکرین اور اہل بہشت بول و غائط و کثافت سی بری ہین
بلکہ پسینہ بھی اہل بہشت کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس اور
استحاضہ و ولادت او بول و غایط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذموم
نہین رکہتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر مین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی
آفتاب اور ستارون سے نہین ہی اور ہمیشہ مانند اوس ہوا کے ہوا چلتی ہی کہ جو طلوع
صبح سے طلوع آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتے ہین
اور شراب دنیا مستی اور درد سر اور بول اور قی اور تلخی اور متلی رکہتی ہی اور لغو و فحش
اور گالیان اوسکے لوازمات سے ہین اور شراب بہشت ان ہا تو نمین سے کوئی بات
نہین رکہتی اور شراب دنیا کی لذت سے بمراتب زیادہ لذت رکہتی ہی اور منزلین بہشت کی
اکثر غرفے ہین اسواسطے کہ لذت نہرون اور پھولون اور سبزی کی سیر کے غرفون مین
بیشتر ہوتی ہی اور غرفہاے دنیا مین یہ عیب ہی کہ دشواری اور احتیاج اوترنیکی ہوتی ہے
اور اہل بہشت کو احتیاج اوترنیکی نہین ہی اگر چاہین تو باسانی اوتر آسکتے ہین اور مروی ہے
کہ بہشت کی نہرین زمین کے گڑہے مین نہین ہین بلکہ بلند ہوتی ہین اور جسطرح اہل بہشت
چاہتے ہین مکانون مین اور غرفون اور درختونکے نیچے جاری ہوتی ہین اور ابن بابویہ
رحمہ اللہ من لا یحضر اور امالی مین عبد اللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ
بن علی نے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ

وآلہ بیوپچا مین سنے اونسے وصف بناے بہشت پوچہا اونہون نے کہاکہ مینے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ
سونیکی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہو اور بجاے گاریکے مشک خالص صرف
کیا گیا ہی اور کنگرے اوس حصار کے یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کے ہین
مینے پوچہا کہ دروازے اوس حصار کے کس چیز کے ہین اونہون نے کہا کہ دروازے
اوسکے مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہی مینے کہا حلقہ اوس دروازے کا کس
چیز کا ہی کہا کہ باب الصبر چہوٹا ہی اور اوسمین ایک پٹ یاقوت سرخ کا ہی اور وہ حلقہ
نہین رکہتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہی اور وہ دومصرع یعنی دو پٹ رکہتا ہی
اور درمیان ان دونون پٹونکا پانسے برس کی راہ رکہتا ہی اور اس دروازی مین سے
ایک آواز آتی ہی کہ خداوندا میرے اہل کو میری طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ بات
کرتا ہی اونہون نے جواب دیا ہان خدا نے اوسکو گویا کیا ہی اور باب بلا یاقوت زرد کا ہی
اور اس دروازے مین ایک پٹ ہی اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازے سی داخل ہونگی
اور ایک دروازہ بزرگ ہی پس اوس دروازے سی خدا کے بندگان نیک کہ اہل زہد
وورع سے ہین داخل بہشت ہونگے اور وہ لوگ خدا کیطرف رغبت کرنیوالی اور
خدا سے انس رکہنے والے ہین جب داخل بہشت ہونگے تو کشتیونمین بیٹہکر آب صاف کے
دو نہرون مین سیر کرینگے اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جسچیز سی اُن کشتیونکو حرکت دینگے وہ موتی کی ہوگی
اور اُن کشتیون پر نور کی فرشتے بیٹہے ہونگے کہ پوشاکین اونکے سبز ہونگی مینے کہا کہ آیا

نور سبز سے سبز ہونگے اونہون نے بیان کیا کہ پوشاکین سبز ہونگے اور اونہین نور پروردگار
عالمیان کے نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کے دونون طرف سیر کرینگے مینے کہا اوس نہر کا
نام کیا ہی اونہون نے کہا جنۃ الماوی مینے کہا آیا درمیان اس بہشت کی کوئی اور بہشت ہے
اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور بہشتونکے وسط مین ہی اور حصار اوسکا یاقوت
سرخ کا ہی اور سنگریزی اوسکے موتیون کے ہین مینے کہا درمیان مین اوس بہشت کے
کوئی اور بہشت بھی ہی اونہون نے کہا ہان جنت الفردوس ہی اور حصار اوسکا نور سے ہے
اور غرفے اوسکے نور پروردگار عالمیان کے ہین اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ زنان اہل بہشت
آپسمین ہاتھہ پکڑکے ایسی آوازونسی گاتی ہین کہ مثل اونکی خلائق نے نہ سنی ہونگی وہ کہتی ہین
کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے ہم ہین اقامت کرنیوالے کہ ہرگز حرکت
نہین کرتے ہم ہین خیراتٌ حسان اور اپنے شوہرون کے دوست حورین جب
یہ باتین کہینگی تو زنان دنیا اونکے جوابمین کہینگی ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تمنے
نماز نہین پڑہی ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تمنے روزہ نہین رکھا اور ہم ہین
وضو کرنیوالے اور تمنے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنیوالے اور تمنے تصدق
نہین کیا اوسوقت زنان دنیا اونپر غالب ہوجائینگی اور ابن بابویہ ابن عباس سے
روایت کرتے ہین کہ حلقہ دروازۂ بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونیکے صفحو نپر
لٹکتا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی تو صدا دیتا ہی کہ یا علی اور علی بن ابراہیم سے روایت کی ہے
کہ نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقر سے پوچھا کہ اہل بہشت طعام کہاتی ہین

اور فضلہ نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہی حضرت نے فرمایا نظیر اسکی بچہ ہے
کہ شکم مادر مین جو کچہ نان اوسکی کھاتی ہی وہ بھی کھاتا ہی اور فضلہ نہین گرتا اور ابن بابویہ نے
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ بہشت مین ایک درخت ہی
کہ اوسکی چوٹی سے حلہ نکلتی ہین اور اوسکی جڑ سے گھوڑے مع زین و لگام یالدار نکلتے ہین
کہ لید اور پیشاب نہین کرتے اور دوستان خدا اونپر سوار ہوتے ہین اور وہ بہشت مین
اپنے راکب کی ساتہہ جس جگہہ منظور ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو انسے
پست تر ہین کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہی کہ
یہ تیرے بندے اس مرتبہ پر پہونچے ہین خدا فرماتا ہی کہ یہ راتون کو عبادت مین کھڑے
ہوتے تھے اور نہ سوتے تھے اور دنونکو روزہ رکہتے تھے اور کچہ نہ کھاتے تھے اور تیرے
دشمنونسے جہاد کرتے تھے اور ڈرتے تھے اور تصدق دیتے تھے اور بخل نکرتے تھے
اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے بسند کالصحیح روایت کی ہی
کہ طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے
دولت سرا مین ہی اور ہر شیعہ کے قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے
پہونچی ہی اور ہر پتہ اوسکا ایک امت پر سایہ کرتا ہی اور حضرت نے فرمایا کہ جناب
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتے تھے
عائشہ کو برا معلوم ہوا اوسنے کہا ان سے شوہر دار کی تم کیسے بوسہ لیتے ہو حضرت نے
فرمایا اے عائشہ شب معراج مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجکو درخت طوبی کے

قریب لیکئے اور اوسکا میوہ مجکو دیا مینے اوسے کہایا بعد اوسکے خدا نے اوس میوہ کو میری
پشت مین پانی کردیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہ سے مینے مقاربت کی اوسسے
فاطمہؑ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہؑ کے بوسے لیتا ہون تو مجھی سیدہ سے بو
درخت طوبیٰ کی معلوم ہوتی ہی اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ہر روز جمعہ مومنین پر بہشت مین
نعمات زیادہ ہوتے ہین اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اوسکا یہ ہی کہ راوی نے کہا
کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا ہون آپسے ایک امر دریافت کرون لیکن مجھی شرم
مانع ہے حضرت نے فرمایا سوال کر اوسنے کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بھی ہوگا حضرت نے
فرمایا بتحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائیگا کہ چلین
پس اوس درخت سے انواع واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اوس
خوبی کے ساتھہ کوئی ساز ونغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عوض ہے
اون لوگون کے لئے کہ جنھون نے دنیا مین خوف خدا سے غنا کا سننا ترک کیا تھا اور
ابن بابویہ نے خصال مین جابر سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان وزمین لکھا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور متعدد روایات مین
وارد ہوا ہے کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل ومیکائیل کئی
ہزار فرشتون سے بہشت مین حاضر ہوے خدا نے درخت طوبیٰ کو حکم فرمایا

که اوپر حلہ اور سندس اور استبرق اور مروارید اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کر

اور خدا نے گھر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے طوبیٰ کو عطا فرمایا اور علی بن ابیطالب

علیہ السلام کے دولت سرا مین قرار دیا اور کتاب اختصاص مین حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ داخل بہشت ہوے تم میری رحمت سے

اور نجات پائی تمنے آگ سی بسبب میرے عفو کے اور تقسیم کرو بہشت کو درمیان

اپنی موافق اپنے عمل کے اپنی عزت کی قسم ہی کہ تمکو نازل کرتا ہون مین دار خلود و دار

کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگے تو قد تمہارا مثل قد حضرت آدمؑ ہوگا کہ

وہ ساٹھہ ذراع تہا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰؑ کی جوانی کے ہوگی کہ وہ تینتیس

برس ہین اور زبان تمہاری مثل زبان محمد مصطفےٰ ہوگی یعنی لغت عربی اور بصورت

حضرت یوسفؑ حسن و جمال مین ہوگے اور نور تمہارے چہرون سے چمکےگا اور قلوب

تمہارے مثل حضرت ایوب کے ہونگی یعنی کینہ اور حسد سے بری ہونگی اور کتاب مذکور مین

مسطور ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی

زمین ہی اور بجاے خاک زعفران ہی اور جاروب سے جو کچھ جہاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر ہی

اور سنگریزے اوسکے در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید اور یاقوت کی ہین چنانچہ

خدا نے فرمایا ہی عَلٰی سُرُرٍ مَوْضُونَۃٍ یعنی موتی اور یاقوت کی بنی ہوئی کرسیون پر بیٹھے

ہونگی اور اون کرسیون پر حجلے بنے ہوگے اور وہ حجلے مروارید و یاقوت کے ہونگی لیکن

پر کے سے سبک تر اور حریر سے نرم تر اور اون کرسیون پر موافق ساٹھہ غرفونکی غرفہ ہاے

دنیاسے تلی اوپر فرش ہونگے اور یہی معنی ہین قول حق تعالی کے فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ
اور یہ جو فرماتا ہی کہ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ تو حضرت نی ارشاد کیا ارائک سی مراد
وہ کرسیان ہین کہ جن پر حجلہ نصب ہین اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بے نشیب زمین پر جاری ہین کہ برف
سے سفید تر اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر ہین اور مٹی نہر کی مشکِ
خوشبو ہی اور ریت اوسکی دُر و یاقوت ہی اور جس جگہ اور جس سمت کو دوست
خدا اپنی بہشت مین جاہتی ہین نہرین اور چشمی جاری ہو جاتی ہین اگر کوئی
اہل بہشت چاہے کہ تمام دنیا کے جن و انس کی دعوت کرے تو سبکو کھانا
اور پینا اور زیور اور حلہ ہائے بہشت کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سی بقدر ذرہ
کمی نہوگی حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل بہشت امرد اور سادہ رو
ہونگی اور بال انکے بدن مین نہونگی اور سرمہ لگائی ہوے ہونگی اور تاج اکلیل سر پر
اور طوق انکی گردنون مین اور کڑے اور انگوٹھیان نرم اور لطیف اور بکرم
پہنی ہونگی اور ہر ایک کو انمین کھانے اور پینی اور جماع کرنے مین سو مرد کی
قوت دیجائیگی اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس رہیگی اور
رہیگی اور خداوند غفور و قدیر انکی چہرونکو نورانی کریگا اور انھین حریر
سفید رنگ اور زیور طلا سی آراستہ کرے گا اور کپڑے انکی سبز ہونگی اور اہل
بہشت ہمیشہ زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگی اور بیدار رہینگے ہرگز نہ سوینگی اور ایسی ہی بیار ہو

کہ ہرگز فقیر نہونگی اور ایسی فرحناک ہونگے کہ ہرگز محزون نہونگی اور ایسی خندان ہونگی کہ ہرگز گریان نہونگی اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہونگے نیک طبیعت ہونگے اور کبھی ترشرو نہونگی اور ہمیشہ متنعم و شاد رہینگے اور اوس لذت سے کھائینگے کہ ہرگز گرسنہ نہونگی اور ایسی سیراب ہونگے کہ ہرگز پیاسے نہوسنگے اور وہ پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہوسنگے اور سوار ہوکر ایک دوسرکی ملاقات کو جائینگے اور انھین غلامان صاحب حسن و جمال سلام کرینگی اور چاندیکی آفتابے اور سونیکی ظروف ہمیشہ انکے ہاتھون مین رہینگے اور وہ سب انکی خدمتمین استادہ رہینگے اور یہ کرسیون پر تکیہ لگاکر بیٹھین گے اور اونکی طرف نظر کرینگی اور تحیۃ و سلام خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کریگا

مطلب سولھوان

صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم کی بیان مین جاننا چاہئے کہ قران مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آیتین اور اسیطرح احادیث بکثرت وارد ہین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتی ہین پس اگر ایک گرز اون گرزون مین سے روئے زمین پہ لایا جائے اور جن و انس چاہین کہ اوسکو زمین سے اوٹھائین تو ہرگز نہ اوٹھا سکین گے اور منقول ہے کہ آگ انکی زبانہ پر گنہگار ونکو اوٹھاکے اوپر پھینک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کی پہونچینگی تو اونکی سر و نپر گرز لگائے جائینگے کہ ستر برس کی راہ تک نیچی دہستے چلی جائینگے اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائینگی چنانچہ حق تعالی سورہ صافات مین وصف اہل جہنم

مین فرماتاہی اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰھَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ فَاِنَّھُمْ لَاٰکِلُوْنَ مِنْھَا فَمٰلِئُوْنَ مِنْھَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَھُمْ عَلَیْھَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَھُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ حاصل ترجمہ لفظی اس آیۂ شریفہ کا یہ ہی آیا نعمات بہشت بہتر ہین از روے مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہمنے اوس درخت کو امتحان واسطے ظالمون کی اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہے جڑ مین جہنم کی اور شگوفہ اوسکا مانند سرہائے شیاطین کے ہی پس تحقیق کہ کافر کھاتے ہین اوسمین سی پھر پر کرتی ہین اپنے شکمون کو اوس سی پھر اہل نار کیواسطے اوپر زقوم کے پانی جہنم کا ہی کہ نام اوسکا حمیم ہے پھر باز گشت انکی طرف جحیم کی ہی اور منقول ہی اہل جہنم پر اسقدر بہوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کے عذاب کو بھول جاتے ہین اور مالک سے استغاثہ کرتے ہین پس وہ اونکو درخت زقوم کی طرف لیجاتا ہی اور اوس جماعت مین ابوجہل بہی ہوتا ہے پھر اہل جہنم اوس درخت کی میوہ بہی کھاتے ہین اور پیٹ انکا بھر جاتا ہے بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کی کہ جسمین جوش آیا ہو جوش کھاتا ہی پھر پانی مانگتے ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہی اور برسون دیگہاے جہنم مین جوش ہوئی ہے انکے لئی لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکے پہونچتی ہی تو مونہہ انکے سہن جاتے ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتی ہی تو جو کچہ اونکے شکم مین ہی گلادیتی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ گنہگار آواز دینگے اے مالک مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا مالک انکے جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگی اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس

کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس کی بعد سنین سے گے اور خداوند عالم دوسرے
مقام مین فرماتا ہے اَلْقِیَا فِیْ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ احادیث سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہے
کہ القیا بصیغہ تثنیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام سے
خطاب ہے یعنی تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنیوالے معاند کو یعنی اسپنے
دشمنونکو داخل جہنم کرو اور اسپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی سنے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کفار و مشرک اہل توحید اور
مسلمانون کو سرزنش کرینگے کہ تمہاری توحید سنے تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل
جہنم ہونمین برابر ہین اوسوقت خدا مسلمانون کی حمایت کریگا ہور ملائکہ سے
فرمائیگا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکی نسبت خدا چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت
کرینگے پھر پیغمبر ونسے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکی لئے حق تعالی کو منظور
ہوگا پیغمبر اوسکی شفاعت کرینگی پھر مؤمنون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو
وہ بھی موافق مرضی خدا شفاعت کرینگے بعد اسکے خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنیوالونسے
رحیم تر ہون تم میری رحمت مین چلے آو بعد اسکے اہل جہنم مثل پروانون کی اور مثل
اون جانورون سے کہ آگ کی پاس جمع ہوتے ہین نکلین گی پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد
اسکے عمودونکو کینچین سے گے اور دروازہ ونکو کفار او مشر کونپر بند کردینگے قسم خدا کی کہ جو
لوگ باقی رہجائین سے گے وہ ہمیشہ جہنم مین مخلد رہین سے گے حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ آگ کافرونکی لئے عذاب ہے اور خازنان جہنم کی لئے رحمت ہے

یعنے خازنان جہنم اوس آگ سے لذت حاصل کرتے ہین اور آتش جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاتی اور ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جہنم مین ایک کوہ ہے کہ اوسکو صعد کہتے ہین اور صعد مین ایک وادی ہے کہ اوسکو سقر کہتے ہین اور سقر مین ایک کنوان ہے کہ اوسکو ہب کہتے ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کے مونہہ سے پردہ ہٹا لیتے ہین تو اہل جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتی ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفاے جور کے لئے ہے **مطلب ستر ھوان** بیان اعراف مین خدا فرماتا ہے وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک حجاب ہوگا مشہور ہے کہ وہ اعراف ہے اور اعراف ایک حصار ہے درمیان بہشت و دوزخ پھر خدا فرماتا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمۂ ظاہری اس آیہ کا یہ ہے کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سے اور مفسرین نے معنی اعراف مین اور اون لوگونکے باب مین جو اس مقام پر ہونگے اختلاف کیا ہے الحاصل مشہور یہ ہے کہ اعراف ایک حصار ہے درمیان بہشت و جہنم بعضے کہتے ہین کہ اعراف سے مراد وہ کنگری ہین کہ جو اوس حصار کی اوپر واقع ہین اور بعضی کہتے ہین صراط سے مراد ہے اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہے اور اون لوگون کی باب مین بہی اختلاف ہے کہ جو اعراف مین ہونگے بعضے کہتے ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات وسیئات انکے برابر ہین حسنات انکے اسکے مانع ہین کہ یہ جہنم مین جائین اور گناہ انکی اسکے مانع ہین کہ بہشت مین داخل ہون پس انھین اعراف مین جگہہ دیگئی ہے یہانتک کہ خدا انکے حق مین جو کچھ چاہے وہ حکم فرماوے

بعد اسکے انکو داخل بہشت کرینگے اور بعضی کہتے ہین کہ مثل مرد ونکی صورت کی
چند ملائکہ ہین کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتے ہین یا خازنان بہشت وجہنم ہین
یا حافظان اعمال ہین کہ وہ لوگونکی آخرت مین گواہ ہونگے اور بعضے کہتے ہین کہ نیکوکاران
اور بہترین مومنان ہین اور ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اعراف صراط پر
ایک موضع بلند ہے کہ علی علیہ السلام اور جعفر اور حمزہ اور عباس اوس جگہہ تشریف
رکھتے ہین اور اپنے دوستونکو اونکے چہرونکی سفیدی سے اور اپنے دشمنونکو اونکے چہرونکی
سیاہی سے پہچانتے ہین احادیث کثیرہ مین ائمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہوا ہے
کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ ہر شخص کو اوسکی پیشانی سے پہچان لیتے ہین اور جو شخص
کہ ہمارے مراتب کا عارف ہے اور ہم اوسے پہچانتے ہین اوسکو داخل بہشت
کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ نہین ہے اور ہم اوسکو نہین پہچانتے اوسے داخل جہنم
کرتے ہین اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ اعراف مین ایک جماعت
مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک جماعت مرجون لِاَمرِ اللّٰہ اور فساق شیعہ
کی ہوگی اور مرجون لِاَمرِ اللّٰہ سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ چھوڑ دیئے گئے ہین
اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہے اور حسنات اور سیئات ان لوگونکے
برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہے کہ اصحاب اعراف یعنے جو حاکم
اعراف ہین رسول خدا اور آئمہ ہدی صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے
کہ مومنان حقیقی کو پہلے روانہ بہشت کرینگے اور صراط سے اوتار دینگے اور اپنے

دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور متعصبون کو جہنم مین بہیجین گے
اور ایک جماعت فساق شیعہ اور مستضعفان اہل سنت کہ وہ اہل اعراف ہین
اعراف مین ٹہرائے جائین گی اور آخر کار یہ سب شفاعت حضرت رسول مختار
صلے اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سے مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین
داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین رہینگی چنانچہ اسمقام پر دونون باتونکا
احتمال ہے مؤلف کہتا ہے کہ مراد یہان مستضعف سنی سے وہ سنی ہے کہ حق کو نہین
پہچانتا اور کسی مذہب سے عداوت نہین رکھتا ہے اور نہ کسی شخص سے دوستی رکھتا ہے
جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ حق الیقین مین لکہتے ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اعراف بہشت و دوزخ
کی درمیان مین چند مقامات بلند ہین کہ سب پیغمبر اور کل وصی پیغمبر اپنے زمانے کے
مردمان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پر اسطرح کہڑے ہونگی جسطرح
سرگروہ ہائے لشکر اپنے لشکر کے ضعیفون کی حفاظت کیلئے کہڑے ہوتے ہین
اور نیکوکاران ہر امت پہلے سے ہی داخل بہشت ہوجائین گے پس ہر زمانیکا
پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سے کہیگا کہ تم اپنے برادران نیکوکار کو
دیکہو کہ وہ تمسے پہلے داخل بہشت ہوگئے پس یہ مردمان گنہگار اون نیکو
کارون کو سلام کرینگی چنانچہ حق تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ونادوا اصحاب الجنة ان سلام علیکم

نقل دستخط عمدة العلماء الاعلام زبدة الفقہاء الکرام متبع اہل البیت علیہم السلام ظہیر الملة والاسلام الورع التقی الزکی النقی یکتا و وحید و فرید عہدہ ذو المناقب و المفاخر جناب مولانا السید محمد باقر نجل آیة اللہ فی العالمین مولانا السید ابو الحسن اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین کہ قلم افادت شیم حضرت سابق الالقاب برین کتاب بعنوان تقریظ انتسق ارتسام پذیرفتہ

باسمہ سبحانہ

یہ رسالۂ شریفہ ملخص ہے باب اول تحفۂ احمدیہ کا جو ملاحظہ لامعہ جناب والد ماجد علی اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامة سے گذرا ہے چونکہ مطالب اسکے متعلق باصول دین مأخوذ علمائے معتمدین سے مأخوذ ہیں اور تصحیح اعتقادات اوجب واجبات اور اہم مہمات سے ہے لہذا نہایت مناسب بلکہ واجب و لازم ہے کہ مومنین اس رسالہ کو درس مین داخل کرین اور قبل تعلیم دیگر علوم ابتداءً اس رسالہ کو حرفاً حرفاً کل اطفال و نسوان کو پڑھائین بلکہ اور اشخاص کم استعداد بھی مطالب اسکے بغور و تأمل دیکھین اور تکمیل اپنے عقائد کی اس رسالۂ شریفہ سے فرمائین کہ انشاء اللہ موجب صلاح و فلاح و نجاح دنیا و آخرت ہوگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم و انا القاصر الخاسر محمد بن الباقر

۱۲۳

سید محمد باقر